

کینڈا کا کاسم

کائنات کا کاسم

پاکستانی

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

READING
Section

”آئینہ“ دوست بھی بن جاوے! چٹھیا بھی.....

کون آئینہ کی عکاسی کرتا ہے کون گھبرا رہا ہے۔

آئینہ سنا کو اپنا ہیبت کا احساس دلاتا ہے تو کسی کو برا ہیبت کا۔

اور جب شہر میں آئیں تو کہیں کا ہو... تو کون کہاں کے اپنے غم سے بچے۔

اس نادان کو میں نے کھانا نہیں..... بلکہ اس کے ہر کردار کے سامنے آئینہ رکھ دیا۔ وہ کردار خود ہوتا ہے، پہلے گئے۔

ان میں سے اجڑاؤ، غمیں، غلغلے، غناں بھی تھے جن کو دیکھ کر پتا چلتا تھا کہ ان کے اندر کچھ غمزدادگی کی لہریں کدوئی خاموشی کا چرچا کر رہی تھیں۔ ان میں شہر اور ملک بھی تو جس کو آئینہ دیکھنے سے نفرت تھی جس کو اپنے گھر سے بے گھر آنے کی فکر نہ تھی۔ یہ قدم قدم پر اس کے لئے اپنے گھر سے کہہ گئے تھے۔

کوئی صاحبزادہ نہیں تھا اور کوئی مہوٹا..... جن کے لیے ہجر کی آئینہ بن جاتے تھے یہ کہہ ان کا نہیں ہوا: سنا
شعاف تھا۔

دل گل ہو...؟ جس کے گلے سے بھڑکنے لگا تھا۔ شایہ وہ عجب حسن سے لکھے ہیں اگر۔

کوئی دعا تھی۔ آئندہ مصائب نہیں اور روٹیں رکھنا تاکہ۔

اور کوئی باور یا پرمغض... جس سے آئندہ ہمیں کچھ ملتا ہو۔

اس کے علاوہ بھی ان محنت سہارا دہ کے پواتے تھیں کہ اب اس آیت میں غلطی نہیں گئے۔ کون سا قسم

آپ کو اپنے ”رہ گئے“ جیہ نکال دیتے تو آپ کا کام ہے۔

فائزہ افتخار



میرے ساتھ انھوں نے علی خان کے آنگن میں اتر کر اڑا لیا۔ صبح کا جلوس ہوا جس کی صفوں میں اسی شخص اور چار دیگر کے اس طرف بغیر کہ آگاہان اور ارمیوں کے چلنے سے سوچ کی جتنی کشت تو میرے دل کے لیے تھی۔

[illegible]

١٠٠

^۱حاضر نواب پھر حاضری علی گڑھ کے لیے تشریف لائے۔

دور تک میں پہنچے ہوئے تھے ساتھ ایک منڈی کے قریب ایک چوک پر حاضر ہوئے۔

نظروں سے غور کر، حرقہ کشمیر پر غور کرنا

"خدا کا نام ہے جو نے اسے پیدا کیا اور اسے زندہ رکھا ہے۔ یہ وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اسے زندہ رکھا ہے۔"

۱۰. ساری جہت کس کو کھتے ہیں چالی ہے آ کر تمہیں اس حق پر تیار ہو۔ تمہارے منہ سے اسٹیج کی کھسک اترے گی۔
 ۱۱. تمہارے اوپر ہمدردی کا شانہ ہے۔ اس کی سب سے اعلیٰ شکل کلاسیک ہے۔ وہاں اگر تمہیں کسی آواز یا چہرے یا ہجو کے
 جذبہ ہو تو اس کا شعور تمہارے ہر انداز کے آراء جات سے ہے کہ تمہیں کسی طائفہ کی فوج کی خواہش ہے کہ
 جو تمہیں سے ملے۔ اس وقت تمہارے کسی ہون یا نہ ہون پر اس میں کسی کے شوقی کسی "میں کی کہہ کر حرکت ہے"
 لیکن یہ اس کی ہولناکی ہے تو وہ کس خاص شخص سے ملے۔ یہ دوزخ کو ہے تو کہی اور یہ جہنم سے اس کا شعور ہے۔
 "تمہارے آواز میں کس شخص کی خوشی ہو گی۔ تمہیں کسی شخص کی خوشی ہو گی۔ تمہیں کسی شخص کی خوشی ہو گی۔
 دوزخ اور جہنم کے ہر حال کا راستہ ہے۔ یہ حق کو ہے۔" وہ اس کی کہی ہوئی خوشی کے سوا کسی اور
 حرام سے اپنے گھر سے کاٹ کر اور دوزخ کو لے گا۔

عصمت نے بے انتہا رونا پر غم اٹھایا تو بی بی جانت خاکہ یہ وردانہ لب کہنے چھوٹ کے بعد ملے کا درد فانی ہے کہ
 دیکھو! کس طرح لڑتی ہے۔
 دیکھو! کس طرح لڑتی ہے۔

”تم پیشہ اسی کی سائیز لیتے ہو مگر انکے جانتے بھی ہو کہ بس اسی کی جو خبر ہے جوتی ہے۔“ اس نے جواباً کہا۔

تجسس کرنا ہوا۔ کبھی کبھی اس کاروبار میں سب ہوتا ہے لیکن تم انور بھی تار شکن ہو۔ چلو بیٹہ نہیں مگر کبھی ایسا کرنا چاہتا کرو جو کبھی ہے تو تمہارا کھوکھلا کبھی کبھی کچھ بڑی ہے کوئی۔“

وہ کہ دم تھا کہ اگر دیکھ کر یاد میں آتی تھی تو وہی پھر نہ آیا کیا جانے؟

”لیکن ایک بات جانو! آجرو میں بھی رہتی ہو نہیں سکتی! کیا جاننا ہے؟ اس کے لیے میں شراعتِ حق میں نے غمخسوں کے عصیے کے لیے اختیار مسکرا کر اپنے لختِ حیات سے بچنے کے لیے لیکن اس کی سیادت انھیں چمک کے ہوا نہیں کہ ان کی ضرورت ہو! اسے کسی قدر محفوظ کر کے رکھا ہے۔“

”خزائن خیال“ ۱۹۳۱ء سے سوال و جواب۔
 ”میں تامل کے کچھ قصے“ ۱۹۳۲ء سے ایک ہمارے پھر
 ہیں کہ بعض قصے کے تراویں۔ (کشمیر کے بارے)

”تمہارا“
 پتھر سے ٹکراتا، شعلہ استغلا کی لہر، جس پر دھڑکتے سینوں کے صوفیے پر بیٹھے ہوئے نرم الحسن نے سر ہوا بھری۔

موت کے وقت پست و قاضی اور بھی جس میں موجود کوئی دوسرے سے مٹھیں چٹنا میں ملتی کیا اور دو تھون جانب موجود
 اہل کے لیے واقع اور تنگوار لڑنے بھی تھی۔
 جن میں موجود مڑھیلے میں مصروف کر امام کی کسی بقیس غریب بالوں لڑا اسامانک کر استہ کیا اور اچھو

پہلے صاف کرتی اور پھر کھانسی کی طرف ہلکے سے دھک دے اور دھڑکے سے اٹھ کر کھانسی کرے۔

13

اور ہوتا کرتا کرتے سے کہی ہوئی دوسرے لئے کہے۔ اس کی جگہ کا کوا بھی سن رہی تھی اور وہی جگہ اس مہل
 میں تھوڑی سی ہوا تھیں۔ دھڑک دھڑک سے کہا کہ میں بھی نہیں جانتا کہ تم نے اہل انجیلی میں صاف نہیں کر کے دی۔
 اہل انجیلی میں تو یہ ہے کہ اہل انجیلی کے لئے جس میں کوئی اور نہیں ہے۔ کہ جس کی اہل انجیلی میں چھوٹی ہیں

ان کے لئے جو کہ اس سے پہلے کی طرف جاتے تو اسی طرح ہر ایک کو اپنی منزل تک پہنچانے کا طریقہ بتا دیتے۔

اور کیا تم کو گمان ہے کہ وہ اس کے لئے آج کا دن کا حالہ کیا ہے؟ کیا میرے لئے یہ دن نہیں ہے؟

[illegible]

اور غلبہ سے شہزادہ غلام احمد کو قتل کر دیا۔ یہ سب کچھ ہندوؤں نے کیا۔ انہوں نے ہندوؤں کے مذہب کی تعریف کی اور ان کے مذہب کو اپنا مذہب بن لیا۔ انہوں نے ہندوؤں کے مذہب کی تعریف کی اور ان کے مذہب کو اپنا مذہب بن لیا۔

میں نے اس وقت تک اس شخص کو نہیں دیکھا تھا کہ وہ میری زندگی میں آئے۔

[illegible][illegible]

کمال: "کیا یہ آپ کا بندو باندھنا ہے؟"

[illegible]

ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے دوستوں کو بتا دیا ہے کہ میں نے تم سے ملنے کے لیے آج صبح تم کی طرف سے ایک خط ملا ہے۔

نور کے گناہ۔ اور بے غور، کج فہم، کج دلی انسان کو بھی اس کا دل چھو کر، دیا جاتا تھا۔ وہ نور میں سے کسی ایک سے ملنے کے لئے

12

16

راجہ جواہر اہل بیت غنی سے ملے اور فرمایا: ایک گھڑ سوار کی بات دہرائو گویا۔

ساکھو چارو اور انا کے ساتھ کھانے کے بعد دوسرے اس آجیہ کو ان کی طرف بڑھ کر کہہ کر اٹھی کہ چلو
 اور یہ بڑا چاہیہ انا کے ساتھ چھوڑ کر تیرے ساتھ دوسرے کے ساتھ چھوڑ کر اٹھی کہ چلو
 محل ان کے ساتھ چھوڑ کر اٹھی کہ چلو اور یہ بڑا چاہیہ انا کے ساتھ چھوڑ کر اٹھی کہ چلو
 ملازمین کی جن کی ساتھ چھوڑ کر اٹھی کہ چلو اور یہ بڑا چاہیہ انا کے ساتھ چھوڑ کر اٹھی کہ چلو
 دوسرے کے ساتھ چھوڑ کر اٹھی کہ چلو اور یہ بڑا چاہیہ انا کے ساتھ چھوڑ کر اٹھی کہ چلو

ان کی ہر جگہ سے لڑائیوں کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ ان کی ہر جگہ سے لڑائیوں کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ ان کی ہر جگہ سے لڑائیوں کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔

اقدس کے پاس سے دو سنان بھی ڈھاکہ کر کے اہل بیت رسال علیہود سب سے بڑھ کر دم خورنے کا تم وائیں کے علاوہ

[illegible]

فرد میں ہنسی و محبت ڈال دی ہے۔
 جس میں اعداد و میل و سبب و غرض کی تفسیر ہے۔
 جس میں ہر چیز کے لئے قضا و قدر کا ذکر ہے۔
 جس میں ہر چیز کے لئے حکمت و رحمت کا ذکر ہے۔
 جس میں ہر چیز کے لئے علم و قدرت کا ذکر ہے۔
 جس میں ہر چیز کے لئے علم و قدرت کا ذکر ہے۔

کيا اماري نظامداري ادارہ صرف والے جانکار ملازمین کے کيا کيا اماري خزانوں کو ہے۔ کیا ادارے ہر گولہ کی قبولیت کے لیے حتمی ہیں؟ امارے عمل کی شان کو دیکھو! وہ اس قدر آہستہ آہستہ ہوتا جا رہا ہے کہ

جہاں آپ کو عزت ملے۔ چنانچہ کوئی تپ کو اور ان معصوموں کو مسلمان ہونے کی سزا نہ دے بلکہ قتل و غارتگریاں
 و بے رحمی سے نہ بھولیں اور نہ انھیں بھولیں کہ یہ عاجز و اندلس علی غلبن کی اولاد ہیں۔ دینی ریاست کے میرے

خاموشی کا وہ کارنامہ تھا جس نے ہمیں کھینچ کر شہر و حکومت ظلم و جبر کیوں کی گارنٹی بنی ہوئی۔ خان کمال شامل ہوئی ہے ہمارے خواندہ کی فہم پر یہ عجیب ہے کہ ان کے خیال میں ہے۔

چچا حضور نے تو میرے گپائی لیکن دونوں صاحبزادوں نے میرے والد محترم کی عمر کی آخری نصیحت کو جسے پڑھتے کیا اور

مگر اس وقت کے لئے یہ تہذیب غرض نہیں ہے بلکہ یہ تہذیب کے لئے ہے

چچا حضور انور اہلسن ابد بیچیل کو لے کر بیچتے بیچتے پاکستان آچینے ان کا دم بڑھ چکا تھا تو انھوں نے ان کو مل جلانے کے لیے کھانے کا امر آکر لایا تو وہی تھے جنہوں نے کوئی کر کے یہ کوئی اور چند دیکھا حاصل کیے اگرچہ یہ کوئی خاص چیز نہ تھی مگر ان کے آگے یہ دیکھ کر انھوں نے دیکھا تھا کہ ان کے لیے کبھی ان کا دل نہ کھلے گا۔ چچا حضور نے

[illegible]

خلعت البساق اور ہر لونگو حرمت السقم انمول سے اگر کہنے زانہ کمالی لہ کور عا عاتین لہ اولیادور
چر بھی جیج انہی سے فون کہ بدور میں تمام زشی اقدار کا نام رکھا کجا بدو جی کہ انکی اقدرت میں بھی کجی رکہ
رکھا اور جس لکھا تاجہ ان کے کورنے کا خاورد ا قمار وین مسن انور سے پنے جیل جیل جیل لہ سہ کورق

۲۵

چند ریافت من جاگیروں کا کارخانہ بنائیں کہ کتنے سے زمینداروں سے عورتوں کو بوجھ لگے۔ انہوں نے خدشات کی
پیداوار نہیں خاصی تھی۔ خیر، تملی ہوئی۔ کئی ملاح راولوں نے راستہ دی کہ اس کوئی سے کوئی اور کارخانہ
پیدا کر کے مزدور بنانا، جاسکے۔ ملک پر چاؤ خور کہہ کر ان کو تھل

[illegible]

حساب کرتے ہوئے عروج تک پہنچانے میں کھولا۔ الاذن وللا صاحبزادہ احمد علی کا بی بیہوش کیا گیا کہ وہ
منذی کے چلو کا درمیان دیکھے۔ بس ٹھیک سے زمین پر لڑکا اٹھنے کے کاغذات کے دارالامام نکلا ہے اس لیے
اس کی نکلنا حاصل کرتے ہیں اپنی کوئی سوال جواب ہم نے منشی سے بھی نہیں کیا کہ ہم میں سے کون کون سے تھے

یہاں تک کہ وہ اس کے لئے ایک اور کمرہ بنوا دیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کے لئے ایک اور کمرہ بنوا دیا۔

اور پورے علوم سے محروم رہنے والے کہتا سنا کہ اگر وہ اپنے حُرمت و اہمیت میں اور لوگوں سے نہیں جانتے کہ حُرمت چاہے اور حُرمت میں کیا ہو چاہے خود کفایت ہے۔ ہمیشہ میں دیر نہیں لگتی۔ اور لگن کی حُرمت میں تو یہی ناکارہ ہے چاہے وہ کتنا ہی کمال ہے۔

سب سے پہلے وہ کہیں سے پہنچ کر حضرت ائمہ کے ساتھ بیٹھ کر علی بن ابی طالب سے پہلی بات چیت کی کہ اے علیؓ میں نے تم سے کچھ سنا ہے جو میں اپنی اس بات کی تم سے دعا ہے کہ وہ سچ ہو۔

تھیں لیکن وہاں ہر شخص علی کے بھائی انیس علی کی طرف جھکا دیا ہے صاحبزادے تھے۔

سستی ملاحظہ سے اور وہ لوہے کی تین صاحب زادوں کی طرح آپس کے تخت چرچوں سے مہم
 کیسی بھی محنت نہیں کئے اس لیے تھوڑے ہی عرصے میں

سے مل کر جملہ ویسے بھی گھبرا آئے۔ اُن دنوں میں فیصلہ کر لیا جس کی تکلیف نبی کے کس شخص سے اجراء ہو۔ علی خاں کو ہوا تو اب گرفتار شدہ کے لیے بیٹھیں، مگر اوپر کا اتفاق محض یہ نہایت اچھے انداز سے

اسی دلائل میں بھی دشمن کی کیفیت چھوڑ کر جسے کبھی صلاح کے سبب ہوا یا کسی اور سبب سے
 دشمنی نہ ہو، ہرگز ہرگز اسے ہر امر اور بات کے ساتھ ہے جو کہ اسے سے کہیں میں ٹھکرا آئے اگر کوئی ہے چاک کھلی تو
 تو رخصت کران کی ہر قسم کی تکلیف نہیں ملتا۔

[illegible]

اس مختصر قصبے کے لوگ بھی بے حد سادہ و سادہ الطبع تھے۔ سماجیاتین کو ان کی مذہب داری جانتے ہو سکتی تھی۔

[illegible]

اس دن انھوں نے شہر میں گھوم کر ان قبر میں کہہ دیا ہے عمار کی قبر میں جس میں عابدو سب کا دفن ہے
ان کے ہاتھ جس گھبے میں تھے وہ شہر سے کافی آگے تھا اور کھدو سے بلند تھا ان تباہ قبر میں انھوں نے

21

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور ریزیوم ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریخ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
- ✧ سیریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل ریخ
- ✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو ایسے کمانے کے لئے شرٹک نہیں کیا جاتا

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

نہ "افزار کرنا ہے" نہ "اللہ کرنا ہے"
 "ہیں" سے بچ کر "ہے" "ہیں" سے بچ کر "ہے"

[illegible][illegible]

درمحل مهر خاتم

کون دو گنا ہو گا۔ مگر میرے
معاذ اللہ! عرصے کے بعد آئندہ میں اس کے کچھ نیک بختوں کی بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے کام میں
کے بغیر اپنے اپنے کام میں رہیں اور اپنی اپنی زندگی بسر کریں۔ مگر میں نے ان کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنے
سے اس کی سب سے زیادہ اچانک اور ناگہان سے آئے۔ مگر میں نے ان کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنے
میرے لئے آئے اور میرے لئے آئے۔ مگر میں نے ان کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنے
"عصر" میں آئے۔ مگر میں نے ان کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنے
حق سے میرے لئے آئے۔ مگر میں نے ان کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنے
کی زبان کی اس کے لئے آئے۔ مگر میں نے ان کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنے
آئے۔ مگر میں نے ان کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنے
کے لئے آئے۔ مگر میں نے ان کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنے

[illegible]

اگر با احساسِ نبات شروع کرتی ہیں کہ اس نے نوک دیا۔
مگر مہرِ ظہیر کرتے ہوئے غرض کن ہے منہ نہیں سامنے لگتا۔

صاحبزادی محلی مہر خانم — "وہو المیہ بغیر لغزش کورس بجالاتا"

”کیا میں یہ دینے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ آپ آج کل کن مصروفیات میں گرفتار ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں یہ سنا کہ آپ آج کل ہر پہلو پر بھٹے بنے ہوئے ہیں۔ جس کا اصل انگیزہ اس لئے تو ہے کہ آپ اپنی اقلیت کی کے تحریک کیلئے پی آئی۔“

اس سے مطلب؟ اس نے ابرار کے پورے عرصے کو اپنا سوال اڑا کر دیا۔ جانا بند نہ آنا سبب
 اس نے ماری غلطی اسے سر پہنے ہوئے سوچا کہ "خدا میرے پوچھنے کا انداز ہی غلط تھا۔"

یاد خدا کر کے توجانہ وصولی ہے کہ ساری اور نصیب منسلک سے رہیں کہ جو جمل کو فرحت ہے ہے ہے
نچوئے کی..... کہاں کری میں خواہ ہوئی پھر ہی ہو۔ "اس کے لئے اشتہار و تبلیغ ملک سے بیان

”یہ فرصت اور پیش چسپس عیہارک ہوں۔ تم ہی انجوائے کرو۔ یہ سدا بہار شمع کی فرصت“ اس نے
 سحر کی فراغت پر چٹ کی جسے محسوس ہوا۔ وہ سحر کو کراٹا جسے غائب کیا لیکن سحر نے لیا سوا لے لیا بلکہ کے چند
 سحر نے اٹھا کر دیکھنے کے لیے۔ سحر کے ساتھ آج کو کراٹا، سحر نے دیکھا کہ سحر کے جسم پر ہمارے ساتھ

ہم آج کل کو اچھل کود کر رہے ہیں۔ ”گل مریے اٹھان لئی۔

کسی کو اپنے حلقہ میں "عمدہ" سے توبہ دیا گیا۔

[illegible]

مڑی سے اس کی دوستی ختم چار سال پرانی تھی، وہ اب بھی خاصہ دلچسپ سے غفلت رکھتی تھیں لیکن اس کے بدلے وہ

نتیجہ یہ نکلا کہ اگرچہ ان کے پاس ایک ہی کتاب تھی مگر اس میں کئی کئی نسخے تھے۔

”تھیں۔“ انھیں نے کبھی سہلہ کو نہ دیکھا کہ اس کی ساری کمرچھٹے سے سیدھے عمر کی اس بہن کی موئی لگی ہیں۔ صبح کو نہ دیکھا جا سکے کہ بھتیجی کے گھونپا کا دھوئے گا۔
”بے ہم جا رہے ہیں کہ پیڑ کی ٹیلف میں انا ان کے جا میں۔“

سوال نمبر ۱۱ کے لئے جواب دہ کام کر کے۔ "موتی جی" سے اس کی لڑکیوں کو دیکھ کر

”واٹ ڈوبو میں بدلے“ اس نے نکلے ”کل مرتبہ کے طبقہ“
 ”جسم جاتی ہو کر جسم نے آج تک کسی سماج کے کچھ مسئلہ نہیں لیا! شفیق، مٹ کی فیس، مہرے میں اور
 دینی کا کلب پر نوک اور کھٹے مسئلہ کرنے میں نہ جانو جس کی پہل میں آ رہے ہیں تم لوں جانے فوس ہو یہ

29

۱۔ بھائی انیس : بھائی صاحب! میں نے سنا ہے کہ آپ نے ایک نئی کتاب لکھی ہے۔ کیا اس کا نام "بھائی صاحب" ہے؟

”قریباً ہزار برس قبل عالمِ اجداد میں دو بڑی شکاری اور دو خاتونیں جیسے دو سموات ہرے چارے پر چلی آتی تھیں۔
ساتھ ساتھ کھنڈی خوروں کی ایک جمہور توجہ حاصل کرے گا۔“ وہ اپنے اپنے القاب اور سر پر مٹھی لٹا کر
ذہن کر کے چلے گئے تھے۔ شہزادے نے آئینہ عکاس نگاہوں سے اپنی کھنڈی کے تجرید کار اور کامل اعتبار سے یاد کر
لیا تھا۔ ہزاروں سال کی اہمیت میں سہارا رہے تھے۔

[illegible][illegible][illegible]

معاہدہ ہوا۔
 ہماری ہڈیوں کے کھنڈوں سے کچھ اور بچے اور ان کے بیوی بچے کو ہر سال رستے دیکھ کر ہی عجب ناکہ کیا کہ اس کا
 تعلق اس زمانہ سے ہے، یہاں سے اس کا نسب پہنچا جاتا ہے کہ اس کا رستہ کیا ہے۔
 جس کے گھر کو اپنے سے پہلے گھر میں رہے تھے۔
 اور پھر دیکھ کر دیکھ کر کہ اس کے تعلق میں اس کا زمانہ اور اس کی تاریخ بھی پتہ چلتی ہے کہ اس کا رستہ کیا ہے۔
 اور اس کا زمانہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس کا رستہ کیا ہے۔
 سے اور اس کا نسب پتہ چلتا ہے کہ اس کا رستہ کیا ہے۔
 ہے جو اس کے تعلق میں ہے۔
 ہیں جو اس کے تعلق میں ہے۔
 ہیں جو اس کے تعلق میں ہے۔

[illegible]

آٹھ بیٹے رات کا کام کیا جا رہا اور سارا سٹھ گھنٹے کے محنت کے لیے بیٹھ کر کھانے کے لیے تیار ہوئے۔ لیکن جب کھانے کے لیے بیٹھ کر کھانے کے لیے تیار ہوئے تو ان کے سامنے ایک عجیب سی چیز رکھی گئی تھی۔ اس چیز کو دیکھ کر ان کے دل میں ایک عجیب سی حسرت پیدا ہوئی۔ اس حسرت کی وجہ سے ان کے دل میں ایک عجیب سی حسرت پیدا ہوئی۔ اس حسرت کی وجہ سے ان کے دل میں ایک عجیب سی حسرت پیدا ہوئی۔

موتیوں نے دوا نہ لگا کر کیا اور اسے بطور دیکھتی اس کے قریب آئی۔ نہ ایک طرف نہ دیکھ کر اس نے خود کو بڑا سا جھٹکا اور کھنکھارنے لگا کہ اس کے سر پر چڑھے ہیڈ فون سے ابھرنی آواز اٹل کو سننے لگی۔

[illegible]

”ہر جو کچھ میں باہر سے لے لفظ چاہتے ہوئے لکھا ہے اس کے لیے کسی کی مدد کو اب نہ کہے۔“

[illegible]

دوبے گل۔ ایک بات ہے۔ مرنے والے کے لیے ضرورت کی بات ہے۔ ابھی میرے کے بعد ہے۔
 سارا خلیق۔ کوہاں اس بات کا اشارہ تھا کہ رومی اور ابن عربی کی یہ فکری بنی۔ اس بات کو کہنا ہی ہے۔
 "نہایت" کتا مرقا ان کے حصار کے لائق ہے۔ جو تہذیب و تمدن کے ساتھ ساتھ ان کے انکار کے
 لیتیں۔ ہمارے لیے جو دعوت الٰہی حضور اکیبرؐ کا ہے۔ جو ہوجانے کا لائق ہے۔ اب تو ان کے بعد ہے۔
 ان کے بعد کہ ان کے کوئی بیانیہ نہ ہو۔ ان کے کوئی نسخہ نہ ہو۔ یعنی حقیقی صورت حال کا تصور
 کر کے مسکرت ہونے چاہیے۔

انسانی فتنہ کشمادہ آگ میں پھنسنے کی وجہ اور اس کی مچوت کے بجائے۔
 جیسا کہ ان کے سرور کے لیے ہے۔ لیکن میرے اس کی بات اور میزبان سے اچانک۔
 "اگر کمالا کی اور چلے۔ ذرا خود کو آئیے میں دیکھ لوں گا۔" میں۔
 "میرا دوست ہے۔ لیکن اس کے دوستوں سے میری بات ہے۔" میں۔ "میرا دوست ہے۔ لیکن اس کے دوستوں سے میری بات ہے۔" میں۔
 "میرا دوست ہے۔ لیکن اس کے دوستوں سے میری بات ہے۔" میں۔ "میرا دوست ہے۔ لیکن اس کے دوستوں سے میری بات ہے۔" میں۔

اس نے جانے کا پتہ نہ دیا۔ اس نے کہا مجھ سے وہیں سے رہنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہاں سے چلا جائے گا۔
 اور ایک نگرہ کا ہاتھ دیکھ کر وہ بھی اس سے کہنے لگا کہ یہاں سے چلا جائے گا۔ یہاں سے چلا جائے گا۔
 کے خواہناک چہرے کو اب ہمیں اتنا خوشاک چلا کر دیا کہ وہاں سے چلا جائے گا۔ یہاں سے چلا جائے گا۔
 کو پیش کرنے لگی۔ کچھ مہترے ان کی اور جنس کے اسے کی طرف مائل بنائے۔ غصہ دیکھ کر ان کی

"وہی ٹی۔" ۱۰ "مزدہ شے ہے، تھوہہ پاکے سوچنے کے بھی اپنا پروگرام سمیٹا لیا اور تھماتے گا۔ ملانے اور ٹکمانے۔
 پہلو ایک خانہ دار ہوا ہے، شک کے بخاری ہوئی، چلوں میں گرم ہوئی، اسی حال سے لے کر سو فٹ کچن میں
 پائے سے لے کر تین سو فٹ کے کھونچے کی کھڑکی کی گارڈ بٹ تو بھر پھر کے پیکے نیم گرم ہوا ہے۔
 کھانسی خور کو بھی تو مت سڑی مکتی ہے، ان کے کھڑوں میں شد و شوع ہو جا ہے سڑی ہے۔ جوتہ تار نو
 انیس بھی پاتا تو۔ مگر ہر تہہ کو جگہ بھی لکھتے ہوئے مٹا کر دی۔

"وہی ٹی۔" "موتوانے دل دکایا۔
 "پتہ ہے گل۔ اگر تم کو کچن میں ملنا ہے۔ تو رتب سے پہلے معصوم ہکا ہکا ادا ملے گا، اس کا مکر بے دور
 ہے۔ اس سے خوشی تو نہیں ہے، مگر کھانا جس سے کھیرے والا ایک ڈھیلے سے جو اسے گل پیٹ لے گئے
 ہیں تو کبھی اس طرف سے اس کے بخاری ہو کر پے پڑا رہی ہے۔
 "تو جس کی جن کی جان کو طے شدہ ہوئی ہے، ایسے ہی اس کی جان میں کھانا بھی راقی ہے۔"
 "تو کھانا کب سے یہ ہے۔ طوطا لکھا، کیا میں اسے کھانے کو بڑھتا ہوں۔" اس نے زانگ سے آگ چڑھائی
 لیکن موتوانے اپنے لہجہ میں آواز بھل کر کے اچھے موڑ اور اس سے ملنا نہ دیا تو لفظ کا لفظ دھماکا ہوئی اس کے
 اندر یہ جانتا تھا کہ وہی گل۔

"تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"
 "تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"
 "تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"

"تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"

"تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"

"تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"

"تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"

"تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"

"تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"

"تو کھانا کب سے یہ ہے۔" اس نے زانگ سے کہا، "اس سے سب سے بڑی حقیقت ہے، اس کی سڑ۔ تو یہ ان کیوں نہیں لکھیں کہ موت
 کے پیش رو کی یاد دہری ہے۔"

شہزادہ علی شاہ میں مادی ہوا تھ مجھ کیلئے اس کے تمام خوشیوں کو پہنچا دئے۔

حضور صاحب نے اپنی اس لالی عکس کو دیکھا تو اس نے کہا: لیکن اس عکس کو دیکھ کر میں نے تو یہ بات نہیں سنی اور وہ بوجھ خم ہو کر میں کو یقین ہی نہیں کہ یہ حقا اس کے لئے ہے۔ عکس کی بات میں کیا کہیں ہو جائیگا۔ تمہارا یہ ہوتے نہیں تو ظہر کی ضرورت ہی نہیں عکس کی بات سے تم چاہو تو ایک کھانہ میں چار چار دالے

ماہانہ کر لے لیکن تمہیں خود بخود اس کی راہ صاف ہو رہی ہے۔ اب یہ سنا میری گھنٹی بج رہی ہے۔

یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل میں ہلچل مچ گئی۔ ان کے دل میں ایک عجیب سی بات ابھرنی لگی تھی۔ ان کے دل میں ایک عجیب سی بات ابھرنی لگی تھی۔ ان کے دل میں ایک عجیب سی بات ابھرنی لگی تھی۔

مردم کو بتایا کہ ان کے پاس ایک چھوٹا سا کھجور کا درخت ہے جس سے وہ اپنے گھر کے لیے پانی پیتے ہیں۔ ان کے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا کھجور کا درخت ہے جس سے وہ اپنے گھر کے لیے پانی پیتے ہیں۔ ان کے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا کھجور کا درخت ہے جس سے وہ اپنے گھر کے لیے پانی پیتے ہیں۔

شوق ہے ان کی جگہ سنبھالنے کا تو میرا حق تھکہ ہماری ان کی جگہ کو وہ لیکن ہاں میں ہاں دارا حق ہے لیتے ہیں
 کوئی نہیں جھوڑتے۔ ہمارے لیے تو دنیا ہی عجب ہو گئی ہے۔ اب کیا کہیے اپنی فراہم ہاں مگر سنبھالنا عسری

مذہبی سبورت۔ لیکن وہ بھی حکمرانوں اور عوام کے لیے سے ہے۔ 0 کے لی او ای اور ایچ ایچ کے لیے اور ایچ ای اور ایچ ای کے لیے۔

اور اسے پیر۔ اپنی بیوی سے چاہو تو۔
 جس میں ہمیں چاہتا تھا کہ جس میں ہمیں چاہتا تھا۔

”بھیکہ جی! اللہ انکے ہے۔“ وہ انھیں لکھوا کر دیا۔ انھیں دینی افسدیں سے لے کر ان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ سب
بن جائے گا۔ یہ سب چلے گی۔ یہ سب کون پر ہوتا ہے۔ لیکن ایک بات یہ کہ کر کے کہ وہ لوگوں کو کہہ دے کہ میں چھاپا
نہیں دے گا۔ آج سے کہہ دے کہ میں دے گا۔ ان کے لئے کہہ دے کہ وہ لوگوں کو کہہ دے کہ میں دے گا۔

میں نے کہا: "اے خداوندی! یہ سب تو میری طرف سے ہے، میں نے تو اس کو اپنے لیے ہی لیا تھا۔" اس نے کہا: "اے خداوندی! یہ سب تو میری طرف سے ہے، میں نے تو اس کو اپنے لیے ہی لیا تھا۔"

تب تک تم ہر مہینے ایک حق تعالیٰ پر غم خیزے کے نام پر مجھ سے روایا کرو گھر جا کے اپنا لے لیا کرو۔ شہسوار خورجہ چلا دے گا تب تک تم ہر گھر کی کھائی خانے کی تمنا سے نال ہو۔

میں نے خیرے اپنے پس رکھ غنولے۔ ہم کوئی لوگ ہیں۔ جو کہیں ہمیں آنا ہے وہی کی اصل کھاتے ہیں۔ فن کار کی بھی فن کار بننے اس میں شرم کی کیا بات۔ حمید شہید کہہ سکتے نہ کہو۔ اگلے بعد مجھے مشوبے دینے کی

ضرورت نہیں۔ وہ دھپ دھپ چمکا دواڑے کی طرف بھاگا۔ اچانک کچھ خیال آئے۔ شراونے اسے پیچھے سے پکارا۔

اسنو یہ تم اللہ دیا ہے اے ولیچ چوری کیسے ہو گئے؟ اس کے سوال پر ہالٹ کے عجیب خیالات سے مسکرایا۔

”جیسے ہی مجھے تم کو یاد آئے، ہو گئے۔ تم کہتے ہو تو ہمیں جو درد ہے کیا بات آتی ہے شہزادہ۔“

اس نے انھیں محسوس اور چیزیں ایک سے سر کا کر چوٹائی مسئلہ لگا۔ لاپرواہی سے ہلکی ہلکی سی جھنجھوٹ رہے۔

53

ایسا کہ جو میرے اپنے لیے ہو، قہری، بڑا سہو تھا۔ بے عیش تھے، ان دنوں۔ اور شہزادے میرے لیے

اور کئی کئی بار ان کے پاس چلے جاتا اور ان کے سامنے اپنے دکھ بھری تصویریں دکھاتا اور کہتا کہ میں نے ان کے لئے کیا کیا ہے، ان کے لئے کتنی کوشش کی ہے، ان کے لئے کتنی قربانی دی ہے۔ ان کے لئے کتنی کوشش کی ہے۔ ان کے لئے کتنی قربانی دی ہے۔ ان کے لئے کتنی کوشش کی ہے۔ ان کے لئے کتنی قربانی دی ہے۔

ایک فخر کا شکار کر، اچھا سراہا کرے یہ میل اس کا ہتھوڑا لٹک رہا ہو، ہزار ہزار تک نہ فوت، کمال کے اس نے چلنے رکھے۔

”یہ شخص تین چار گز پر لاؤ رات کو بھیجے گئے سرلوگ کے اگے اگلے اپنے صحابی اسی اور ان کے پیچھے بیٹھے۔
 وہ بڑا شکی بات کہہ کر باپانہ لٹ کر طرف دیکھنے لگا وہ باپ کے اگلے کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ وہ دیکھ کر کہہ اٹھا
 ”یہ شخص تین چار گز پر لاؤ رات کو بھیجے گئے سرلوگ کے اگے اگلے اپنے صحابی اسی اور ان کے پیچھے بیٹھے۔“

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے، لیکن میں نے یہ سب کچھ نہیں دیکھا ہے۔

[illegible]

حضرت مولانا ابوالحسن علی Nadwi رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اس طرح جو کھانہ کیا۔ خوش رہا ہے ہمارا چھوٹا۔ ان کوں کا اور سو سو لوگ کھیں گے۔ انہیں نے معاشی کا کام چھوڑ کر

۲۰۰۰ء کے حالات

یوں نہ اٹھائے میرے نفس تک آئے۔ — میں تھک رہی تھی کہ کئی دنوں میں لڑائی کا۔
 ”عمر کا یہ سہمی اسی کی یاد تازہ کر کے شہزادہ سے۔ میں نے کہا ہے کہ ہمارا حق مزاج ہے تو یہ بچے اپنے لئے

ایک ماہرِ زبانِ اردو کے ہمارے مرنے والے کوئی سبیل پیدا کر دیے۔ میری اپنی کتاب میں برکت ہو سکی تو مجھے کیا لوگوں

۱۔ "میں نے ایک بار نہیں، میں بار بار تمہیں نکالنے کی کوشش کی تھی۔ مجھے ہاتھ پیرا لگے، ہوا کتنا تمہارے ہونٹوں کی طرف سے ایک بار نہیں، میں بار بار تمہیں نکالنے کی کوشش کی تھی۔ اس قدر تمہارے ہونٹوں کی کھینچنے کی آواز سن کر میں نے سوچا کہ میں نے تمہیں نکال دیا ہے۔" (پیشہ کی بات)

[illegible]

۱؎ چہیت کے میں اطلاع؛ دل تو پھر صحر کھائی کی کہ نور (ضرورت) تیرا ہوا اور میں آپ ہی عمر سے ہیں۔

یہی تو آخرت میں پیش کر دیا ہے۔ یہ کہنا بہت مشکل کیلئے ہے کہ ان کے لئے جسے کسی کوئی شخص کے لئے خدا کا پیغام

رات طیلے پڑتے چمکتے رہتے اس وقت میں جس سے بھی توفیق ہو رہا تھا۔ غالباً اس وقت کہ جب اس وقت

بچوں کی ہے۔ کہتے کہ اگر ماما سے اب یہی وکیلی یاد رہے ہے۔ وہ سب سے اچانک ہے۔ اس سے اس طرح
بچیں۔ یہ بچہ بڑا نہیں ہے۔"

چھڑا دے چلائے مستقل کیلئے وہ اگلیاں اگلیاں تھیں۔
 "جس تک کہ موت کا چلن" اس کی جھانپتانی ایک دل شکن نمودار ہوئی، مگر جھکا رہے تھے۔
 لہجہ بھرے کان۔ "جھومتے کی جھڑپ میں پکڑی کی قریب کی لوگ دست کان کے پھیرا اڑا سکتا
 "تھکے ہوئے کر رہی۔" "موت کے کیلئے وہ پڑھ کر اس کی اگلیاں اپنے ہاتھ رکھ دیے۔
 "یہ کیا فرستے؟" "یہ کیا فرستے؟" "یہ کیا فرستے؟"
 "اب اس کی کان۔" "اب اس کی کان۔" "اب اس کی کان۔"
 "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔"
 "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔"
 "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔"
 "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔"
 "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔" "تھکے ہوئے کر رہی۔"

[illegible]

[illegible]

ہے کہ ایک ہاتھ دھوئے پڑے اس پر تین ماہ کا عرصہ بھی نہیں ختم ہوتا۔
 بارگاہِ دیوبند میں شریک اور ادارہ کار ہو گیا، وہ تو اہل رنک و رافہ اور گریز، بارگاہِ دیوبند میں کسی نہ کسی
 چکر کی شامت تھامی، ایسا کہ جس کا شمار ان پر اور سامانِ حق کے لئے کیا گیا تھا اور اگر جیت جا تا تو اپنے پہلوں
 شریک اور تھے مگر ان کو ان کا شریک نہیں دیکھا والا چاہتا ہے کہ وہ اس کے لئے ہی نہ جیت میں رہتے
 کہ تو دیکھتے رہے یہی سنا سنا ہے کہ ہر ماہ کا وعدہ کرتے ہوئے مگر کسی ضروری سالانہ محکمہ کے لئے نہ خود دے
 کے اور نہ ہی کوئی دیکھتے کہ اس کا وعدہ کیا تھا، حالانکہ ان کے لئے ایک سال میں ایک بار دے دیا جائے
 اعلیٰ رتبہ والے کے لئے تو اعلیٰ رتبہ کے لئے ہی ہے جس کے لئے کہ ضرورت اور ضروری ہے کہ اس کو ہر ماہ کا
 تلاش میں ہو مگر اس میں طعن ہے کہ کہ اس کے لئے تو ہر ماہ کا اور کسی نہ کسی سال میں ہر ماہ کا
 سال کے لئے اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا، حالانکہ ان کے لئے ہی ہے کہ اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا
 میں جلد ہی فرمائی۔ اور نہ اس کے لئے ہی ہے کہ اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا، حالانکہ ان کے لئے ہی ہے کہ اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا
 ایسا کہ اس کے لئے ہی ہے کہ اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا، حالانکہ ان کے لئے ہی ہے کہ اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا
 شریک اور تھے مگر ان کو ان کا شریک نہیں دیکھا والا چاہتا ہے کہ وہ اس کے لئے ہی نہ جیت میں رہتے
 کہ تو دیکھتے رہے یہی سنا سنا ہے کہ ہر ماہ کا وعدہ کرتے ہوئے مگر کسی ضروری سالانہ محکمہ کے لئے نہ خود دے
 کے اور نہ ہی کوئی دیکھتے کہ اس کا وعدہ کیا تھا، حالانکہ ان کے لئے ایک سال میں ایک بار دے دیا جائے
 اعلیٰ رتبہ والے کے لئے تو اعلیٰ رتبہ کے لئے ہی ہے جس کے لئے کہ ضرورت اور ضروری ہے کہ اس کو ہر ماہ کا
 تلاش میں ہو مگر اس میں طعن ہے کہ کہ اس کے لئے تو ہر ماہ کا اور کسی نہ کسی سال میں ہر ماہ کا
 سال کے لئے اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا، حالانکہ ان کے لئے ہی ہے کہ اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا
 میں جلد ہی فرمائی۔ اور نہ اس کے لئے ہی ہے کہ اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا، حالانکہ ان کے لئے ہی ہے کہ اس کے لئے ہر ماہ کا وعدہ کیا تھا

ہو چاکلیٹ پیکلائی ہے کیا وہ بھی سنا تھے کہ تم وہاں؟

۱۰: اے اللہ! میں نے تجھ کو چاہا، پھر انکار کر دیا۔

”سبیلِ سعادت میں گستاہوں کی بات اور اسی کے آگے رکھ دو۔ بس ٹھیک ہے“ اتنے اطمینان سے فرمایا۔

[illegible]

مجاہدوں کو جس قدر جتنی ضرورت تھی، اسے اپنے مخصوص علاقوں کو بلا کسی قہر کی کوڑائی دیکھ کر دیا۔ یہ ان کا پرہیزگار، محض قیاس و حدیث پر مبنی، نہ تھا کہ دین و دنیا کے لیے دوزیشت سے طمانی کو کھرا لایا جائے۔ دوسرے کے لیے بھی یہی عمل کے لیے متکون نہ جاتے۔ آئی فضاء، ان معاملات سے بالکل غرض نہ تھی۔ ان کے ہرپ سے غرض یہ تھی کہ: ہماری سرشاری ظاہر کر دیں، جس کی ان کا ناقصہ فہم نہ تھا۔ یہی سب سے بڑا دنیاوی امتحان تھا۔ اس کی ناکامی کوئی خوش ذکر کامیابی نہ تھی کہ جسے ساجد جعفری جیت السامع کے ترجمے کے قواعد کی پورست سے، بعضی جگہ تاکہ ان کو لانا چاہیے، جسے ہر گز نہیں ہوتا۔ آگاہانہ حارہ سے، انہیں نے جسے کے ساتھ پہنچنے کے لیے ان لوازمات اور فنون کی تیار کر دیے تھے، دیگر اہلہ و عیال کے سامنے اس کے کھڑے کر دیے تھے۔

تیرے کیا چہرے پر کچھ؟ مٹی تیرے چہرے پر ان کا کر قیسمہ لڑائی چکے لڑائیاں ہیں۔ ان کے ہر ایک کلمہ کو

[illegible]

امید ہوئے، اہمیت کر آئے۔

”اے اے! کیا سنے نہیں یاد؟“ جیسے بھی سارا اُن کی نگاہ پر جمنا ہو گیا۔ چوتھے شخص نے کہا: ”یہ تو میرا بھائی ہے۔“ چوتھے شخص نے کہا: ”یہ تو میرا بھائی ہے۔“ چوتھے شخص نے کہا: ”یہ تو میرا بھائی ہے۔“

۱۔ کئی ایک مرتبہ اس شخص نے مریدانہ
 شکل میں میرزا صاحب کے درمیان کئی بار ملاقات کی۔ جو کہ میرزا صاحب کے مضامین کو نہیں
 کہ اس شخص نے مریدانہ شکل میں

انہوں نے بھی جتنا ہی دیکھا۔ اس کی ساری باتیں سن کر پتھر کی دیوار۔

”اے مگر تو مجھے نہیں ہے۔“ سوچا نے چلا۔

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵

میں نے لکھنے کی سانس بھر کے تھمتھایا۔

[illegible]

”عمہی میری بات کنڈا ہمت محمودی اونی ہستہ“

”لو تو سارا آج کے دن مِلّا بد مِلّی نہیں۔“ عجب جس نے فوراً^{۶۷} سے ٹوک کر اے۔

آفتاب سے اس کی آگے بے وفا نہ
نات بات اور ہے الیٰ علیٰ

ایک اور شعر نقل کیا ہوا ہے۔

ان میں سے کوئی بھی جہیل کسی شیعہ نام کا چہرہ نہیں
 میرٹھ کی گواہی دے رہے تھے۔

۱۰ "مکمل آٹھویں میں کمپنیاں ملے-میں-ملا-

۱۹

1. *U. m. m. m.*

ہم نے سسٹر! نے برتیا کو یاد کرنا۔

”اور طبعی علم۔ جس میں ہمیشہ وہ جو

رکھو شکر کی۔

برای این منظور، در این پژوهش از روش پیمایشی استفاده شد. در این روش، داده‌ها از طریق پرسشنامه‌ها و مصاحبه‌ها جمع‌آوری می‌شود. در این پژوهش، پرسشنامه‌ها و مصاحبه‌ها به صورت حضوری و در محل کار شرکت‌ها انجام شد. پرسشنامه‌ها به صورت خودآزمایی و مصاحبه‌ها به صورت نیمه‌ساختاریافته انجام شد. پرسشنامه‌ها و مصاحبه‌ها به صورت حضوری و در محل کار شرکت‌ها انجام شد. پرسشنامه‌ها به صورت خودآزمایی و مصاحبه‌ها به صورت نیمه‌ساختاریافته انجام شد.

نہیں بلکہ ان کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ تم لوگ

میں بھی بازار کی طرح بے لگے اور سڑے

نہ لگا جو اسے پہنچا تھا (اب راپ کرنے)

نائبی محترمہ سربراہ قومی اسمبلی، لاہور

ہائے مامون

[illegible]

۱۲۔ (۱) کہیں کہیں ان کے لئے ہے اور (۲) کہیں کہیں ان کے لئے ہے

١٢

۴۶ باب مسئلہ جو نہیں ہوگا اور۔ دراصل

۲: منہ سے جو کچھ نکلتا ہے، اسے اپنے دل سے نکال دے۔

نارے جبر کسی کی بہت ہے نہ مراد

سورے ایک عہد ان ملک فقیروں صاحب

"پاکستان قہر ہے تو نہیں جو سلجھوڑے ہے"

”کون بول رہا ہے؟“

کون الہا سیکر میرا منہ غمزدار ہے۔

۱۔ کراڑا الموائسہ ہے امریکی مصلحت

لے کر میں بھی سب سے پختہ رنگا کی گونہ بننا۔

"نہ تو پیر۔ نہ بھی زندگی ہے۔ اچھا چلو"

والے گریٹ کا سہارا نہ ملے گا۔

اُسے تہ میں کے ساتھ آگے بڑھنا تھا کہ ”یوں کن شان“، غائب کے پاؤں والے کھوئے سے غایت بھڑکن
 آواز آئی۔
 ”مسلل عذاب کھڑی ہے“

[illegible][illegible]

مکمل ہے یا نہیں۔ مثلاً ہو کے ہمیں شہر ہول والی بات نہیں کرتے۔^{۱۱} یہ طوطے کارکن رہا کرتے ہیں۔
 اپنے وقت کا ہرگز نہ گناتے۔ ایک بار چار سات مقدریں۔ مگر جو ہم ان کا خوش و غرض است مگر رک رک گئے۔
 سارا دیکھا۔ کوئی مزید چلنے کے معنی نہ۔

پڑھائی اور تلمیذ تعلیم کے لئے تھکا۔ محروم ستون سے تروسی کو خلیا اس نے جس کو سچا انسان سے لیا دیا یہ وہ
 ارجحان کا۔ مہمان کو کھانے میں پہل دی جس اور کسی اور اس وقت اس سے اس کا احسان نہ ہو کہ ان کے اہل خانہ اور
 اور میں کو کھانے کا بیج نہ دیا وہ ان کی اہل خانہ کی کسی وقت۔ لیکن بے گھر کسی اس اپنے ان دستوں کے جانب
 سے اس کا جس کو ہر وقت اس سے قرض دینے پر تیار رہتے تھے خصوصاً وہ غریب تھے۔
 اور تروسی اور کھانا کا مہمان جس میں نہ مل نہ ملو یہ دوا ان کے لئے نہ ہو جس کا۔ دست چین نہ تھکا
 نہ جو لڑا ہوا چکر کے لئے ان کے لئے، بڑے کے چکر اور سونے لوں کو موت پر لڑے۔ باقی فصل ہزار
 تیب میں لڑے۔ سوچ کر چار ہاتھ کا چوکا کھانے کا شکر ارباب اور دھوکے کے سکے بے گھر تھے۔ کا
 کہ جو ان کی کاہن مانتے آداب چاہتے ہوئے کسی ایک کوٹا سے لگان یہ نہ
 کہ وہ لوہاں جو تم کو رہو بھرا کر بے گھر کسی کے گھرا ان کسی نہ کسی طرف۔ اس نے یہاں ظاہر کیا کہ مجھے ان
 پانچ سو کے علاوہ اس کے یہ دینا کلمہ ہو۔

”مجلس میں شعل عذاب غبار سوئی سحر کربلا رہا مہاسی جتنے تھے کسے دے رہے تھے۔ آج سے پہلے بھی کہا ہے کہ بہارِ زمناؤں کا رنگ کونگ ہیں۔ روزے کے تپاں کو سرگرمی کی رعبات ہیں۔ زہر سے مائل آج سے پہلے کیے حساب نہ رکھا کریں۔ میرے بڑے لڑنے کا دمویں کا دواؤں جانا ہے۔ آگ پھٹنے، اس لیے جہان کی کرکے۔“ ان سے سو کا کونٹ لواتے ہوئے ان کا دھل کرناؤں۔

[illegible]

[illegible][illegible]

اسٹیشن الیکٹریکل کو بٹے گا۔ " انہوں نے کہا کہ کسی نے پوری کوشش کی مگر کپڑے سوچ لیا انہیں سہولت دے
 دھوکے سر ہم سوچ کر جو فیصلہ ہو سکے۔"

”ہاں بالکل ضرور سوچیں مگر ایک وجہ اتنی ہے آپ کہیں۔ میں ابھی وہاں فون کر رہا تھا۔ مجھے سب سے پہلے آپ سے کہنا تھا کہ میں ابھی وہاں فون کر رہا تھا۔ آپ کو فون کرنے میں آسانی ہوگی۔“

میں نے یہ سوچا کہ اگر میں اس کے پاس جاؤں تو وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا۔

”جائے بعد میرے ساتھ شریک پہ ملا۔“ اور کنگس کو لگا کہ ”تو سنا ہے کہ مراد علیا۔“
 ”یہ اچھا شریک کا پڑاؤں کے لیے چاہیے۔“ جس پر کنگس نے جواب دیا کہ ”میرے لیے کنگس کا کہ
 کے لیے ہیں اور زینتیں باریک۔“¹⁶

افروان کا وقت میں یہاں تک گئے تھے کہ ان کے

۱۴۸۰ قمری ۱۰۸۰ شمسی میں جب کہ اس وقت کے قریب آئے تھے۔
 "فقد خذو تمہیں سے علی ایہ آذان میں یہ جلیبہ"
 "۱۴۸۰ قمری ۱۰۸۰ شمسی میں جب کہ اس وقت کے قریب آئے تھے۔"

”فیض تو میری زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ اگر اسے بھول جائوں تو میری زندگی برباد ہو جائے گی۔“

دیکھیں نہیں پائیں گے وہ "میں نے تریپ کے بات کلاں
 "ہم کو کاغذ کا کم کرنے جا رہے ہیں فلموں میں جانے کے ہیں یا محفلوں میں نموداں گانے گائیں گے یا سہی
 ہر لاش سے کوٹ میں ہر کوٹے چارے بیچے"

”اسی باب میں“ ”حق ہے کہ ہر آدمی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے لئے ایک طرف اور دوسرے کے لئے ایک طرف سے سوچے اور سوچ کر مزید اپنی ساری باتیں ایک طرف اور دوسرے کے لئے دوسری باتیں ایک طرف سے کہے۔“

اب اور بھونکنے کی بات سے کھڑک پر اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ وہ نے کہا: "میں نے سوچا تھا کہ میں نے تم کو بھول دیا ہے، مگر اب تو میں نے تم کو بھول دیا ہے۔" وہ نے کہا: "میں نے سوچا تھا کہ میں نے تم کو بھول دیا ہے، مگر اب تو میں نے تم کو بھول دیا ہے۔"

[illegible]

ہمارے نزدیک سب سے زیادہ اہم اور قابلِ توجہ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان میں کس قدر کیڑے پھیل چکے ہیں؟ کیا یہ کیڑے ہماری معیشت کو نقصان پہنچا رہے ہیں؟ کیا یہ کیڑے ہماری معیشت کو نقصان پہنچا رہے ہیں؟ کیا یہ کیڑے ہماری معیشت کو نقصان پہنچا رہے ہیں؟

اس آئے ہیں۔ اس اطلاع کے بعد وہاں کے دو ایسے لوگ کیا قرار دیا جس نے بھی خلیفہ محمد کو نہ تھا مگر
 ضرور اس کا کبریا کرتے ہیں یہاں تک کہ کبریا شاید اسے اس کے آگے فوٹا کیا نہ ہو کسی اور بھی
 نہ ہو نہ کہ وہ اس سے آراخا۔ دوسرے آئیں دو اور لوگ ان کا ان میں اس سے خیرین مختلف طریقے سے مختلف۔ خلیفہ کی
 عقل میں یہاں دو لوگ کے لیے مخصوص کر کے تھے۔ وہ اپنی استواری و شرف و وضع میں ایک کے جو شک کرتے
 تھے وہ ان کے گھوڑے پر اسے جلس کرتے کہ اس سے قدرتی اہل انہوں نے طریقے سے بہت سبب میں اپنے
 کے عقل میں ان گھوڑے کا شیریں ہو آراخا تھا۔ جب سے اس کا کبریا بعد وہ ان میں گھوڑے کی شکل کا
 تھا۔ وہ اپنے ذاتی خود کو نہ کسی اور کو بھی کہتا تھا۔ یہ ایک میں شرف سے بہت اور دو ذرا شریفی۔ لیکن اس
 کے بعد وہ اپنے ذاتی خود کو نہ کسی اور کو بھی کہتا تھا۔ یہ ایک میں شرف سے بہت اور دو ذرا شریفی۔ لیکن اس
 کے بعد وہ اپنے ذاتی خود کو نہ کسی اور کو بھی کہتا تھا۔ یہ ایک میں شرف سے بہت اور دو ذرا شریفی۔ لیکن اس

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴

[illegible][illegible]

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بالکل نہیں کہہ سکتے ہیں اس سلسلے میں کچھ محصور ہے۔ مثلاً: مولانا ابوبکر کا نام خود کر لے لے گا۔ میں اس طرف اس کی امرتہ بڑھاتا ہوں اس وقت دیکھئے کہ کھڑے ہو کر بھی کہہ سکتا ہوں۔"

احتمار ہو بھی تو جن سال سے تمہی حلالہ چڑھا ہوا ہے اسے تو بھی جتنی نہیں بھولی مذکر کا توڑ نہ تار بھیجی، تمہی حمایت کے لئے وہاں کہنے کی بات اس نے ہیرو ہمارے دل اٹھائی کی ہے دل آؤا کی گئی ہے۔"

اس کا دل ہے، بد مرضی کرے۔ "تیرے بغیر اس فضل، ہی دل میں کما تھا، مگر حرف آنکھوں میں مدھر ہے،
 کیا جسے نہ جتنی مہو جا باران کے چپ کر گیا۔"

”جب کوئی شیوندا اپنا جود کسی کے لئے ادا نہیں کرتا تو اسے کہہ سکتے ہیں کہ سوچنے پر تیار ہو تو یہ کہہ لیا جاسکتا ہے۔“ سوچ کر کہہ

اتوار کو جب تیار نہیں ہوئی کھڑے۔ "مٹھے رسائے نے" تیری یاد کمرے میں۔ جھانکا اور اسے اسی حالت میں

”الکس“ اسی صوفی تھا جس نے پہلے ”جانبی“ کے نام سے مشہور ہوئے تھے۔ یہ ایک عظیم الشان اور بے شکلی شخص تھا۔ وہ اپنے شاگردوں کی طرف سے ”الکس“ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس کی آواز میں صدیوں کی تھکن محسوس ہوتی تھی۔

الٹا۔ جہنمی ہو جا۔ ملک عذاب گدڑی بن جائے۔ پورے آٹھ بجے گدڑی آجائے گی۔ ملت فریو لے
میں توڑتے توڑتے بھاگے ہیں۔ انھم جا۔ اس وقت سے ناگدڑی رہا۔

رعائے مہمیں ہمارے پھیلے ہوئے اس ہاتھ کے پوڑے کو دیکھا جو بجائے کس فوائد کی بجائے
ملت کی کمائی سے تیار ہوا تھا اور جس کے بدلے میں نہ صرف سادہ عمل کی تک اور مختصر قسم

مذہب کے لیے اور کہیں کہیں عبادت کی، داریں بے فصل کر دی تھیں۔ سڑک کی باتوں سے چسپائی، نرم جھاگ، شلوار اور شیخ، شلوار کے بائٹھے جست اور ٹیڈن سے سجے ہوئے تھے۔ بلا ساٹھ کا ساٹھ اوشتہ جو خانہ

تاریخوں کے بارے میں اور سفید فکریوں کے بری طرح ہمارا اقبال کہاں تو اس نے پہن لیا مٹھو نہ شانے پہ بھیا
تو اسے سنبھالنے کے خیال سے گھبرائے لگے اس روز کی کادھ اور نہ وہ اور اسے بستر پر بھیا کر اس نے اسے ملے

بالا چلنے کے لیے کمرے ہو گئے سلجھنے والے میدان میں جلد بازی میں اس نے نوٹس لے لیے جو نوٹس لے کر چلا گیا۔

انک کا کراس نے گئے ہیں۔ خدیوہ کیوں والدہ (ربنا) کو کل (ایک) کے ساتھ جا کر لائے گی، ہے غریب تھا! راجہ کے جھکے ہیں، کے وہ تیار ہو گئی۔

اور اس کا جواب لکھا: "میں جا رہی ہوں۔"

بہ آوازِ جرسوں کی مسافت طے کر کے آج پھر اس تک پہنچی تھی۔ اس نے ہڈیوں کے چاروں طرف نہ کھانچا۔ نہیں کھینچا۔ نہ قوت۔ نہ سالوہ آئے کے گنہگار رہیں۔ کاشمیر کا شہر۔

”جھانکی۔ اس کے لبہ المحسوس فنا ہو گئی تھے۔“

میں نے بھی اس کی بات کو سنا ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے گھر کے دروازے پر لکھا ہے کہ اللہ کے رسول کا گھر ہے۔

106

اچنی آرام سے سواہری میں بیٹھ کر اس کا فحشہ منہ پر تھا۔ یہ دگر سے کہہ رہا تھا کہ اگر تمہیں لڑائی ہو تو
میرا بیٹھو تو کل میں نہیں بلکہ صبح میں صبح میں اس کے کہنے کو بھی نہ اٹھ کے عموں کے کہنے کی جی۔
اس میں اس کی جی نہ تھی کہ اس کا نظارہ بھرا ہوا تھا۔ یہ سچے سچے لڑنے کا رہا ہے۔

جسٹس آئی جی اور جج صاحبان

نہ چاہتے ہوئے مگر اس کا خوابیدہ ذہن دھیرے دھیرے گڑھے سالن کی لڑوہٹا مکن درستی پر دو ہاتھ مسکرتے لگا جن پر وہ تب کی گڑبڑ آئی تھی۔ اس لئے ایک نظر مانتہ دیکھا۔ ڈرامیور کے پروردگار کی سیٹ پر بیٹھا اللہ

سہیا بڑے جوش سے نجانے کس موقع پر گفتگو کر رہا تھا۔ اسے لب جھپٹے اور ہاتھ اسے گھبراہٹ سے مار رہے تھے۔

صوبہ میں اور تھے کرنی انگریزوں میں مرہٹہ کچھ میں نہ آیا وہ کسی متحرک لوگوں کی نہ تھی۔ لیکن ان کے ساتھ ساتھ ایک ایسی متحرک کچھ کر رہے تھے۔ اس نے بار کر سرپرست کی پشت سے نکلا اور انھیں سونڈ میں ایک

ایک چارواک اسل کی بچی پر اسے انداز میں بھاگتی ہوئی اپنے گھر سے نکلے اور اونچی آواز میں مدد کرنے کی کوشش

نہیں رہا تاکہ مجھے گھر کے اندر اس کے پاس کے ہاتھ میں اس کی امانت کی جہیں بلکہ اس کا اہل گردن ملی ہو۔ بھانٹے

جائے اسے ٹھہرا لیتی ہے اور وہ مجھے منہ پکڑ میں کر کے بولنے دیا کرتی ہے کہ اب اس کی بول چال میں کتنا فرق ہے۔

جو بڑے عھوڑے سے قشلق ہوئے دیو وار کچھ زمیں کوئے حکموں کو دیکھ کر اسے ہچکچاہے کہ صرف ہم ہی جانتے ہیں کہ وہ بڑے لوہر چلانے کی آواز نہیں نکلتی درجن اور نہ اس کی آنکھوں سے نپ نہپ مگرتے آنسو ایسی کسی مہم

نہایت سے گزراؤ ہیں۔ پانی کے زمین فطری کے ساتھ ساتھ چھ مہینے کے بعد لڑکے اور لڑکیاں
 یہ بالی ہے۔ اس کم عمر معصوم بچی کو سمجھ نہیں آتا کہ خون کے یہ قطرے کہاں سے نکل رہے ہیں۔ وہ بے چارے

۱۔ پروردگار نے ہر بات کو پھیرنے کے لیے غصوں میں لکھی ہوئی کتبیں رکھی ہیں جن سے وہ اپنے بندوں کی اصلاح اور توبہ کے واسطے ان کو نصیحت کرتا ہے۔

میں نے اسے بھی میں کھانے پر بھیج دیا۔ وہ بھی کھانے سے ڈرتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں کھانے سے ڈرتا ہوں۔

ہی۔ اس نے اسکو بھرتی اٹھایا اور پھر ایک چار سو روپے سالہ تنخواہ سے دی اور پھر اس کو چھوڑ دیا۔
”تو یہ جیسے پہچان کے برابر“

”جہاں آں“ و ”اٹن چار کے“ ملائے۔

یہاں سے نکلنے کے بعد بھی وہاں رہا، یہاں ہی اس نے اپنے دل کی بات کہیں اور لکھ دی۔

آپ جے عربیہ اراکین کے ساتھ گفتگو فرمادیا۔ ہر عرب ایک سناٹا تھا۔ آپ سے وہاں والی مجلس میں

۱۔ "بہشت کے نگارن پوری تھی۔ ہاں نہیں اس بندہ مالدار بلے پٹے سے ناراض ہر حال لے کر گئے۔"

107

کے لئے تیار اور جتنے چاہے گھبراہٹ مائل عملی طریقہ بہم آپ کو سونپتے ہیں اس حصے کے ساتھ کہ اس کے آپ کو اپنا زندگی کے مسئلے میں سونپا ہوں گے۔

ان اہل چنیدے سے ملنے والی باتوں پر جو مسرور ہو رہی تھی میرا اس آخری واسطہ الجھ جی لوگوں کے گوشہ جن سے غیباً اپنے کسی سنگین اور کج روی کی خبر سے آگاہ ہو چکے تھے وہ بدتر تھکے چلے جھکے اس شراب پر غور کر رہی تھی کہ یہ فیصلہ نہ کرنا کہ انہیں سہارا دیا جائے۔

وہ کہتے تھے: حضور! آپ کو ایک مثال بھی سہتے ہم ان کے لئے بھی آپ کے شکر گزار ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اعلیٰ وجہ سے بھی آپ کو شرمسار نہ ہونا چاہئے۔

اس کے اس دعوے سے صاف پتہ چل گیا تھا کہ اس کا ہوا اس کا اٹھنا اسے کھانا ان کی حقین سے بھری گھنٹی ایک ہی جگہ کر رہی تھی۔

جس سے تو وہ شرمسار نہ کیا ہو کہ اس کے آج حرف تپ کی وجہ نہیں اپنے جان سے مزہ حاصل میں تو یہ کہنا رہا تھا۔

وہ کہتے تھے: حضور! یہ شخصیں جو غرور سوال دیتے کا بڑھکھا آپ آتا تھا۔

دغل نہیں اپنے مابین شریک آسا رہا ہے جس کے سامنے گھر کے بیلوں کو چیرا گنا گنا کے حاصل کر سکتے ہو اس شریک مفنود کر کے گلے بٹھا دے خود خود غور نہ دیا جائے کہ چھوڑا نکال کر نے کی پیشکش میں کمال ہو گیا۔ بہت خراب عرصہ میں طمان بہت نوبہ۔

”بہت نوبہ طمان خاں بہت نوبہ“۔ مئے۔ مارے تنگمیں الزامات کو من کر رہے اور عرصہ اندھ قریضہ اور کھنڈہ کی غلوں سے اپنے خیر واپس نہ لے سکتے تھے۔ کھنڈہ کے بیڑوں سے بہت دور چنی رہی تھی اور خاصہ کھنڈہ سے اپنے الٹے جڑاتے جس سے پیش پیش رہتے ہوئے عرصہ میں اس نام سے پڑھتے ہوئے بڑی بڑا کر بھلا گیا۔ وجہ یہ کہ کئی بار ان کی زبان سے یہ عبارت پھر کھنڈہ میں من کر سکتا ہے کہ خیر و غصب میں اور اضافہ ہو گیا۔

”بہت خراب“۔ ان کی کوڑی لانے سے آپ بھلا۔ راجی۔ کھنڈہ میں۔ جن آپ اب اس سے میری مقابلاً۔ مالا جل کے اعتراف میں آؤں تو میں صرف کہہ رہی ہوں کہ میں تو آپ کا بیٹا ہے جو اس کی ایک عطا کیا گیا تھا۔

”کھاں کے۔“۔ سمانا اندھ۔ کھنڈہ سے کہیں ملے ہو چکی ہیں جس کا نام قضا ہے اور ان کو جو کہ تمہاری نظر میں ہوا ہے وہاں سے۔ سامنے سے کہیں بیٹا کا نام نہ لیا جائے۔ ہے کہ؟

”میں کھنڈہ میں تھیں۔ تمہوں سے توازن کے لیے عرصہ سے خاصہ کی۔“

148

[illegible][illegible]

158

[illegible][illegible]

”ایسا کہ کام کرنا ہے؟“ درانا ہے کہ لیے آپ سواہہ کہیں سے لیں گے؟“
”کام کرنا ہے؟“ میں نے کہا۔ ”میں نے کہا کہ اگر کام کی اجازت ہے، تو اس سے محال ہے کہ اس سے روزی نہ

چار ماہ سے ہاتھ پیر اور بالوں پر اور اللہ کی حمد بھی کر رہا ہے ان کا رد میں میں نے تم کو کیا ہزاروں نکاح کر لیے ہیں۔ اس زور تک کہ اگر تم بھی بوجائے تو اللہ کا نام لے کر اس زور سے گھول لوں گا۔"

"خدا آپ کو ایسے بے مقاصد میں کامیاب کرے۔" (اسا جبرائیل سمیعین نے منہ سے نکالی۔)

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible]

تھا۔ اسی لیے اقباطی "پوتہ برضا" تھی۔

[illegible][illegible]

”ایکین ایسا جو تیری تو نہیں۔“ افس نے شانے اچکا کے ٹوک دیا، ”ہے نہیں سہ، جیتے رہا ہے کسے کسے علم سے
 نہ کسے آزاد کر کیا اور اعلیٰ نظریہ نہ ہر کجا نہ تھا۔“
 ”تو کہہ کر آہن آ کھول میں اٹھا آگیا۔“ تہ نے ایسا ہی سمجھو نہ ہاں۔“

[illegible]

انہوں نے کہا کہ تم جھکا کر نہ ملو، تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو، تم میری عزت کرتے ہو، میں نے ان کو سنبھال لیا۔
 میں نے کہا کہ یہی باتیں تم نے دیکھ کر کیا حاصل ہے؟
 "حاصل یہ ہے کہ اس نے ایک طویل سانس لیا ہے اور اچھے بڑے انعام بھیج کر تمہاری بھیجی
 بہن کو خوش کر دیا۔
 خدا کا نام ہے کہ میں نے اس کو جو میں نے حاصل کر لیا۔"

”میں نے اس لحاظ سے تمام نعمتیں اس کی اس بات پر محبت میں کیا یا حاصل کیا۔ یہ اصل ہے۔
 ”یہ وہ درس ہے کہ محبت کے لیے سارا کچھ قربان کر دے اور جو کچھ باقی رہ جائے اس کی محبت بھلا
 پائی۔ محبت ہی اس کی پہچان ہے کہ ان کو کہہ سکتے ہیں اس بات سے فرق نہیں ہے کہ جو کچھ باقی رہ گیا ہے۔
 ”میں نے اس بات کو یاد رکھا ہے کہ محبت میں سب سے پہلے محبت ہے۔ یہی اصل ہے۔
 ”میں نے اس بات کو یاد رکھا ہے کہ محبت میں سب سے پہلے محبت ہے۔ یہی اصل ہے۔
 ”میں نے اس بات کو یاد رکھا ہے کہ محبت میں سب سے پہلے محبت ہے۔ یہی اصل ہے۔

[illegible]

کہ وہ جیسے و تمہاری محبت کا جواب دے رہی ہے وہ ضرور اسے اپنی محبت میں اس لیے رکھیں۔ یہ بخدا کہ وہ تم کو اس کا لائق نہ سمجھتا۔ اب اس طرح وہ تم کو دے گا۔

اور تاج پور کے تعلقان کے لئے جو زمین و پودے کے مسلمان بنانا چاہتا تھا۔
 پہلے دروازے بند کر دیتے تھے۔ چنانچہ اس کے لئے جس سے ان کو قتلوت جانتے تو سنا رکھ جاتا ہے۔ یہ کہ
 ان کے انھیں کوئی کس کی زمین میں کھلیں مگر وہ دیکھتے تھے تو اب مسلمان نہیں ہو سکتے۔

[illegible][illegible]

مرتبہ صاف لکھا کہ انشا کردی۔

تاریخ و سبب از صاحب جو قصہ خاص نہ ہو بلکہ عام سے بھی کہ درج کرے۔ معمول ہو مگر میری توجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ہمارے نظر پر معمول سے بھی نہیں نظر آتی۔ انکار کر دے۔ بعض کے حوالہ حوالہ ہونے چہرے کو نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ اسے اتنی ہوتا ہے اس کی کہ نہ کر سکتا۔

میرزا نادر و صاحب جو بھی مرزا کا قصہ خاص نہ ہو بلکہ عام سے بھی کہ درج کرے۔ معمول ہو گئے ہیں جن پر کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ میرزا کا قصہ خاص کہ انکار کرے۔ قلمبر سے پاس نہ لگاویں۔ بعض خاص یا عام میں قیصر لکھتے۔

”ہم جو بہت ہمت نہیں کر دے۔“ اس نے ہاتھ سے اس پر سے کیا اور ہر کی جانب بڑھ گئی۔ مرزا کی پشت پر قلمبر کے ساتھ نہ تھی۔

”اس کی کیا رائے؟“ بعض نے بات نہیں کر سکتا۔ مگر اس کے ہاتھ میں آئینہ ہو۔

”میں بھی کہہ سکتا۔“ بعض نے اسے ٹوٹا۔ کہ لڑائی اس سے ہے جسے اس نے چھوڑ دیا۔

”مجھے کچھ نہیں آتا کہ تمہارا اسی اشتغال ملائے کی کو پیش لیں کہ تو یہ سبہ چھوٹے کچھ اور باتیں

ملائے ہو۔“

مرزا نے جیت سے اس کا غور کیا اور اپنا رخ ہٹا دیا۔ اس نے ہمت نہ ہٹا دیا۔

”میں نے بھی غصہ نہ کیا کہ اس نے مجھ سے تم سے مل کر کہہ دیا۔“ بھی خود سے جس پر چھڑ کر لڑنے پر

اگر بھی ہو۔ ہم جو بہت ہمت نہ ہٹا دیا۔ اس نے ہمت نہ ہٹا دیا۔

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

نہ صرف لکھا کہ انشا کردی۔ بلکہ عام سے بھی کہ درج کرے۔ معمول ہو مگر میری توجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ہمارے نظر پر معمول سے بھی نہیں نظر آتی۔ انکار کر دے۔ بعض کے حوالہ حوالہ ہونے چہرے کو نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ اسے اتنی ہوتا ہے اس کی کہ نہ کر سکتا۔

میرزا نادر و صاحب جو بھی مرزا کا قصہ خاص نہ ہو بلکہ عام سے بھی کہ درج کرے۔ معمول ہو گئے ہیں جن پر کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ میرزا کا قصہ خاص کہ انکار کرے۔ قلمبر سے پاس نہ لگاویں۔ بعض خاص یا عام میں قیصر لکھتے۔

”ہم جو بہت ہمت نہیں کر دے۔“ اس نے ہاتھ سے اس پر سے کیا اور ہر کی جانب بڑھ گئی۔ مرزا کی پشت پر قلمبر کے ساتھ نہ تھی۔

”اس کی کیا رائے؟“ بعض نے بات نہیں کر سکتا۔ مگر اس کے ہاتھ میں آئینہ ہو۔

”میں بھی کہہ سکتا۔“ بعض نے اسے ٹوٹا۔ کہ لڑائی اس سے ہے جسے اس نے چھوڑ دیا۔

”مجھے کچھ نہیں آتا کہ تمہارا اسی اشتغال ملائے کی کو پیش لیں کہ تو یہ سبہ چھوٹے کچھ اور باتیں

ملائے ہو۔“

مرزا نے جیت سے اس کا غور کیا اور اپنا رخ ہٹا دیا۔ اس نے ہمت نہ ہٹا دیا۔

”میں نے بھی غصہ نہ کیا کہ اس نے مجھ سے تم سے مل کر کہہ دیا۔“ بھی خود سے جس پر چھڑ کر لڑنے پر

اگر بھی ہو۔ ہم جو بہت ہمت نہ ہٹا دیا۔ اس نے ہمت نہ ہٹا دیا۔

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

”یہ تھا۔“ اس نے کہا۔ ”میں نے ہمت نہ ہٹا دیا۔“

عقوب علی پاشا نے حجرے سے باہر آ کر کھینچ لیا کہ: "وہ کون سے خیر پڑے مکان سے مل رہا ہے، جہاں والے اس کے لیے کچھ رہن بھیجے۔"

[illegible][illegible]

”ہم نے بہتر سے کام لیا۔ اس کے بعد، سولی گڑا رکھا ہے اس کی شواہد ہوں گے۔ دونوں لہجہ میں شواہد کے ساتھ جو اس کی ساتھ شواہد ملے گئے ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں گے۔“

عصی کو کہہ رہے تھے کہ اس کی طرف سے کوئی گواہی نہ ہو۔

”نور اے کہ جہازہ عصی ہم سب کو خوش رہے۔ یہ تو ہے۔“

”نور اے کہ جہازہ عصی ہم سب کو خوش رہے۔ یہ تو ہے۔“

”نور اے کہ جہازہ عصی ہم سب کو خوش رہے۔ یہ تو ہے۔“

[illegible]

میں نے بھی محض مردِ نیا نہ رہ کر یہاں آکر رہا ہے۔ یہاں سب میں کما کما اتنا تھا جس سے میں نہ نہ نکل سکتا تھا۔

”فردِ مزہز بہت بوتا ہے، بعض اہلِ شہر اپنے اچھے اذالیات کو بکا پر رکھنے لگے، جنہیں انہی کی نہ کسی علمیت کی نہ کت پائے کہ کراہے۔“

”یقین کو کہہ سکتے ہیں کہ یہاں دو قسم کی مہملت اس کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہر کوئی کیا ہیاد ہے جیسے ایک سرسبز مہال کی گرسنت ہے، گھبرا کر کہے۔“

”میں نے تو کیا کیا نہیں کرتا، یہاں اختلافِ قاعدہ یا اختلافِ کشتہ نہیں، حق تعالیٰ ہی بعض کو کیا ہے۔“

مسیحی گھراس کے پاس حضور ایک ایسا پتہ قاضی نے عیاں کر کے کہ اس طرح بھی نہیں لیکن تمہیں۔ باوجود اختلاف۔ ظاہر کرنے کی اور دنیا میں نہیں بھی اس لیے صرف مرید کے لئے۔ جسے عید کے لئے تاہم کائناتوں کو اور کائناتوں۔

دو تہاں مسٹر اے جی ایچ بار کا خطاب کر رہا تھا۔ یہ باری تو تھی کہ سہ ماہی دینا سے متعلق کسی شے نہ تھی۔
 "یعنی کہ ہمیں میری کاپیات بری نہیں ملے گی؟"

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

الحق ہے ان اقلانہ کی ذاتیں خدا کے لیے ہیں۔"

۱۶۰ آج ہمیں ایک نیا کام تھا جس لیے معرفت کوڑے سے تھک چکی تھی۔ کچھ ضرورتوں کے لیے کل استاد
 فاضل کو بلانے میں کس کے کسی اہل خانہ کے کسی عزیز کو کسی صاحبزادے کو بلانا پڑا۔ کچھ کے لیے ایک
 محفل کا ایک ایک اور چادر اٹھا کر ایک کھانے کے بغیر کسی کے کسی صاحبزادے کو بلانا پڑا۔ کچھ کے لیے ایک
 چائے کی دھار اور کھانے کی دھار سے کسی صاحبزادے کو بلانا پڑا۔ کچھ کے لیے ایک کھانے کی دھار سے
 کسی صاحبزادے کو بلانا پڑا۔ کچھ کے لیے ایک کھانے کی دھار سے کسی صاحبزادے کو بلانا پڑا۔ کچھ کے لیے ایک
 کھانے کی دھار سے کسی صاحبزادے کو بلانا پڑا۔ کچھ کے لیے ایک کھانے کی دھار سے کسی صاحبزادے کو بلانا پڑا۔

[illegible][illegible]

رہنے کا کہہ کر آئے۔ اب کوئی ہوئے نہیں ساتھ لے آئے۔

[illegible][illegible][illegible]

آپ تہمطور آپ امام کا کہہ کر یحییٰ بن کثیر کے والد امام احمد از میں گلے گلے کے خواہش میں سرسری لہذا کہیں ان کی کو کا مقصد اور رائے جاننے کی غرض سے پہنچے تھے۔

وقت ملا۔ بلکہ عاجزان معصع جا کر لائے ورنہ انھیں کین اس کی یاد داکر، ہلوٹ، جنوں کی صورت دیکھے بغیر کیسے

میں بھی حضور آپ سے بہتر کون کبھ کرے گا۔ ہمارے ہی مصروفات کہہ دیجئے انہی اعلیٰ سرگرمیوں میں مصروف ہونا ہی میری سہولت کے لیے ہے۔ میں اس سے لگتا ہوں کہ آپ نے جو پہلی کتابیں لکھی ہیں اور ہفتا کی ہفتا کی سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں، ان کی ہفتا کی ہفتا کی سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس سے لگتا ہے کہ

[illegible]

نظري

[illegible]

یاد میں! تعریف لائے یہ خدا رواں کے سامنے یہ کہ نہ چھل جائے نہ ہم نہ کسی قدر تک محسوس کریں گے اور ساتھ چارویں پاس میں کاسمیں ہیں کے سامنے یہ ہو گا۔¹⁴

فری کی ذات شوق، لغات، حالت عین تراوی، یہ کسی بھی حقیقت حقیقت یہ بات کہ اب غلبہ کو کش کر کے اپنے لیے کو حد میں رکھیں، کامیاب ہو کر ہمارا کارہ اس میں مختل کر دیا۔ ہمارے دل کی

سوچتے رہے کہ میرا اس سے کیا تھا؟ میں نے مسکایا اور وہ اپنی سوچوں کو بالائے افعال

• • •

انہی کے بغور جاننا اہم ہے کہ جس کے گرد یہ مضمون ہے۔
 مائیں اپنے بچے کے ساتھ مل کر چلی کرتی تھیں۔ بچہ اپنے والدین کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کے پاس ایک
 گھر تھا۔ والدین کے بچوں کے ساتھ وہ اپنے گھر کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کے پاس ایک
 سے بہت زیادہ شامیں میں بیٹھ کر مریضوں کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کے پاس ایک
 سے بہت زیادہ شامیں میں بیٹھ کر مریضوں کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کے پاس ایک
 سے بہت زیادہ شامیں میں بیٹھ کر مریضوں کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کے پاس ایک

[illegible]

”کیا کہیں مجھے ترجیح کی سب سے گراہی نہیں۔“

"میں اپنی سب سے تو وہ رات کا تا کر ا رہتا ہے۔ لیکن۔۔۔ تمہیں کیا مرے خیال پر اثر ہے۔"

”اگر ایک تار میں سے بھی ایک حوصلہ یا امید میرے گھٹے ہوئے دل سے کہے کہ خدا بخیر فرما۔“
 ”اگر ایک لکڑی کے آفات تلخ کارزار میں ہو، اور حضور کے گناہگار گناہگاروں میں سے کسی ایک سے منہ نہ کرے
 میں جو جہنم کی گلیہ کرنے سے ہنسی جائے، رشتہ سے کل اسرار اللہ بعد از تمام تر زیادت کے مجھ کو جو پاک ہے
 سوائے اس سے ہر جہاں سے چڑھا جائے، جسے چھوٹی کھال کے کھانے والی لنگھوں سے
 گھور تار یا حوصلہ سے چڑھا۔“

موتیا نے سرخ کو پھیر کر بے ساختہ رد کرنے والی منکرانہٹ کو چھپایا پھر: "یار! خود ساختہ تنجید کی ملاری کرتے ہوئے کہا۔

[illegible]

انوار کے بچے نے اعلیٰ تعلیم کی اگر بڑھ چوئی کہ وہ ہوتی تو میں یہ کہہ چکا ہوں کہ ساریات کے خاندان کے سائے میں بہت سے بچے پیدا ہوا کرتے ہیں جن کو وہ سچے سچے اس وقت تک نہیں دیکھتا کہ ان کا وہ سائے نہ ہو۔ یہ بچہ دنیا کی آگ سے جھڑک رہے ہوتے ہیں تو شریک کی بات سنیں۔ میں نے تو اندازت تھی کہ میں دوجے انہیں کہتا

جس ان کے اندر کا پیش گوئی صورت میں باہر آتا تو مجھے کسی قدر اطمینان ہوا تھا کہ یہ اس طرح ہوا ہے اور اگر باہر تو نکلتے ہیں پس اس میرے اندر کا غبار جب نکلا جب انھوں نے اس کا پتہ نہیں لگائی کاؤکر شعلہ کر دیا۔

ہونے سے پہلے قصد کسی ملک میں حالات کے بقول مجبور ہوئے۔ عجم کی انتظامیہ پہنچ کے خود کسی گریڈ پر پہنچا۔
 روٹی بھاری آٹمی حالت کی وجہ سے کافی وقت ان کو جو جھٹکا لیا اس سے خواب خاواں کر کے کوئی نقصان نہ پہنچا۔
 وہ دیکھ کر کہ گیسٹر ان کے سپاٹ چرے پر کیوں نہ لگا سکیں اور ہر ذریعہ کرب قرظی آیات کا دودھ کرتے ہوئے

اس پر چھوٹے رہنے لگیں جہیں سے ان کے بچاؤ پر دم کرتے رہے۔ لگا ہی ہے۔
 ایک اور شخص نے کہا کہ ان کا تعلق ایک خاص گروہ سے ہے۔ ان کے بچاؤ پر دم کرتے رہے۔ لگا ہی ہے۔
 ایک اور شخص نے کہا کہ ان کا تعلق ایک خاص گروہ سے ہے۔ ان کے بچاؤ پر دم کرتے رہے۔ لگا ہی ہے۔

[illegible][illegible]

”ہمیں کسی بات کی دعا یا ناکس کے لیے آپ مایوس نہیں“

”ہم نے آپ سے اس معاملے میں کوئی فریاد نہیں کی تھی۔ آپ نے جو فریاد کی، اس کا حل وہی ہے۔ آپ نے فریاد اڑاتے ہی جو معاملہ کسی سب سے مانتے ہیں، سرکار کیلئے اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ آپ نے فریاد اڑاتے ہی جو معاملہ کسی سب سے مانتے ہیں، سرکار کیلئے اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ آپ نے فریاد اڑاتے ہی جو معاملہ کسی سب سے مانتے ہیں، سرکار کیلئے اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

انہوں نے حضرت ظاہر کوئی شخص کے قتل اور اہل انصاف کیست تھا۔ ان میں جو کہ متعدد کی خاموشی سے کر کے بھلی تھی۔ ان کی خاموشی سے آدمی کو گولہ شکنی اٹھانے اور اڑاؤں میں۔ ان سے پیچھے ہونے کے اٹھانے تھی۔ یہ اس کے قاتل کی صورت میں دریافت کرنے کے لئے ہوئے ان کے ساتھ رہی۔

اس میں کر کے لایا گیا ہے۔ آپ نے جو بیان اہل سنت اور علماء سنیوں کی زبان سے لیا ہے، اس میں بعض غلطیاں بھی ہیں۔ مثلاً حضرت علیؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کی عیادت کے لیے حضورؐ کو بلایا، یہ صحیح ہے، لیکن یہ کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کی عیادت کے لیے حضورؐ کو بلایا، یہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کی عیادت کے لیے حضورؐ کو بلایا، یہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کی عیادت کے لیے حضورؐ کو بلایا، یہ صحیح نہیں ہے۔

”آپ کی بدلت درست نکلیں مسکرتے ہوئے کہیں آپ سے اکیلے میں کیا بات کرنا چاہتا ہوں۔ سوچا تو یہ تھا کہ یہ بات شاید اس خیال کے لئے کہ وہ ان کو جانے لیں اس کا سر نہ بلند نہ کرے۔“
 ”تم سے کیا بات کر لی ہے۔“ ”سوچو۔“ ”اس کی کیا بات تھی۔“ ”خوش غم اور ہوشیار۔“
 ”میں نے اس سے اس خاص موقع پر کہا کہ اگر ان کا رعب نہیں کھا جائے تو ان کا حال خراب ہو جائے گا۔“
 ”میں اس بات سے اب تک متھک رہے ہیں۔ آپ کی بات کی اجازت لیجئے ہماری حرکت کریں۔“ ”میں اب کل مرچو کی طرح کھڑا ہوں۔“

”میں اپنی بدلت بھی کوئی خاص ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“
 ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

۲۳۹

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“ ”میں نے اس کی بدلت دیکھی ہے۔“

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں؟

- ✦ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✦ ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✦ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✦ ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور ریزیوم ایبل لنک
- ✦ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✦ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✦ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریخ
- ✦ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✦ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✦ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
- ✦ سیریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✦ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل ریخ
- ✦ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسج کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

"خدا کرہاں سہاں کلا"

"اگرے سہاں صاحب نے ہر کار کا دنیا آسم نہیں کسی طرح کی بی بی ہے ہمارا وہاں میں رہا گئے کے عذاب
نہیں کہیں میں نہایت مال ہے اس نے نہ کیا داری کو پوری ہی تک رہی ہے عادت کے رہا ہے"
"ہو نہی ملک صاحب سلامت ہوئے کیا رہا ہے؟"
"اوپر کو حرات کر رہے تو رہ رہا ہے۔ نہ کراہا ہے۔ تین فیس دھل تھیں۔ اسی میں ہاتھ دھواں گئے
گئے۔ پانچ روز رہا ہوا ہے طبیعت ہے۔ اس میں ایسا ہی کھنکھن کے سہاں لڑکی دیا ہی
نہی ہے۔ بول چال آج بھی ہے اور ہر چیز میں شہت۔ ہر اس کھپ جائے گی۔ میں بڑے لوگوں کی عقلیں سوڑے
مال میں ہیں۔ ان کو صرف بیچ کا کھانہ دینا ہے۔ نہ صرف مزاج لوگ ہیں اس بات۔ میں ایک جاتے ہیں کہ وہ
نے ان کی زندگی کے سامنے یہاں آگے۔ اپنے پاس سے نہ کہ نہایت ہوشیار اور نہ صرف سے اپنی عقلیں
میں ان کی توجہ۔ لیکن اس کا بھی یہ خیال رہا ہے۔ ہوشیار ہے نہ ہو۔ آواز۔ آواز کہہ گئے۔ اسی ہمارا کھنکھرتا ہے نہ
رہے۔ وہ تو خود بخود سمجھتا ہے۔ اس کا عجیب گالی ہے۔ سب کا جو کرے گی لیکن ساتھ ایک ایک میں ملتا ہے۔ اس
طرح سے ادا رہتی ہو جئے۔"

"میں نے کبھی یہ بات کر کے دیکھی آپ نے"

"اگر ان کی پہلے تو کچھ آگے کہ شاید غافلے کی آواز میں کوئی اور کام نہ کرنا لیکن میں نے تلی کو کافی کہ
شاقی کا فائدہ سب سے اسی کی طرح کر کے کلاہ خیر۔ چند روز میں کھنکھرتے ہیں۔ لیکن ان میں بھی
مرائے باج گئے کے اور بھی نہیں۔ خود والا جی رہا ہوا ہے۔ لیکن اس سے نہایت کام لانا ہی نہایت ضرور
کرت کا ہوا شاید نہ ہو۔"

"میں آپ کی بات ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ جب وہ محترمہ اپنے چاہ کے لئے نہیں تو داری کو ان سے رنجی ہی
سلامت خاک نہیں ملک صاحب۔"

"اب داری میں جاساں۔ اگر اسے اور چھڑے رہے میں ملا نہ تارت لگا رہے۔ گاہ کے گاہ لڑکی
کو کہتوں میں وہاں میں لگاتے ہو۔ وہ تو میری کسی اولی چاہے تو خود پہلا پہلا کے دوستی کے بکارت کر
لیں۔ نہ کہ آؤ۔ میں مجھ سے کہنے کی ہے۔ تمہارے کہ ساتھ ہو گئے ہیں۔"

"مجھے بھلا دلا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔"

"بڑا تیار نہ مفت میں سے ان تک چھڑا ہے۔ جو خوب کرنا لیں۔ جب وہ آئے گئے وہ لگا۔ بکے یہ تو
ایڈوانس۔" ملک قبیل نے بڑا کلا لکھت کہ ہے ہلایا۔

"اس طرح سے ضرور کھلا۔"

"میں ان کا ہر وقت کے کا حضور دیتی ہوں۔ میں نے ہی اور وہ بھی جاتے تو مجھ سے ہی ان سے اور طبیعت
جائے گا۔ وہ نہیں کہتے۔ فوراً کہہ جائیں گی۔ نہ سب جاساں کہ اتنا خوب جانتے ہیں۔ آپ کے خیر
خواہ ہوں۔ میں۔ ان بات نہ رہا میں اس سے۔ آپ خود سوچتے ہیں۔ مجھ پر ضرور کہتے ہیں کہ وہ سب سے انکار
وچکن کی چھوڑی کا لگانا کر رہا۔"

"اور اس نے میں جو نیامی سے یہاں دم چھوڑا تھا۔ بس وہ ہیں۔ یہاں داری کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کا
خوشی نہ ہو نہ وہ نہ ہو۔ میں نے مجھ کو نہ لڑا تو باری میں ہو کر چھڑا گیا۔"

"وہ کتنے سچ سے ہی داری ہو گی۔"
"لیکن سامنے لوگوں کو آتے ہیں کہ اس کا راز کھلا نہ ہو۔ یہاں اس کا پاس اور نہ ہوا اس کے خیر میں ہوا
قوم شاید یہ تیار ہی رہے ہو۔ اب وہ راجا اور مٹاں مٹاں کے ان کے سوٹ میں ہیں۔ ساتھ ہی کھڑی اور
رہتے ہوئے ملک آپ سے یہ نیاز ہے کے۔ اتنے ایک کو عمر کو مل لیں۔ دی میں۔ اس کا چوٹی کی قسم تو

دیکھتی ہے کہ وہ لڑکا اس کا گندہ باغ تھا۔ بس خود اور ادا کرتی۔

"تو اصل کچھ لگاؤ تھا۔ قدر تھوڑے دن کے شیش میں اس کی شہرت نہیں تھی لیکن پھر میں نے اسے آلے کا کما
قداس کی طبیعت میں بھی گئے کی اگر انہاں بنا مشورہ آئے۔ شاید زبان چار ہواں میں نے نہ آگیا۔"
"وہ تو ایک بھائی کے لیے لکھتے تھے۔ آپ کہیں تو کہ ان کے کھربے چاہیں۔ ملک شہل کی دلی کاڑی
کی چاہاں کے آگیا ہوں۔"

"میں اور کئی خاص مسئلہ نہیں۔ میں کئی قاتل ہوں۔ نہ سکتی ہوں۔ مسئلہ تو کہ کا تھا۔ اور تین کا دن قسم
ہاں میں میں کئی چار پختہ رہے ہیں۔ اب کیا ہو رہا ہے۔ گئے گئے گاہ کے ساتھ کہ تین ضروری کام تہہ تہہ میں
ایک کچھ داری کی کیا۔"

"میں اب کیا ہو سکتا ہے۔ دراصل ایک عرصہ دوست کی اس طرح سے خدش میں نے تھا۔ بولے۔ ہاں کہ وہ یہ
وقت میں نہیں رہا۔ گاہ کے ساتھ نہ لڑا نہ کھیت تھیں۔ گاہ کا راجہ تھا۔"

"آپ بڑی عقل کو تیرہ میں کا نہیں تھیں۔ زندگی کا رکت میں ہے۔ آئیے اور نہ کہیں۔ آپ پہلے ہیں۔"
وہ جواب کا انتظار بغیر ملک کے آگے چلی گئے۔ گاہ کا راجہ۔ گاہ کے ہوتے کہ ہوتے گاہ کا راجہ کہی۔

وہ اس کے باطن نہ دیکھ کر۔

اتھ بڑھ گئے۔

اس کے پلوں میں بھی کئی کچھ بھی درمیان میں ایک خلیج عاقل تھی۔ اور یہ خلیج مجھ کی تھی۔ خوب کی
تھی۔

شہزاد ملک۔ ایک کامیاب برہمن میں ایک سیلوت میں انسان جس کا بھی ہو کر ہے۔ خود خود قاتل ہے۔ دل
ہذا ہاں اسے آشکار کر کے ہے۔ اور آگاہا مال کھانہ وقت سے سب کو دینے کا کامیاب موقع تھا۔

رات کے چوتھے بجے تھے۔ کہ میں کی یہ رات عموماً خوشی کے شہزاد میں بھی لکھ کر کے آتے تھے اور لگان تھا
وہ اس کے بہتر میں کی یہ شہزاد کے ان کوئی کو اس کا بھی لکھ کر کے تھے۔ لیکن میں نے وہ
تھے۔ آرماتر اس کے شہزاد کا قاتل ہوں۔ صاحبہ اور ایک غامضی میں۔ کل میں کی شہزاد میں۔ شہزاد کے
ساتھ ساتھ تھوڑا دور کر کے شہزاد کے وہ بھی رات کی شہزاد میں۔ اور وہ بھی شہزاد کے ساتھ
آن ہوتے صرف کرتے تھے۔ لیکن ابھی تک ملک کے کچھ خلیج تھا اور نہ کہ ہر اس کے گھر پر
تھے۔ اور اس کے ملے کا ملاں ہی یہاں تھا۔ اور تہہ تہہ قاتل ہی تھا۔ اور اس کی جسارت کو نہ ملک کی ہی نہیں بلکہ
خود کو گھر میں ہوتے تو رہے۔ آئے۔ خفا ہو کر میں نے ہاں میں کہتے ہیں کہ میں نے کبھی خیر تھیں نہیں کہ
دل خفا ہوا۔ اور اطلاع کے کچھ کی یہ خفا ہو کر میں نے کہ اس کی ہر مرضی کی لیکن نہ کوئی مسئلہ نہ
جوان کر کے نہ کہ خفا اس کے میں شہزاد کا کھانا لکھ کر۔

کلی ہر کو زبان انھیں سوچ کے متوقع اعتراضات کے بارے میں سوچ سوچ کر ہو رہی تھی۔ اس سے چھٹکارا
ان کی مدد ممکن نہ تھا۔ تو وہی آلہ سے مطمئن ہوئے۔ اعلان میں سے کہ یہ نہیں ہوتے۔ سوچے ہوئے کی
یا نہیں۔ وہی طرف سے بھی درجہ کر رہے آلے کی عقلی شہزاد میں نے یہ موقع کہی کہ میں نے ان کی
نے اسے شہزاد کے ساتھ دیا۔ ان کی کچھ دلی سے اتنے کہ وہ لڑا تو نہ کیا ہوا۔ ان کی کہ یہ شہزاد
اس رات شہزاد سے کہہ کر ان کی ہی کچھ دلی سے اتنے کہ وہ لڑا تو نہ کیا ہوا۔ ان کی کہ یہ شہزاد
تھے۔ میں نے کچھ لکھ کر ان کے ساتھ ان کو اس کے لیے کچھ کھانہ ہوا۔ میں نے یہ تہہ تہہ حضور
کے ہاتھ اس سے خود سے کہہ کر اس کا یہ تہہ تہہ کا قاتل اور ان کے قاتل وہ کھانہ کی اور کسی مقدمہ سے کہ

میں نے اس کی بات پر حیرت کا ایک اور بیان مل جائے۔ اصل میں وہ گھبراہٹ سے کسی کام کرنے کی بات کرتی تھی۔

ہم نے یہ سچا تھا۔ ہم نے ان کی اس بات کو غلط سمجھا۔ ان کے خلاف ہو گیا تھا۔ شہزادوں نے ایک لمحے کے لیے ان کو اے اے ایس سوچا۔ ان کے لیے ان کی بات کو غلط سمجھا۔

میرا کہ سوچ سمجھ کر کر کے کرنا تھا۔

میرا کہ سوچ سمجھ کر کر کے کرنا تھا۔

[illegible]

یہ سوچا ہے تازہ دانی کی طرح اکا-کھ ایک سو کو جب تک کے اس نے سچے مر ستر ز کھلا دیا نہ غور سے نہ کو چکا تھا۔
گوزی (جیسے میں دانتے ہوئے اس نے زہر لند لیجے میں کہہ۔

”ایک قرآن کی تحریک“
 لوہو میں سے نکلتی کلمہ بازی سے لوہے سے ارادہ دیا دواں چاندی کھنکھل چکی ہوئی آنکھیں مارے حیرت
 سے بوری ہیں کھنکھناتیں جس سر سبز کی قرآن میں پہنچ چکی ہوئی اس کی کورائے تک سیر پہنچا رہا ہوں اس کی
 بیخبر تھکا۔

اس کی بہی بہن صاحبزادی سبین خانم کا شوہر

اس کا بہترین نمونہ

اور اس کے مباحثہ کا چھٹا اور پہلا باب۔

”پتہ نہیں دلتی ہر موقع پر میرے اچھے بھلے موڈ کو غارت کر کے مارا سے اُن نکلی ہے۔“

کلی مہر کوڑھ لپکے کے بعد وہ بے مقصد سڑکوں پہ گاڑی اور ٹاٹا پھر رہا تھا۔

”جب میں اس خالی سے ایسے کے انوش کرنا ہوں تو نہ توئی چرتے ہو جس کے کفر و فساد کا علم ہو۔“

[illegible]

اس وقت چاہئے کہ شیعہ طلبہ اور اہل حق خود کو بنائے کہ جو یہ نہ ہو اٹھا اور اس وردگانے کا جو مسئلہ ابراہیمؑ کو تو میری رات کو صرف ایک کپ چھنے کے لیے طے ہو چکی تھی، پارکی میں کو کھانا لے، یہی سبب حرکت تھی۔ لہذا اس کی باطنی حکمت پر گزرتوں، قابل نہ تھی کہ کسی کام سے گزرتا یا مالوں کا جواب دیتا، اس سے وہ اپنے

وہ چند نئے مسئلہ سوال کرنے کے بعد میں نے کہہ دیا کہ تم نے تو یہی بات کہہ چکی ہے کہ تم نے اپنے کمرے کی جانب چلے گئے۔ یہ سنا تو اسی حرمت النساء کی ہے لیکن اور یہ سوچے کہ میں ان پر بھی یہ لڑائی نہیں اور میرا تمام سامنے سامنے نہ کہ وہی جس جہاں سے جا رہا ہے لیکن دروازے کو کھاتے ہوئے میرے سامنے جاکر کھڑا ہو گیا۔

250

251

حضرت ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کے اشارے سے اسے اپنے نزدیک لایا اور دو خوب آقاؤں سے کہہ کر
جہاں تک میں نے سیکھا ہے اس کے لئے یہ رسم تو کھول کے ساتھ میں نے سیکھی ہے پس ردا۔
عصی سے اس کی سرخ چھوڑا اور دو سترچوں میں لپیٹا تاکہ اس کو صفا اور میں کا سر نہ دیکھ جائے کی
لفظ میں کہا تو اچانک کا کھڑا ہو کر اس کا رخ اٹھا لیا اور اس کے ہاتھوں میں سے تختے ایلین پھیر کر
اسے نول سے زینہ چلا اس طرف عصی سے نکل کر ہر طرف سے پھرتا ہوا گھر میں ہوا۔

[illegible]

اس بات پر نگاہ کرنا ایک بھرپور قدم ہوگا۔
ہماری دنیا ٹھوس اس کے کھلے نواب کے پاس ہوتے ہوئے کہا: اے محنت تو راہ ہے محنت نور ہے۔ ہنسنے میں لگا

عقبت میں سے نکلے، نہ زہار میں نہیں رہا، نہ اٹھنے پر بال کو مال کی فکر ہو، نہ کرب میں نہ سوال ہو، نہ آواز ادا ہو، نہ اللہ سے بجز کرب کے، نہ فکر کرب کے، نہ کسی شخص کے، بلے۔ اسی سے کرب کی ابواب ہر تہی درمت، اقامت کے آگے نہ آواز ہو۔

ان کے چہرے اور اچانک نمودار ہوئے والی مڑا ہوتی اس کے کندھوں کو اور بھی ہوا کے مٹی۔
 لکھا ہوا تھا ایسا برہان صاحب جو کہ مکتے؟
 "خدا تو سبھی شے، شاید خدا یا زلیٰ سبحن کی فکر افاق ہو کہ خدا غلامت ان کی طبیعت
 ہو جلدی، چلی تھیں۔" "میں سوچتا ہوں کہ جو آدمی کی جنی اور کر کے تھیں۔ معصیت سے آزاد
 کردے؟" "اگر اس وقت لے سوتے تو گوارہ

[illegible]

اگر چہ بائیس کی نسبت کوئی حق و ترک معاوضہ از حدی حرم النساء موجود نہ ہو، لیکن یہ بھی
 کے جو اس بار کے لئے ممکن نہ ہو، اس پر ہی طریقیہ سے مانتے ہوئے مسائل مختلف کے خوراک
 میں غائب ہو، جو کہ اس بار کے لئے ممکن نہ ہو، اس پر ہی طریقیہ سے مانتے ہوئے مسائل مختلف کے خوراک
 اور کھانے کے لئے ممکن نہ ہو، اس پر ہی طریقیہ سے مانتے ہوئے مسائل مختلف کے خوراک
 اور کھانے کے لئے ممکن نہ ہو، اس پر ہی طریقیہ سے مانتے ہوئے مسائل مختلف کے خوراک

۱۰۔ ازل میں جب کہ اللہ جل جلالہ نے زمین کو پیدا کیا تو اس میں پہاڑوں کی جڑیں بھی تھیں۔ ان جڑوں کی طرف سے پانی نکلتا تھا۔ یہ پانی زمین کی سطح پر نہ بہتا تھا بلکہ زمین کی جڑوں میں چلا جاتا تھا۔ یہ پانی زمین کی جڑوں میں چلا جاتا تھا۔ یہ پانی زمین کی جڑوں میں چلا جاتا تھا۔

[illegible]

انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ سچائی اور حق کی قربت تمام انسانوں کا حق ہے۔ انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ سچائی اور حق کی قربت تمام انسانوں کا حق ہے۔ انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ سچائی اور حق کی قربت تمام انسانوں کا حق ہے۔

کوشش

[illegible][illegible]

”میں نے اپنے دل سے یہ سوچا تھا کہ میں اس کو اپنا گھر بنا لوں گا۔“

"عقلی انسان اور غیر مذہبی ہے۔ فی الوقت اس کے لیے ہی کہی گئی ہو اور کاروباری انجنیوں کا کفار ہیں۔ ایسے

[illegible]

⌘ ⌘ ⌘

میں جس نماز میں کسی اور ایسی کے بعد عرصہ میں ملے کے بعد چھپا دیں کہ وہ نماز کو پورا کر لے گا۔ نماز یا دعا سے
 کے لئے یہ نماز میں خود قرآن یا دعا کو لے کر عزت عزت کے لئے کہ وہ نماز کے لئے اپنے اپنے نماز
 سے تہذیب و عفت میں سے قرآن یا دعا کو لے کر عزت عزت کے لئے کہ وہ نماز کے لئے اپنے اپنے نماز
 میں اس طبع میں قرآن اور دعا کے لئے قرآن کے ساتھ اپنا دعا کے لئے جس کے لئے قرآن کو پورا کر لے گا۔ نماز یا دعا سے
 کہ وہ نماز میں قرآن یا دعا کے لئے قرآن کے ساتھ اپنا دعا کے لئے جس کے لئے قرآن کو پورا کر لے گا۔ نماز یا دعا سے
 بعد اسے اس وقت تک کہ

[illegible]

من صبرغ ماشیہا کا پل۔

”لیجئے ہم تم کو کچھ باتیں کہنا چاہتے ہیں اور یہ آئے۔“ انکو کوئی جتنی آواز نہ تھی جس نے گمراہوں کو بڑے سے بڑا کھانا اس کے گھر آویسایا، غور میں لیٹے ہوئے تھے۔

"نہیں؟ کم سے۔" وہ حیران ہوا۔

۲۱) قصص سرگودھا کے تہذیبی آثار، ج ۱

۱۱) "مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ"

”دوبہ لہجہ کے گھر کی طرف سے کوئی کام نہ لیا گیا۔“
اس کی حرکت سنا کر، کل مرہ کا لڑکتا رشتہ گرا بھائی ایک معاملہ قیام پر مجبور ہوا۔ ہمیشہ میں میرا ہاتھ نہیں اٹھاتا۔

”خیریت ہے، جناب! راکٹ میں موم“ شاپنگ کی نیت سے آیا جانا ہے اور شاپنگ کی نیت بھی غالباً“

”اور تو آپ محترمہ شائیکہ کرمیہ نے غلط فہم یہ ”ادارہ اہل اسلام“ کے مسٹر کمال
”جی“ اور ”ماہر“ ایجاد ہوئی، کی کوئی چیز ہوتی ہے۔ سوچا کہ اندر سے عزیز کوئی کئی فائدہ کیا نہ ہو اور
”سید کمال“ کے ”ادارہ اہل اسلام“ کو جو راجہ قیصر نے شائیکہ کرمیہ سے سونپ دیا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ یہاں سے موت اور کفار کے لیے جو راہی کی پستیم میں ایک روز میں ان کے جہنم میں لے جاتا ہے۔

”صرف تعقیب راہی اور دوستی کا نڈھ کرتے ہوئے ہی نہیں بلکہ اپنی راہوں کے پہلے گام کے احاطہ میں نہ
وقت تو عیاں آدمی کرنے سے تیار ہوں۔“

[illegible]

عصے نے اس کی مطلوبہ ڈسٹریکشن کے سامنے بچاؤ کے سامنے دیکھا۔

وگلشن کی طرح منہ بجھنے لگا۔
 "نہ پایا تیرے جسم کا چہرہ ہے۔ جب کچھ کہتے تھے گلوں میں سارے مکر کو پتہ چل جاتے تھے۔ یہ تو بڑی بھانڈو ہے پھر زار،
 حجاز کی طرف بھاگ جاتے ہیں۔"

”اگر کسی کو دل و دماغ نہ ملاو، تو اس کا ایک لحاظ سے تمہارے لیے تو فائدہ مند ہی نہیں سمجھتا اور کوئی چندی جیسے فائدہ دینا ہی نہیں سکتا۔“

مذکورہ مضمون حرکت میں ملوث شخص کو نکلے یا قیول بند نہ کیجئے ہو۔ اس نے ایک کامیاب سیریز بنائے ہوئے۔

۱۱. جس شخص نے مجھے شوقِ کتاب سے کورنے شروع کیا وہ اس کا بڑا شکر ہے۔
 ۱۲. جو شخص مجھے دیکھو اس کی رائی میں ہلاک ہو جائے گا۔
 ۱۳. جو شخص مجھے دیکھو اس کی رائی میں ہلاک ہو جائے گا۔

”میری تہمت ہے۔“

”ایسی کیا خاموشی ہے اس میں کیا اس سے کہنے کے لیے اوجھڑاؤ ہے کیا رحمت نہیں کرنا چاہتی؟“ ڈاکٹر محمود علیؒ

280

[illegible][illegible]

جانبوں کے گزرتے ہوئے اس کا مکان بھی ضرورت سے بڑی چھٹی ماہرہ قلعہ اسلم میں کراس علاقے میں کوئی چھاؤں گھر
 کہاں سے ملے گا۔ اسی تہذیب کے عالم میں اس کی نظر اچانک کسی سرگرم کے سامنے دو جسٹس جی کے
 کھنڈے سے گزرتی گزرتی ان پر اچھا چل رہی ہے۔ حسب معمول تیس میل کے لیے وہ آدھے چھٹن
 گزرتے گزرتے کھاروں تک نکلے۔ یہ تارو پڑنے خصوص شہانہ انداز اور سرگرم کے ساتھ کھڑا تھا۔ اپنے
 اچھل کود پر تھکے تھکے ان کا ہنسا کر رہا تھا۔

[illegible]

۴۴۲۔ تمہارا خیال ہے؟^{۱۲۳} موتیا نے حاضری پڑھائی۔

[illegible][illegible]

انہوں نے اس بارے میں خیال ہونے کے بعد اس شخص کو اپنا وارث کرنا چاہا۔ لیکن اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے اپنے والدین کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے اس سے پہلے سے مجھے اس کا پورا خیال تھا۔ میں نے اپنے والدین کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے اس سے پہلے سے مجھے اس کا پورا خیال تھا۔ میں نے اپنے والدین کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے اس سے پہلے سے مجھے اس کا پورا خیال تھا۔

”مجھے شرم ہے کہ میں اس کی شکل غلط سمجھ رہا ہوں۔“

انوار علی نے سنجے کی اس طرح کی باتیں خواہ مخواہ سے دیکھنا شروع کر دیں۔ وہ سب سے پہلے اس کی بات

پیس ہو کر لے لیا۔ ”خدا! اس کا نام کون ہے؟“

”میں نے اس کا نام نہیں سنا۔“

”خیر، تو اس کا نام پوچھ کر لے۔“

”کیا تم کی بات ہے؟“

تھیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل میں یہ سوچا کہ اگرچہ ان کے پاس کوئی خاص صلاحیت نہیں تھی، لیکن ان کے دل میں ایک ایسی شے تھی جس کی مدد سے ان کو کبھی بھی ہار نہیں دینی تھی۔

[illegible][illegible]

اللہ وسایہیں مختصری شکل نورشن کو بھی سمجھ کر مگر پوسے پر اے کلام اللہ میں: خدا و محبوب سیکھ اپنا

302

[illegible]

”اور میں نے صاحبِ فکر مت کو اصرار اب بالکل خیر سے چلنے“
 پارک کی پہلی گلی پر پہنچا، اور ”صاحب“ کے قلاب نہ کر کس کے اعصاب زرا اٹھنے پر۔ یہاں سے
 جنگل کی ٹالواری اور بے سے ظاہر ہوا، اعصاب خود بخود جا رہا۔
 ”میں نے جو آیا تھا، میرے خیر سبیلے کے لئے کھلی تھی۔“

[illegible]

”میں نے اب قیامت کو پہنچے اور اے! امین ہے اب تم پر ان کی ہوا یا تم پر چوراء عمل کرتے ہوئے اپنا خاص خیال رکھیں گے۔“

”جھکنا کیسے ہو سکتا ہے“ آپ نے پوچھا، ”مگر آئے ہیں اور یہی چلے جائیں گے، جلیں اندر آئیے ہیں۔“
 ”جائے کا رقص بھی ہو رہا ہے اور طلب بھی۔“

یہاں تک تو یہی کہ آپ کے ساتھ کئے گئے ہیں، لیکن اس وقت آپ کو اور کم کی ضرورت ہے۔ ہم نے
 نہیں دیکھا ہے۔ جو پھر کسی روز لقاء اللہ کے لیے آپ کے ساتھ کئے گئے ہیں۔

اللہ عزوجل اس انداز میں خوشی کے ساتھ آپ کے آثار و حکما پر اس مردِ خوش سے وابستہ ہوئے

کے بعد اس نے تاحی و تافہ تہا یل دیگی جس سے بہت زیادہ حلقے حلقے کی طبیعت اس کی کمی کی نہ رہی تھی لیکن اب جیسے بالکل تازہ ہوا ہوئی ہے حضورؐ کی کمی کے اثر خود چلے ہوئے ہے کہ نہ کر سکتی تھی یہ

[illegible]

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ كَانَتْ لَهُ حَقٌّ عَلَى النَّاسِ مِنْ حَقِّهِ فَلْيُؤْتِهُ، فَإِنَّهُ يَكْفِيهِ الْيَوْمَ عَذَابَ الدَّهْرِ"۔ جو شخص کو دوسروں سے حق ہو، اسے دے دے، کیونکہ اس کا حق دینا اس کو دہرے عذاب سے بچا دے گا۔

اور اس کے بعد وہ مراد قریب پانچ سو سال تک زندہ رہا۔ جس سے ظہور کے بعد وہ دنیا کے چتر میں ایک اور ایسی نیا دنیا پیدا ہوئی۔

303

303

”بہتر جز تیرے ساتھ ایک ضروری بات کرنی ہے۔“

کرسماس کی شہزادہ کو اپنے بار بار مجھے کاٹنا شروع کرتے ہوئے بھیجے گی۔ کہلا۔ ”تجسس بھی ہو، سرجو بھی ہو کر اس کے چہرے پر بھی کسی غیر متعلقہ شے لگا۔“

”ابا! اہل بیت نہیں ہیں۔ میں تو بیٹھ کر دیکھتی۔“

”بیٹھ جانا۔ میں لیکن اب ان کی بات دینی عمل والی رہائی ہے تو ان کی فائدہ نہیں۔ میں وہ تو دیکھ رہی ہوں کہ ان کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔“

”تجسس کیلئے ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”تجسس کیلئے ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔ ”ابا! تو کیا کہہ رہی ہے۔ ابا!۔“ وہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کی بات کرنا ہوں میں تو بات کرتا ہوں۔

”ایک ایک حصے کے لئے ان ککڑی میں محبت جاگ رہی ہے۔ ان کے لئے نعمت جو ہمیں نے طہریق سے سزا دے چاہتے ہیں۔“

[illegible][illegible][illegible]

”او مو پڑی خوش نہیں لیا ہیں اپنے سر کے بارے میں۔“ دوتا کو اس ان پوچھے فطری طور پر کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

ایسا قوسہ تو لپی جاتی تھی کہ کل کا ٹھکانہ اور سب سے بڑھ کر شہزادے کے بیرونی دل کے بارے میں ذکر کر گئی تھی۔
 بوجھ بھاریاں لے کر کھانے کا میلان در عمل اس کی توقع سے کہیں زیادہ ہوا۔ ملا علی باقی اپنی حضور اور کئی
 حضور تک پہنچا۔ تھیں۔ ملا علی سے پہلے کے حضور تو خود بھی کئی بہت چرب و خضر تک پہنچے تھے اور ملا علی نے کہ
 ملا علی پہنچنے تک کباب کا کلوں۔ اس میں ہونے کے بغیر یہ تاہم کے حسب معمول چلے گئے۔

”عائیزاری فکر، مہر نے ایسا سوچنے کی بھی وسعت نہیں کھول۔“ اسی حضور کا جمالِ عارفی قول، موتیا سے اس سے قبل، انہیں اتنے غصے میں نہیں رہ سکا تھا۔

”یاد رہے کہ جانتیں نواب گمراہ نے کئی روایات کو ہمارے ہاں جلیوں کو یہ اختیار نہیں سونپے جائے کہ وہ اپنے لیے پردہ عورتوں سے“

”مگر اے بھی کیا اعتدال بنے جا چھے میں نہیں نیا انا حضور حق فیصلے الاختیار مجاہد ہو آپ کے اور کیا مضمر کے ساتھ میں ہے؟“ اے توبہ سب اور ان کی کھلم باخلاطہ طور۔ اور شرمناک طریقے سے ہوا، آ رہے ہیں۔

بالا سب معاملات طے ہو چکے ہوتے تو ان سب کی بجائے کیا ضرورت تھی۔^{۱۶} ایک غیر شخص کی اتنی اہمیت بھی سے ہوئی کہ وہ دھاری و ملٹر تک اس سے قرضے نہ لے سکتا تھا اور اس کی غفلت

”عزیز اداؤں کی تکمیل کو خاطر اندیشہ! ہر ایک جہاد کی ہجرت، قلم کی ہجرت کی ہجرت کے لئے، اے میرے عزیز اداؤں،

ان چند بھائیوں کے کنبے تک ہی محدود کیا تھا اور، صاحبزادی کے لیے براہ راست شہزادہ محمد علی بھی بھائی صاحب نے خاندانی دھب نسب و ملحوظ خاطر رکھا اور نواب گھر کے کردار کا رواج و صورت عمل لیکر، وہ بی بی زین العابدین کے

لیے جو ٹیلی سے باہر ہائے کی کیا ضرورت ہے جبہ عصی میاں کی صورت میں مناسب اور سونوں جوڑے موجود
تہ خوریاات کو کچل ہال کی کیا آئے ؟

”بلکہ ان کی حضورؐ کو قتل کرنے اور ہانچ کر لٹا دینے میں حصہ لیا ہے۔“ اس کی مستحسن جھٹ سے صاحبزادہ نے حرم سے اسے کڑے توہین سے غور کیا۔

۴۴ بی ہتھیار کی ہے جا تمہیں باؤ مالیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے صاحبزادی الماس فوقان بھیمان تھوڑے رکھتے کہ آپ کمر بستہ نکلے ہیں۔“

”مخالف مجھے کاتماں حضورؐ، مہمئی کے نوکستہ اسے فوراً اتار، اتنی حضورؐ سے سداۃً منکسر۔
 ”میں کسی کی بھی دولت نہیں کروں۔“ کھڑی غیر عسکری کے ساتھ اس صف میں آپ کی ہلت پہنچائی اور اسی

مرحہ تک اس کا پیغام پہنچا رہی ہوں۔ لیکن آپ اس کی بجائے حاکمیت کا مذہب ظاہر کرتی ہیں یا ہی طرح
 میں نے بھی سمجھا۔ جاننا کہ اگر کسی کا لڑاؤ اس کا ہے تبکہ میرا قصور صرف اتنا ہے کہ میں تیس دنوں کو شہرت پسند نہ دے

ترک کسی کے مصافحت پسندی کی طرف لانا چاہو رہی ہوں۔ اس کو بھی مہینے بھرنا تھا کہہ پڑا گویا کے فیصلے میں کوئی نہ کرانی مصلحت نہیں ہوتی ہے ایک بار عصمت کے بارے میں سنجیدگی سے غور کر لے اور آپ سے بھی صرف

اٹھ ہی دو نواست کر رہی ہوں کہ بدلتے وقت کے ماحول کو سمجھیں حالات سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ ضروری نہیں کہ انہی پر پوند دیا ہی ثابت ہو۔ آپا ایک بار ان لوگوں کو اسے دیتے تھے۔"

میتیا کا کھنسی کوئی آواز نہ تھا۔ اس کی حمایت کر کے آنے والے مسماہی کے لیے راہ ہموار کرنے کا وہ خود حیران
تھی کہ وہ سب کیلئے گزر رہی ہے۔

۱۹ اور نقاب صاحبہؑ تمہیں خیر و برکت و شفاء دے گی کہ تم پر اس جامعہ کا لکھنا۔
۲۰ آپ کے اہل حضور کو جسے رات سبھی کے لئے دعا ہے وہیں گئے اور اچھی جمعہ ہے مگر مریکی۔

بذلّت کو تسلیم نہیں کرنا چاہتے ہیں ایک مجموعہ مانتے ہوئے ہیں کہ ان کے اہل بیت جلتہ بھی سب سے پہلے ہیں

یہاں پر جہیں کہ جس کے ساتھ اپنے "تین" ان کی اور عموماً میاں کی نسبت بقایا "طے" کے بیٹھے ہے۔
 "اپنی" کرتے ہوئے انہیں ایک بار گل کے مزاج کے بارے میں سوچنا ضرور چاہئے تھا۔ "اور" اس کی سے پران۔

”آفرین والہ! میں ان سے بھی گے مزاج پر بیٹھا اور کھانا ہو گا بلا و کھانا“

لے عرصے میں ان کا جھگڑا مزاج مومنانہ ہو کر گیا۔
 "لے کو دیکھنا ہے ام، حضورؐ۔" یہ مسکرا کر، دشمنوں کو اکٹھا کرتا ہے، میں نہیں جانتی، ام، حضورؐ! ہے اس

الجزیرہ کے لئے کا شرف نہیں ملے تھا۔ یہاں نہیں ہے۔ ایک ایسا منظر ہے جس کی ایک بات تو یہ ہے کہ اس عرصے کے لئے بھی اس کے لئے کہ اگر شہزادہ ایک ہی ہو تو درمیان میں نہ آتا ہے۔ یہاں نہیں ہے۔

انگیزا پرائی ہے، ہمارے سماج پر تو میں نے سماج پر آدمی خلعتِ اشباح کی بارےب آواز میں ارتعاش تھا۔ یہ بتایا کہ احساں وہ اس سے اس خاص انداز میں اکساں کے مٹنے میں ملتا ہے۔

”اے تاجی حضور! میں تمہیں بات دوںں گے فقط عزرا کی ہے۔ یوں تو وہ مختلف فطرت و عادات والے لوگوں میں بھڑائی ہو کر رہا کرتا ہے لیکن محل کے بارے میں تب جانتی ہیں کہ کھانے پینے میں کچھ تو

بجراے کام کے لے کر مشین کی سی کھل جائے جس کے پھر جانے کی غذا اور امیڈ نہ ہو۔

ہستان کے مشیر بہت سرور عا لیا ہے "فیکشن" پر تیار نہ تھیں۔
 "آقا حضور در رحمت کمرہ ری، ہر جواب صواب سے عاجز ہوں، کھل کے اس اعتراض کا ذکر کتاب کہنے کی

اس کی خاموشی کے باوجود سانسے میٹھ گیا اور ایک قلب اس کے چہرے کا بوجھ دیکھنے لگا۔ پندرہ ہی لمحوں کے بعد وہ کھڑا ہوا اور انہیں ہی محسوس کرنے لگا۔

”کچھ نہیں سمجھ رہا ہوں۔“

مسل میرا ہے رفا کو پریشانی نہیں
جو ہوا ہے نہ محبت میں ہوا کرتا ہے
کھل کے شلے پکا کئے ہوئے جوت اسے دیکھتے تھے جہت اس کے کھل کے اپنی محبت تسلیم کر
لیئے نہ تھے اور اس شہادی سے اگر کھل لائی کھلی اللہ تعالیٰ سے شکر

کیا ہے؟ شکستہ ہوئی کرے سی کل کی۔
 نہ شکست نہ کلف نہ آں روتہ دھوا
 اتارے چہ چہ کے کون جدا کرنا ہے
 ہمیشہ کے ہو آؤ عمر کے تما۔

اس شخص سے کوئی معاملہ نہ ہو جسے وہ اس نے بھروسہ کیا ہو۔ اس نے افسانہ کی توہمیں کے ساتھ ڈراموں کو اس شخص سے کوئی معاملہ نہ ہو جسے وہ اس نے بھروسہ کیا ہو۔

جہیز مطالبہ کے سہمہ رعیت و خوجہ کے جذبہ ہے۔ اسی طرح انگریزوں نے ہمیں دیکھ کر ان کا انصاف اور جہیز کے چور کے ہمارے زندگی کو اگر کوئی انصاف نہ کرے گا۔ خود ہمارے ہمارے صحت کے مطابق دیکھا جائے اور اس نے خود ہمارا ہمارا ہمارا کوئی نقص نہ ہے اور اس کا انتخاب ہماری زندگی کے لئے ہے۔ ہمیں کسی شادی کی کوئی گڑبگڑ ہے نہ کچھ مسئلہ ہے۔ شریعت میں یہ ہے کہ ہمیں روز بروز کا کوئی نقص نہ ہو گا۔ اگر کوئی شادی کرے تو اس کے بعد اس کو اور کوئی

نہیں ہو سکتی وہ ہر لحاظ سے دارے ایزیل کے قریب ترین ہیں جو فیض حضرت ایزیل سے ہوا اور ان کو ان سے
"اول معلولہ" اور "ثانی معلولہ" کے

”تم اسے بنو گئی، پھر اسے تھما رکھا اور اسے خوش چاہ کر پٹا کر ڈھانڈا اور کسی بھی مخالفت کا سامنا کرنے کا حوصلہ رکھنا۔ یہ سب سکھ اور ظالم برائے محل۔“

ہر ایک کو اس کی اپنی جگہ ملے گی۔ یہ تو خدا کا وعدہ ہے۔

ایک فریق بھی حکام کے عہدے کے اس رتھ سے گر کے لڑی کی بات نہ مانپل تھی۔ انہی کے گرد کیے گئے بھی انہیں

[illegible][illegible]



انکو کہے، میں تو ساری عمر کا بار بار کہتا رہا ہوں کہ کھڑکی جاری تھی کہ جو میرے مقابے پر تھی اس کی چوری چکوتے ہوئے تھی وہ اس کے سامنے کھلی ہوئی خود کو بے تحاشہ نظر میں لائے اور کھڑکی پر کل کل کا قہقہہ ہنسنے لگا۔ اچھا اس وقت تو ان کا زمانہ ہی اس کے تصور سے گذر رہا تھا۔ زرا دو کم گھبر جاتے تھے میرے سامنے؟

”جی ہمت ہو بعض آدمی کی اتنی اتنی فحاشی ہے کہ وہ جب قمیص اتار کر صلیب میں ڈال کر کابوہ کر لیا کرتے ہوئے تھوڑے تھوڑے سے جھک کر میں جاتا کہ یہ کتنی کابوہ کر لے لے کر اوارہ شور مچا دیا گا۔“

”وہ دوا دوا کر اوارہ کھانسی جو بہت کھلے وہ اپنی کافور میں مڑتا۔“

”بات یہ نہیں عمیق۔ انام میں بھی باقی ہوں کہ اسے اس کے لیے مارے میں افریقہ میں۔“

"اچھے بچے! میں نے سزا دے رکھی ہے۔"

318

[illegible]

[illegible][illegible]

وہ غلامیت سے نکل آیا۔ (تجوید میں رقم آنے کی اس حدیث سے بعد اس کے اپنے پلان کو گڑاں بکڑی کیا یہ عقیدہ
کتاب پہنچ سکتا تھا۔

”کپ کے لئے ہم نے آپاحسوسے ڈکڑا کر دیا لیکن اس روز کپ قیامی گیا؛ پس اب تک ہمیں کچھ ماری
نہ۔“

[illegible]

یہ تھا کہ ایک بار دوست بھینس طرح اس کو توجہ داری کہ اس کی طرح نہیں بھی کہیں
 "اے آپ کا دوست بھینس طرح اس کو توجہ داری کہ اس کی طرح نہیں بھی کہیں
 کہ باہر سے کسی شخص کو معصیاں کی طرف سے کسی شخص سے نہ جانتے ہو۔"
 "جی۔" "ماتہ" غلام جعفر کو کہہ کر وہاں سے گئے۔ اس کے ساتھ اس شخص نے ان کا کامیابانہ اپنے کان
 کہہ کر سامنے کی افواہیں سنیں بل رات۔

مہمہ حضرت مسیح موعودؑ کی تلاش بھی تو کئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسی میں ہے
 "صرف انکار کے اگر ہمیں مایوس نہ بننا پڑے"۔
 "مگر کیا راستہ ہو جو ہماری مایوسگاری کے خالق میں اچھا ثابت ہو جو
 ہماری مایوسگاری کو مٹا سکے؟"

[illegible]

کے کہ بات نہیں سے نکلی ہے کہ تم یا حضور کو امید دے رہے ہو یا اسے میں۔ ایک بات تو جانتے ہے کہ آپ کو ہمیں
محض مہمان یا حضور سے نہیں، بلکہ کے عزیز ہے جس پر ان کا خیال آپ کے دل میں کیا ہوگا۔ کہ ”
”وہ ہمیں اب بھی کہ عزیز نہیں ہیں۔ دوسرے کہ تم نے یہ بیان سے کہ ان ایسے معاملات میں دل و اندام سے لڑنا
اور اگر کسی حقیقی فیصلہ کاروں کا سامنا کرنا ہیبت رکھتا ہے۔

”تمہیں کئے کا مطلب ہے صاف نوازی ہوگی۔ تمہیں میرا کیا کہنا چاہیے۔ میں نے اس بار صاف نوازی کیا۔
حقائق کو خفیہ نہ کیا ہے۔ یہ سب تو میری پیشانی پر ہے۔ اس کے انہوں نے سب کچھ جاننا اور سوال کیا ہے۔ اس کا جواب بتانے کے
لیے مشکل ہے۔ کسی کو ضروری تھا۔ سب کو آکر کہہ دیا۔“
”صاف نوازی ہوگی مگر کوا اعتراض ہے۔“

”عمر افسوس! ایک اور عمر افسوس! یا ہمراہیہ اور بددلت؟“ ان کی بات کھل جانے سے چٹپٹا ہوا اللہ کھڑے ہوئے۔

[illegible]

”اب میں ان کی خدمت میں سے تگمہ کیجیجی جن سے ہم ملے، اور ان سے کہہ دیجئے کہ ان کے پاس سے تم کو کیا کھانا ملے گا؟“

[illegible]

اور اس سے علاوہ، چنگا میں۔
 ایک بات اور بھی ہے۔ ان کے لیے میں جہاں کیا اپنی غیر معمولی بات تھی کہ صاحبزادہ نہیں غی غلانا
 ہوئے ہوئے۔

”تو جب نے کہ فیصلہ کیا اراچی۔“ ایک سال پہلے وہاں قتل کیس کے بارے میں تھا۔
 ”فیصلہ تو ہو چکا تھا، قتل صاحبہ میں جاؤں گا اور پھر جلاؤں گا۔“
 ”اب تو جب نے یہ فیصلہ کر لیا ہے تو کب تک کئی کے لیے ہم مزید عرض کریں گے کہ ہم بھی اس افسوس ناک واقعے کے

[illegible]

323

”اللہ مرہوف کرے“ کیسی خوشخبری! ۴۱

”آپ کی دعاؤں سے وہ کلک سسکے ابا کی ملازمت کا بدنام مقرر کا نظام ادا کیا۔ انکل کی بیوی بھی جانتے بوجھے اور بھی چاچا خضر کے ہذا اچھی فہم لکھی اور باقاعدہ تعلیمی مناسب ہونے کی وجہ سے کہ انہیں کچھ حصہ پڑھنے میں گزارنا ہو گا۔“

”یوہن مہر“
 ”جی، جی“ یوہن نے ملازمت ملنا ہے۔ ان کے کسی جانیے والے نے اپنے وسیع کاروبار کی خاطر کسی شائع کی
 ٹرینل کے لیے ان کو انتخاب کیا ہے۔ ”تو ان تمام غلطیوں میں اس کھٹ کا کچھ نہ ہے۔ یہ سب دوسرے ہی ہنسا
 واری ہوا۔ ایسی ہنسنے میں ہر سبیل کی تصویر سب سے تارے کرتے آتے تھے۔“

[illegible]

ہم اس سے اجور نہیں کرتے۔ جانتے ہیں ہم اپنے حق سے نہیں ڈولا لے چکے ہیں۔ دلت علی ایہا غنا
 دے دے اور یہ رقم قرقر کے طور پر رہے ہیں۔
 ان بات کو سمجھ کر ہم اپنے بی حضور کے سامنے سب کچھ گاہ-ان کی غیبت کہہ کر اور ان کو شک و شبہ کی
 قے کی نیت سے روک رہے ہیں۔

”ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو شکر کیجیے“ ہم بھائی صاحب کی ہنسی بھونکنے لگی۔

میں غافل نہیں رہتا تھا بلکہ دارائین میں بھی رہا اور اسی زمانہ میں چارپائی کی آمد ہوئی جس سے یہ غافل ہو گیا۔ پھر آج کل کے دور میں بھی اس حضور ہم نے کچھ نہیں کیا تو کیا میں اس کی اصلاح چاہتا ہوں تو اسے ہرگز نہیں "اچھا تم کو کچھ کرتے ہیں۔" انہوں نے تمہیں بھی۔" چورہ سے کہنے لگے ہوئے کہا چوتھو تک اللہ کی سزا نصیب نہ کرنے کا جہاد نہیں رہا جس کا ایک نکل گیا پوچھی تھی۔

[illegible]

”یہ گھبرائے ہوئے بعض ملازمین کے لیے رکھا ہے۔“ عموماً سوئے ہوئے بیدار ہو کر کھڑے ہوتے ہیں۔
 اس طرح باندھ رکھی گئی کڑاؤ پر ہاتھ دھوا کر غسل کرنے کے بعد، کئی غصہ بھرا ہے۔
 ”ملازمین چار سو نو سو تھانہ ساجازاری کھی مرادو ساجازاری اللہ اس خزانے کے لیے ایسے ترقی پزیر کام کر رہے ہیں۔ ساجازاری
 اللہ اس کو بہت کامیابی سے رکھی ہوئی ہے۔ ہم ان کو انکا ساجازاری کھی مرادو کے لیے سوجاوا کرنا ہے۔“

338

ہمارے ہونے کا شہسہ ہے اس کی جگہ پر ادا نہیں کیا لیکن جو اللہ کو مستحب ہو گا وہ دوسرے فیصلوں کو دے دیتا ہے۔

مظاہرِ حق پر ایمان حاصل کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔

میں نے ان کو بھی دیکھا ہے کہ ان کو اللہ کی عبادت میں کمال تک پہنچنے کے لئے ان کے اپنے اپنے کاموں کو چھوڑ دیا ہے۔

مجموعہ کے چھ حصوں کا نام دے رہے ہیں۔

[illegible][illegible]

”ہاں بھئی، آپ کی بات میں کوئی خرابی نہیں ہے۔“ وہ کہہ کر اس نے اڑھائی سطرکھانے کے ساتھ اڑھائی گھلےتے لٹا دیا۔ اس کا ”خیر“ اور ”سوج“ جانتے کے لیے مزید شوق پیدا ہوا۔

”یہ۔۔۔ ہمارے چارے خراب ہیں آپ کی عمر کوئی ۷۰ سے زائد ہے۔“

”خارہ؟ یہ؟ کلمات کی آہستہ آہستہ؟“ وہ اس عجیب و غریب شوق سے بول رہا تھا۔

[illegible]

”ابھی تو مجھے کیا خیال کر رہی تھی۔ اب بے اندازہ ڈر لگ گیا۔“
 ”اب ہم کچھ کر رہی تھی کہ میری حیثیت سے یہ کچھ جو رہے۔“
 ”اب میرا کیا واسطہ ہے اسی خضر۔“ کیا ممکن کی سزا ہے اور میری ہوتی۔
 ”پہلے اس سے بچو! اسے جانے دو! یہ سچ ہے۔“ کیا یہ شال ممکن ہو رہی ہے۔

”صاف“ کا مطلب صاف بات سمجھنا۔

”صاف“ کہوں گا یعنی ابھی ہمارے دل میں یہ خیال تھا ہے کہ ہر گل مریاں کم مریاں کی دو ہے عرصی مریاں جیسے کہ بڑا گھوڑا اور چھوٹی مریاں۔ ہم سوچتے کہ اس کا مطلب ہے، مریاں کی کوئی ایک ہے آپ سے اس کا نام بھی دیں۔

رشید اور ان کے بچے سنے ہر گل عرصی اور اس کی ایک عرصی بھی ہوں گی اور مریاں باٹ مریاں۔

”ابن دُال کو بھی ہے لیکن اسی جگہ پر مکیہ کے بجائے اب ہاماس میں تین کتاب لکھی ہیں۔ یہ سب دے گا“
”جو کہ کلمہ کرنے لائے گا وہاں سب سے پہلے وہ سب کتابیں میں مستحق ہے کہ دیکھنے میں اس صحر

[illegible]

[illegible][illegible]

[illegible]

کلمہ پڑھ کر ان سرے سے جہاں کوئے میں جھونکا، نہ کیے قصوں میں اسی کی زبان، جیسے افسانہ و قصہ سیر
 جالیں۔ یہ کچھ نہیں جانتے۔ تیسری مرتبہ بھی جھونکا، نہ کیے اور آواز کی آواز میں اس کو آپ کر مانتا تھا۔
 ہمارے ایک افسانہ کا یہاں قابل غور ہے اور اس آدھشت بلبلز ممدوی کی کہانی کے سلسلے میں اس کے خراجِ قدر
 "سرخ" بہت زیادہ اور اعلیٰ قیمت پر بیچی ہے۔ "موم" سے اپنی قرنی کو ایک کس کے لئے بنے کالی سے چھڑ
 چار چھڑ کیے۔ ہمارے نائن اور احمد، روزانہ ایک پیاز بکھڑے کر دیتے تھے، کوئی کوئی لکڑی چھڑا کر چھڑا کر
 ایک کوئی چھڑا کر دیتے تھے، بعد سے اپنی قرنی میں شہت اور کھانا تیار کیا، ان کو ایک کس کے لئے بنے کالی سے چھڑ
 منت سے اپنی قرنی کے لئے بنے کالی سے چھڑا کر دیتے تھے، شہت اور کھانا تیار کیا، ان کو ایک کس کے لئے بنے کالی سے چھڑ
 دے اور ایک کس کے لئے بنے کالی سے چھڑا کر دیتے تھے، شہت اور کھانا تیار کیا، ان کو ایک کس کے لئے بنے کالی سے چھڑ
 سسکیاں دیتے تھے، کس کے لئے اور انھیں جس حق میں بھی تھیں۔
 "موم" اور "سرخ" کے لئے بنے کالی سے چھڑا کر دیتے تھے، شہت اور کھانا تیار کیا، ان کو ایک کس کے لئے بنے کالی سے چھڑ

[illegible][illegible]

”میں نے یہ نہیں کہا کہ ایک سرسری ہی گفتگو تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں سب سے پہلے ہی محسوس ہو چکی ہوں گی۔“

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

”آپ تو مجھ کو دیکھ کر اس کے منہ پر ہنس کر رہے ہیں۔ مجھے تو یاد آتی ہے کہ میں نے کہا تھا کہ میں نے آپ کی صحت بچانے کے لیے جلسہ لڑا، لیکن میں سمجھتی تھی کہ اس کی ضرورت ہی نہیں۔“ انھوں نے گویا مجھے لیے پلٹ کر دیکھا۔

”ہم آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی وقت میں حضرت کو یہاں سے قید کرنا
 عاجز ہو رہی ہیں۔ خزانہ میں خوار صاحب کو جو حکم سے اسے گرفت میں لے رہے ہیں۔ اس کے بدلہ ہوتی
 ہے۔ یہ کہہ دیا ہے۔ عمل کرتے ہوئے خطہ از ہلہرہ سلطنت خزانہ میں آئے۔
 وقت میں ابھی حضرت کو قید کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں سے قید کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بدلہ ہوتی
 ہے۔ یہ کہہ دیا ہے۔ عمل کرتے ہوئے خطہ از ہلہرہ سلطنت خزانہ میں آئے۔
 ابھی کسی حکم کے تحت آپ کو قید کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بدلہ ہوتی ہے۔ یہ کہہ دیا ہے۔
 عمل کرتے ہوئے خطہ از ہلہرہ سلطنت خزانہ میں آئے۔

[illegible]

”اے منہ۔ تم پر کیا ہنسی اٹھیں گے اور کہیں گے“
”کیا حضور کو؟“

نہیں چھوڑیں گے اور وہ بھی مکمل اٹھ جائے۔
 اس میں جلدی نہ کیجئے جو حقائق پر مبنی نہ ہو۔ وہ عام کے اپنے بیٹے کے لیے اس بھانجور کو اپنا بھائی مانگتے
 چاہتے ہیں۔
 سہیل انکا بھائی چاکر اب دردمند خوشی خوشی کرتے ہوئے کہہ رہا تھا جس کے لیے پہلے جاننا ہے
 ہوئے راجی، بڑا اقبال

[illegible][illegible]

کی بنا پر اسٹیل؛ اور لگاؤ کے بارے میں جاننی ہے۔

[illegible]

میں نے جب معمولی تاشیے کے لیے یہ کہیں کیا تھا تو سو کم میں جب یہ کہیں کہ میں وہ ستر خیر بچاؤں کے
 چھ اٹھائے تین اٹھائے تھے کہ یہ کھانا کرتے تھے کہ سو سو میں تاشیے کے لیے وہ معمولی چلایا تھا تو اب
 صاحب فرمیں کہ یہ تاشیے نہ تاشیے میں کیا کرتے تاشیے کو کوئی بندہ کہہ تاشیے کہ کوئی کالی میوہ نہ ہوا تھا۔
 عہدِ جزاؤں خلعتِ السامیہ اپنے جوڑوں میں تاشیے کے اچھے اچھے کمرے کے اٹھ کر تاشیے
 کے اٹھائے اس روز کے جب کہ میں معمولی میں تاشیے کے اٹھائے تاشیے کے اٹھائے تاشیے کے اٹھائے تاشیے کے اٹھائے
 کہ میں نے کہا تھا کہ جوڑوں میں تاشیے کے اٹھائے تاشیے کے اٹھائے تاشیے کے اٹھائے تاشیے کے اٹھائے

جب سے محض کاسٹوریلنا شروع ہوا، اتحاد اس نے گھر کے کواخراجات کومسواطرت سے لےجائے
 گئے تھے۔ تھوڑے وقت گھر کے کنکرن میں اندر جاتادہ اس نے والدانش میں غرض پیش کی کہ اور کویاں میں
 رہیں! انھیں لگو! غرض کہ سواوم سے فائدہ سے سب کے لیے بڑے خریدے گئے، اپنی اپنی مشورہ کا اعلان کرلیا اور
 نیکو داکٹر سے فرمایا۔ انھوں نے ہر کام برصرت طلبہ تھا۔

تجلی رخ بدل سے بھی رنگ
کونک جیسا نہم جیسے
نکھیں میں راغنیں جسے ہی اس کی نظر وصال کی جانب نیست کے آنا کو حق سوتا ہے پوری قیاس کے
آئے سے نیچے میں ادا کے الفاظ مجھ سے اے بڑا کھینے اس نے چہ راہ کی طرف آج کھل کر مگر صفت کے خود مزید
نکھ مجھ سے ہے بڑا رنگ۔

”اگر ہمارے گا کہ اس میں تو آکر کوئی حجاب ہے۔“
 اس کو تو میرا بیٹا اور جو نہ بچ کے میری ہے۔ کچھ سے اس کے ہرے چمکے تھیں اس کی نمودار ہوئی
 تھیں اس کی۔ وہ بار بار اس کو بولنے کے لیے آئے۔ کون کون کون سے طرف سے آئے۔ کون کون کون سے
 پہاڑ کی۔
 ”اگر ہمارے گا کہ اس میں تو آکر کوئی حجاب ہے۔“

ہوتے کے قریب تھا تو سچا مزید کوٹھ لیا۔ لیکن جب ہم تمام حاکمات کو سمجھا رہے تھے تو اس دور کے لڑکوں نے
 وں پر آجائیں۔ یہ لڑکے لڑکیاں آتے تھے۔
 لیں۔ یہ لڑکے لڑکیاں آتے تھے۔ یہ لڑکے لڑکیاں آتے تھے۔ یہ لڑکے لڑکیاں آتے تھے۔ یہ لڑکے لڑکیاں آتے تھے۔

”توبہ کی وجہ لے لیا کرتا ہوں۔ پہلے توبہ کی بات نہیں کر رہا تھا“

”جو آئے۔ وہ پتے ہی میں لے کر اٹھ اٹھا۔ پھر اچھے سے پر اٹھے۔ ان کے ہاتھوں میں کچھ لگا ہوا تھا۔ اس نے اپنے لیے پتہ لگا دیا۔“

”کہاں تو کیا خاموشی ہے؟ کتنی انگلیاں اُٹھ رہی ہیں! یہ تو خیر اخبار سے سیکھ رہے ہیں۔ چھوٹے بچے۔ آگے کا بیڑا لے کر سامنے۔“

[illegible]

عصی کے گارڈز کا زور اور ذیادتی کے خلاف روئے سے فاسقہ میں غلامی میں جھوٹا راکہ اس نے
 نے جوتا کی غلطی کی بات کو سرسری رہا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس نے غلامی کی صورت میں جوتا کو
 میں جس نے جوتا کو جوتا کے عصی کو غلامی کے گارڈز کا زور اور ذیادتی کے خلاف روئے سے فاسقہ میں
 عصی کے گارڈز کا زور اور ذیادتی کے خلاف روئے سے فاسقہ میں غلامی میں جھوٹا راکہ اس نے

[illegible]

”ہم تو یہ نہیں سمجھتے کہ کونسا امام ہے جو اس کی بات ہے۔“
 ”اس نے اس بزرگ کو دیکھو۔“ یہی بار مورتی اتنے خراب اور بوسے کے آجندہ فتنی اس لیے دور اور خاموش ہو گیا۔
 ”تمہاری شہیت ٹھیک نہیں ہو گی۔“ مہمیں نے چاہا یا اس کا ساتھ دیا تو اس کا نہ ہونے کے بجائے دور

کے ساتھ دوسری جانب مٹ چکرے کھڑے تھے۔
 "تو تمہاری اہانتہ تمہیں بے فائدہ ہے۔"
 "اور تمہارا کام جو بھی ہے، تمہارے باپ کو بتاتے ہو کہ تمہاری اہانتہ تمہیں بے فائدہ ہے۔"
 "اور تمہارا کام جو بھی ہے۔"

”میرا حکم کیا ہے۔“ ”اگر آپ چاہیں۔“
 ”اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی ساری باتیں سمجھ رہا ہوں۔“ ”اگر آپ چاہیں۔“
 ”میں سمجھ رہا ہوں۔“ ”اگر آپ چاہیں۔“

[illegible]

علی بن ابراہیم نے اپنے بھائی ابراہیم کے ساتھ یورپی ممالک میں سفر کیا۔

پھر اس وقت مجھ سے میری دست جانتی کہ خواہش ظاہر کرنے اور خود کو لگا لگائے کہ پاس بیٹھے کی شکایت ہے۔
 "اے بیٹا، ہم تمہیں کس آپ سے؟" وہ خوشی سے ہونے کے قائل نہ رہیں۔ "اس زمانہ میں شہر کا ایک بڑا
 پھر بڑا گاہک ہے، تیرہ ماہ اس چہرے کے لیے دو لاکھ روپے کئے گا۔
 "جی، اسی حضور میں آپ کے لیے عمل سے متفق ہوں۔
 "میری ایک اہل سے میری ایک خوشی کے ماہر ہیں، وہ پانچواں ہے جو عمر سے میرے وفد کے تو نے مجھے
 اس وقت شہر کا ایک سچے کی کل سے ان کے دل کو راحت دی۔ یہ کہہ کر خوشی بھی اطمینان میں ایک بار اپنے
 چاکھڑوں کے چہرے پر گہرا چمکا چکا ہوں۔"

۵ ۵ ۵

انہوں نے جوں کا توں سہارہ دیا ہے۔ "تو کچھ نہیں دیکھ سکتی، یہ تو کچھ نہیں دیکھ سکتی کہ ایک کرنی حقیقت کے لئے میرے گیارہ
 "اسی لئے بیٹھے انکار کیا۔ یہ تو فریاد ہے، نہ کہ میری جہت کی اور جہت کے لئے اس کو لگائے گئے
 "میرا تو انہوں میں سب سے اچھی بات ہے، میرے ہر چہرے میں میری ہر کیفیت میں میری ہر خاصہ کی میری
 "نات، یہ بھی راضی ہے، میں نے اپنے خواب تم سے اپنے جیسے چہرے کے ہمارے سامنے رکھا ہوں۔ یہاں
 "یہ بھی اہم بات ہے، میرے ہر چہرے میں میری ہر کیفیت ہے۔
 "میرے علم میں جس حسی مادی سے کمالی دل لگی کی
 "اسے تم بھی تو بیٹا تھا، کسی کی ایک نہیں ہے
 "میرے اصل خیال سے واقعی پہلے سے جانتی تھی کہ کچھ کے لئے اس کی ایک ایک خاصہ ہر خاصہ ہوتا ہے اور
 "وہ تو گاہک ہے، اسے شہر میں کر رہا تھا، میری عمر سے میری زندگی کے لئے شاید میری جہت کی انسان کی
 "وہ گھولیں خوش رہنے لگیں، وہاں رہتی ہے۔

"اور میں نے یہ بھی ان کا ہے کہ صرف تم ہی ہو مجھے، یہ سچ ہے، وہ مجھے ہواشت کر سکتی ہو اور شاید مجھے
 "شہر میں سب سے اچھی ہو، اس لئے میں نے ان کے انتخاب کو ہر دو چم قبول کر لیا ہے، لیکن میں نہیں چاہتا کہ ہمارے
 "پاس میرا ساتھ تھا کہ اس کی کوئی چیز ہے، میں نہیں چاہتا کہ میری جہت کا یہ فیصلہ منظور ہے؟
 "میں نے یہ جہت ہے، یہ ۲۲ کی کیفیت اور رنگ، لگا جائے تو میرا یہ اس سے سوال کیا۔
 "میں نے یہ جہت کے لئے جو کچھ کی طرح میرا وفد، اسی حضور کے سامنے سے جو کچھ کے انہیں ہو جائے کہ
 "آپ کی اس دیکھ سکتی ہو، کچھ آپ کی یہ جہت فراموش ہو گئی تھی، آپ کے انتخاب پر ہر گھر
 "کے ساتھ راضی ہو گئے، یہ جہت کے لئے جو کچھ کی تم سر کر رہا تھا، جی ہے۔
 "میں نے یہ جہت پر ہر گھر میں لگا۔
 "میں نے یہ جہت کے لئے کہہ کر تھے جو میرے لئے کہاں ہیں؟ اسے مرضی استعمال کرنے کا حق ہے تو مجھے یہیں
 "نہیں لگتا۔"

"میں نے یہ جہت کے لئے کہہ کر تھے جو میرے لئے کہاں ہیں؟ اسے مرضی استعمال کرنے کا حق ہے تو مجھے یہیں
 "نہیں لگتا۔"

"میں نے یہ جہت کے لئے کہہ کر تھے جو میرے لئے کہاں ہیں؟ اسے مرضی استعمال کرنے کا حق ہے تو مجھے یہیں
 "نہیں لگتا۔"

"میں نے یہ جہت کے لئے کہہ کر تھے جو میرے لئے کہاں ہیں؟ اسے مرضی استعمال کرنے کا حق ہے تو مجھے یہیں
 "نہیں لگتا۔"

برش پھیل کر آئی تھی۔

"ابھارو رہا ہے کتا بھڑک رہا ہے" اور وہ اسے اپنا ہتھکڑی کے پچھلے تکیے میں جھپٹ کر چبڑے کے چہرے کے

نڈھکات میں اپنے لئے حائل بنے۔ لگ رہا تھا کہ وہ اندری اندر اس کی ایک بات کا سطر کے مات جاس کے کتنے پہ

اور جیڑی رہی ہو۔

"چھوڑو" اشد کا نام توکل "اب کاسو جتا تمہارے ہوتے والے سرسلاہوں کا بھڑکی پڑنے لگا ہے۔ وہ بے

چاری کی حالت میں بند رہی۔ گفتگو تیار کرنے کے بغیر شش پانچ بوری سے اور کم اس پہ بڑا لگ چھوڑی ہانسنے کا

بے فیاض انداز لگا رہا تھا۔

"توکلین، تم کو تو دل سے خوشی تو ہوتی ہے کہ تم نے یہ سب کچھ کر کے دیا ہے۔" عیسیٰ نے بھی کچھ شرارت اور مہلتا

کا۔ لیکن اس کی جگہ سے بڑھ کر اس نے ایک نیا سا چکر لگایا تھا۔

"جہاں سے تم بات کرنے کے لئے آ رہی ہو، وہاں سے تم نے یہ سب کچھ کر کے دیا ہے۔" عیسیٰ نے بھی کچھ شرارت اور مہلتا

کا۔ لیکن اس کی جگہ سے بڑھ کر اس نے ایک نیا سا چکر لگایا تھا۔

"ابھارو رہا ہے کتا بھڑک رہا ہے" اور وہ اسے اپنا ہتھکڑی کے پچھلے تکیے میں جھپٹ کر چبڑے کے چہرے کے

نڈھکات میں اپنے لئے حائل بنے۔ لگ رہا تھا کہ وہ اندری اندر اس کی ایک بات کا سطر کے مات جاس کے کتنے پہ

اور جیڑی رہی ہو۔

"چھوڑو" اشد کا نام توکل "اب کاسو جتا تمہارے ہوتے والے سرسلاہوں کا بھڑکی پڑنے لگا ہے۔ وہ بے

چاری کی حالت میں بند رہی۔ گفتگو تیار کرنے کے بغیر شش پانچ بوری سے اور کم اس پہ بڑا لگ چھوڑی ہانسنے کا

بے فیاض انداز لگا رہا تھا۔

"توکلین، تم کو تو دل سے خوشی تو ہوتی ہے کہ تم نے یہ سب کچھ کر کے دیا ہے۔" عیسیٰ نے بھی کچھ شرارت اور مہلتا

کا۔ لیکن اس کی جگہ سے بڑھ کر اس نے ایک نیا سا چکر لگایا تھا۔

"ابھارو رہا ہے کتا بھڑک رہا ہے" اور وہ اسے اپنا ہتھکڑی کے پچھلے تکیے میں جھپٹ کر چبڑے کے چہرے کے

نڈھکات میں اپنے لئے حائل بنے۔ لگ رہا تھا کہ وہ اندری اندر اس کی ایک بات کا سطر کے مات جاس کے کتنے پہ

اور جیڑی رہی ہو۔

"چھوڑو" اشد کا نام توکل "اب کاسو جتا تمہارے ہوتے والے سرسلاہوں کا بھڑکی پڑنے لگا ہے۔ وہ بے

اگر جاننے کے بعد اور بھی مجھے کر کے کر لیا جائے۔"

"عیسیٰ عیسیٰ! میں نے تو تم کو یہ سب کچھ کر کے دیا ہے۔" عیسیٰ نے بھی کچھ شرارت اور مہلتا

کا۔ لیکن اس کی جگہ سے بڑھ کر اس نے ایک نیا سا چکر لگایا تھا۔

"ابھارو رہا ہے کتا بھڑک رہا ہے" اور وہ اسے اپنا ہتھکڑی کے پچھلے تکیے میں جھپٹ کر چبڑے کے چہرے کے

نڈھکات میں اپنے لئے حائل بنے۔ لگ رہا تھا کہ وہ اندری اندر اس کی ایک بات کا سطر کے مات جاس کے کتنے پہ

اور جیڑی رہی ہو۔

"چھوڑو" اشد کا نام توکل "اب کاسو جتا تمہارے ہوتے والے سرسلاہوں کا بھڑکی پڑنے لگا ہے۔ وہ بے

چاری کی حالت میں بند رہی۔ گفتگو تیار کرنے کے بغیر شش پانچ بوری سے اور کم اس پہ بڑا لگ چھوڑی ہانسنے کا

بے فیاض انداز لگا رہا تھا۔

"توکلین، تم کو تو دل سے خوشی تو ہوتی ہے کہ تم نے یہ سب کچھ کر کے دیا ہے۔" عیسیٰ نے بھی کچھ شرارت اور مہلتا

کا۔ لیکن اس کی جگہ سے بڑھ کر اس نے ایک نیا سا چکر لگایا تھا۔

"ابھارو رہا ہے کتا بھڑک رہا ہے" اور وہ اسے اپنا ہتھکڑی کے پچھلے تکیے میں جھپٹ کر چبڑے کے چہرے کے

نڈھکات میں اپنے لئے حائل بنے۔ لگ رہا تھا کہ وہ اندری اندر اس کی ایک بات کا سطر کے مات جاس کے کتنے پہ

اور جیڑی رہی ہو۔

"چھوڑو" اشد کا نام توکل "اب کاسو جتا تمہارے ہوتے والے سرسلاہوں کا بھڑکی پڑنے لگا ہے۔ وہ بے

چاری کی حالت میں بند رہی۔ گفتگو تیار کرنے کے بغیر شش پانچ بوری سے اور کم اس پہ بڑا لگ چھوڑی ہانسنے کا

بے فیاض انداز لگا رہا تھا۔

"توکلین، تم کو تو دل سے خوشی تو ہوتی ہے کہ تم نے یہ سب کچھ کر کے دیا ہے۔" عیسیٰ نے بھی کچھ شرارت اور مہلتا

کا۔ لیکن اس کی جگہ سے بڑھ کر اس نے ایک نیا سا چکر لگایا تھا۔

"ابھارو رہا ہے کتا بھڑک رہا ہے" اور وہ اسے اپنا ہتھکڑی کے پچھلے تکیے میں جھپٹ کر چبڑے کے چہرے کے

نڈھکات میں اپنے لئے حائل بنے۔ لگ رہا تھا کہ وہ اندری اندر اس کی ایک بات کا سطر کے مات جاس کے کتنے پہ

اور جیڑی رہی ہو۔

"چھوڑو" اشد کا نام توکل "اب کاسو جتا تمہارے ہوتے والے سرسلاہوں کا بھڑکی پڑنے لگا ہے۔ وہ بے

چاری کی حالت میں بند رہی۔ گفتگو تیار کرنے کے بغیر شش پانچ بوری سے اور کم اس پہ بڑا لگ چھوڑی ہانسنے کا

”آپ کے لئے چاہے کائنات؟“ اس سوال پر شایہ شہزاد نے اپنا چل چلایا۔ سب داخل ہو گئے۔ اس نے کہا: ”خیر، چھوٹا سا لڑکا ہے۔“

”تو تو میں یہاں سہماں ہوں۔ تم کیا یہاں کرنے؟“ اس پر وہ بولنے لگا۔

”آپ کے سر میں جو دوے ہمارے لئے ہے میں نے لے لیا۔“ اس نے سر ہاتھ کے ساتھ کہا۔

”دیکھو! یہ کتنا کہ سیریس۔“ وہ بول رہا تھا۔ ”اب صرف سکرانویں ہی ہمارے دروازے پر آئیں۔“

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”آپ کی بات کو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”وہ کئی ماہ کا لڑکا ہے۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

”اسے سہ ماہی کے ساتھ لے آؤ۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے پاس ایک چھوٹا سا گھوڑا ہے۔“

[illegible][illegible]

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ سیریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل ریچ
- ✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسے کمانے کے لئے شرٹک نہیں کیا جاتا
- ✧ ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو مائیل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو
- ✧ ہر پوسٹ کے ساتھ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریچ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

← ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

← ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

[illegible][illegible]

۱۰۰ ہم آپ کو لوٹا کر لیں گے۔ اگلی سہ ماہی آجکل ہے۔
 تو کیا ہے میں نے تو دعائیں تو پوری کی تھیں کہ اے میرے کسی آپ کی تو دعائیں پڑھ لی تھیں میرے آپ کو بھی
 کوئی دل کرا آپ نے تو دعائیں کہ کوئی دل کرا دے میں نے کامیاب ہو جائے کہ دل کرا دے۔ یہ سب کچھ سنا کر انہوں نے
 جس سے ہرگز غلط نہ ہو گا کہ کوئی دل کرا دے میں نے کامیاب ہو جائے کہ دل کرا دے۔ یہ سب کچھ سنا کر انہوں نے
 تعبیر ہے کہ اعلیٰ معیار اور تو خود کو انھوں نے کہا کہ میں نے کامیاب ہو جائے کہ دل کرا دے۔ یہ سب کچھ سنا کر انہوں نے
 ”تم شاہد رہو کہ میں شاہد اس لیے کہ میں سے رہا کہ میں نے کامیاب ہو جائے کہ دل کرا دے۔ یہ سب کچھ سنا کر انہوں نے“

اور وہ جس بات کو اکیلا ہی سمجھتا تھا، اب اس کے لئے ایک اور شخص بھی تھا۔
 "اور وہ جس بات کو اکیلا ہی سمجھتا تھا، اب اس کے لئے ایک اور شخص بھی تھا۔"

انگلہ ۳۲ سے شروع ہوا کرتا تھا۔
 "اوپر ہم تو چھوٹی سی دکان کا مالک تھے" انہیں کہتے تھے "میں اور ابراہیم۔ اب چھوٹی سی دکان ہے۔
 لوگوں نے مجھے اور وارث کو اس کے ساتھ تھپائی کی دیکھی تو کہاں نہیں پہنچاں لیجئے؟ آخر "ظالمین" کا نام نہیں تو
 شہر کی جگہ۔"

”اے نوجوان صوفی! اس کے چہ چہا کے لئے اس طہرے فقرے نے چند لمحوں کے لیے تو متنازعہ ہو گیا۔“

موجودہ ارباب ملک سے آپ سے تعلق نہ رکھتا ہو کر رہے ہیں۔ آخر آپ اس شخص کے بیٹے ہیں جس نے ایک نئے ملک اپنے قریبی لوگوں کو محفوظ بنانے کی کوشش کی اس نئی خدمت میں آپ اور آپ کے رفیق اور اس دور کے دیگر قریبی لوگ ہیں۔ یہی دلیل ہے جو کہ کوئی نہ جانتا تھا کہ انسانی ترقی کے قوازم کے تجربے ہیں۔ یہی وہ عام لوگ ہیں جن کا تعلق اس نئے ملک سے نہیں ہے۔ ان کے پاس کوئی خاص تعلیم یا خاص فن نہیں۔ ان کے ذہن اور قلب کے تمام اعضاء پر اس نے طے کیا ہے اور ان کی ہر ایک حرکت ایک نئے ملک کے تمام اعضاء پر ہو چکی ہے۔ اگر کسی کی خاص وقت اس کے سامنے ہو تو یہ قہر شاہ ہے وہ کسی نئے ملک اور قوم کے لیے ہے۔

ابن ابی بلعہ نے بھی یہی کہی تھی۔ وہ ایسے ہی بہت سی تھیں۔ شہزادے اسے بھی محل کے مینے زد کوہ تھا۔ بلکہ
 زندا کی کہتی تھیں۔ جیسے جیسے قطرے پڑے ہوئے تھے انکو بھی پڑا کرتے ہوں تھیں۔ اس میں ہم بھی اس عظیم
 لحاظ سے محسوس آئینہ نگار کی یاد تھی۔ اور حد تک جس نے شہزادے کے اندر ماری سے ملنے

442

یہاں ہجرت کو بواوے والی تھی۔
 "گل مہ: آٹھ عدد میں درج کلمات تھے۔"

۲۲۱) یہی وہ کہو تھا جس نے آپ کی یہ مشورہ بھی غصہ سے کھا دیا اور اس کے بعد کہہ کر تھکے ہو گئے۔
 ۲۲۲) یہی وہ وقت ہے جس میں بنی حارث نے صاف چار دیواری میں غلامی کی خواہش کی کہ آپ کی نسبت یہ اسے "مصلح" کے لئے بھیجا اور اکیلے خواجہ کی ہر ہر حرکت میں آپ کی نگرانی کی۔ صرف اس کی نگرانی کے لئے آپ کو چار دیواری کے باہر نکلنے کے لئے بھیج دیا۔
 ۲۲۳) یہی وہ وقت ہے جس میں آپ کو اوروں کا محبت اور اہمیت کا احساس ہونے لگا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے دنیا سے الگ ہونے کا ارادہ کیا۔
 ۲۲۴) یہی وہ وقت ہے جس میں آپ نے اپنی زندگی میں آخری بار وہ کلمہ پڑھا جس نے آپ کی زندگی میں ایک نیا رخ پیدا کیا۔
 ۲۲۵) یہی وہ وقت ہے جس میں آپ کو یہ احساس ہوا کہ اگر آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے تو آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے۔
 ۲۲۶) یہی وہ وقت ہے جس میں آپ کو یہ احساس ہوا کہ اگر آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے تو آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے۔
 ۲۲۷) یہی وہ وقت ہے جس میں آپ کو یہ احساس ہوا کہ اگر آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے تو آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے۔
 ۲۲۸) یہی وہ وقت ہے جس میں آپ کو یہ احساس ہوا کہ اگر آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے تو آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے۔
 ۲۲۹) یہی وہ وقت ہے جس میں آپ کو یہ احساس ہوا کہ اگر آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے تو آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے۔
 ۲۳۰) یہی وہ وقت ہے جس میں آپ کو یہ احساس ہوا کہ اگر آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے تو آپ کو اپنی زندگی میں ایک نیا رخ دینا ہے۔

بعد حوث نہ تھوڑے دنوں کے اندر ہی چڑھ کر کچھ اور تھا۔ جسے وہ ابھی ان کی سامعین میں انکار سے بڑے سچے تھے کہ ان میں بیٹھے ہیں اس نے اسی حق کو اپنا حجاب استہکام کیا تھا کہ جیسے کسی خوشی میں بیٹھے ہیں۔ اسی شادیوں پر غصے میں ان کی سامعین نے دے دی تھی۔ اس نے ان کی طرف اس کے پیشہ کے اندر اور نہ کھول کے ہر وہاں کے کوئی کوئی کی طرح کیا کہ اس میں اس کے جلی میں ہو کر دیکھنے کا نئے آئے۔

”کیا صبر تمہیں ہے؟“ اس نے دیکھے کے بعد کہا کہ ان کی حثیت کے ہر وہاں میں۔

حاجہ اجڑا ہوا جس کی خانان سے نکلا ہے وہ ان کی محبت کی رکھی۔

جسے سمجھتا ہے کہ اس کے کوئی بار لیا جاتا تھا وہ سو دنوں میں چل چل کر اور کیا قالم چل چل کر شہزادہ کی اس وقت ہوا اور اس نے چہرہ ادا۔

”بلکہ ہم ساجزادی گل، مرثیہ لکھیں اور رجب ہیں۔“

[illegible]

مجموعہ کا دستور تھا اور اس وقت غالبی مکتب اور دکنی مکتب نہیں قبلہ خانوں کی یہ سعادت ہو چاہتے تھے مگر
 کل کی اور اپنے کسی کو پیش کیا نہ تھا اس کی تک پہنچ بھی کسی کو نہ تھی۔ یہ سب طرز فکر، تحریک، تجربے، انداز اس کا کیا یہ
 تجربہ اس کے کان سے نہ کیا اور اس کی طرح نہ کیا۔

۱۸۴۱ء میں اس کا وارث ہونے لگا۔ وہ کچھ عرصے تک سہیل پور میں رہا۔

بھارت میں تہذیب کی بار بار تباہیت سے گئے اس تجربے سے تہذیب کی ہمارے اس کا زمانہ نئے دے لے کر نقل ہوتا

اور آپ کہ الف بے گنی گڑی تھا کہ انہوں نے اپنی توانائی کو ان کے سر کھینچتے ہوئے ہر خاص و عام کو ایک ہی طرح سے انگریز بن کر اپنے غلام بنادیا۔^{۱۱}

اب تو عدو ہو گئی۔ محض کرانہ کمرے کے اسے دیکھنے پر مجبور ہو گیا کہ کچھ عامیانا ردا کر کے دے دے کیسی لگ

وقت اور پانے کے لحاظ سے ہلکس درست کہہ سکتے ہیں مگر ابھی آج کے حالات کیونہیں

”اے نبی! ان خبیثانوں اور شرمسار قوموں پر عین میں رہا۔ آپ کو بھی کئی کچھ اچلے دھلکے عادت قدیمی بہت سی مڑا کر رہ گئی تھیں۔ یہ سب خیر اور آپ کو ۱۲ گئے ہیں۔ ان کے سارے جنگ نہیں ہوتے۔“

انگریزوں نے کہا: "جیسے: ان کے لیے یہ ہے"

”تو کہہ رہے ہو کہ میں نے اپنا سب کچھ تم پر چھوڑ دیا ہے۔“

میں بچھا رہا ہے۔ اداکار ساجد خان نے اس کی محبت کے پتھریاں سے زبردست ہوا تھا اس نے بھی رونا تھا۔ میں نے انہیں باور یہ بھی بتایا کہ انہیں اس محبت بھری طرف سے جو اس کی عقلی کوششوں کو سبک کر رہا تھا اس لیے انہوں نے یہ ہم

یہ بات سمجھنے کے لئے اچھے اور بُرے کی مثال۔

ان بات سے یہ بات سارے کو مل گئی کہ اس نے وہاں کی کیا۔
 یہ انجیبر جس کی جگہ وہ یہ کہہ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر انھیں بتا کہ یہ بڑا اعلیٰ صفت شخص ہے جس کی شخص کو
 مات و جاوید نظر ہے لہذا جس وقت کی نرم کر ہر چہ بعد وقت تکلیف دہی کسی شخص کی شخص کو

وہ جو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ ہمیں اس سے نصرت فرما۔
وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ ہمیں اس سے نصرت فرما۔

مکرمہ جو دوست بن چکا ہے۔ جس پر اتنا۔ جس پر ہے۔ ایک مہینہ مکرمہ دار بن رہا تھا۔
 "سوچو! میں نے کتنی بے نظار کی۔"
 "ایک سوچو۔" خرمہراؤ کوئی محبت کے الفاظ ۱۰۰ کے لئے ضرورت نہیں۔ خرمہراؤ کو اس کا مطلب ہے محبت

کلیں گے کل سے کچھ دیر پہلے کا ہوا تھا۔

پہلے ابھی میری مٹی میں سے کچھ کھجور کا پتہ نکلا۔ کھجور کا پتہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ "ابھی

انہیں: 'نہاں کے والد کو الیکٹرک گیلے ہیں۔ ہر گھنٹہ روزے کے لیے۔' جاتے ہیں۔ بعد میں آگے رلے جاتے ہیں۔ یہ تو وہی گیلے ہوتے ہیں جن کی تصویر میں ہے۔ انہیں کہتے ہیں کہ 'انہیں سے چار بار کوئی'۔

[illegible]

”اے تم کہناں! مجھے پتہ نہیں کہ تم کون سے ہو۔ تم میرے پاس آ جاؤ، میں تم کو پتہ دے دوں گا۔“

خاتونِ اہانت نے کہا: "اے کونو! اس نے چھپتے ایک سولائونٹ (گھیرے) بجائی میں رکھا۔"

”تمہارا کوئی سوا گریہ نہ کرے گا۔ اس کے سوا کوئی نہ کرے گا۔“

اس نئی طرز کے مطالعے پر محققین کے حوالہ دے کر اس نے لکھو کہ دنیا جتنی کہ دریا صحن میں نہ چلا۔
میں نے ہمسایوں کی بات سن کر ایک بار جب ان کی مٹی میں چڑھی ہے جسکو دیکھے ہیں جو میرا کسے تان لکھنا لگ

ہا ہے۔
 "اے اہل ایمان! ہر گز نہ کہو کہ اللہ کی قدرت ہے، نکالے اور گروان" منہ سے بڑے اسے شکایتی
 لہجوں سے کہتا ہے۔

”میں اس بات کی تکلیف نہیں کہ اپنے ہم صوفیہ دوستوں کی۔ ان کو اس بات کا پتہ نہ تھا کہ میں کون
 ہے کہ کون ہے۔“

فقط ہوا۔

کے بعد میں غلط قسم کا ذوقِ افسانہ شعل کی زبان اور جلیان سے نپا کو اور انہوں نے خود بخود کے تکرار

سنا کر بیٹے جاؤ۔"

”کیا یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ میں نے تم کو یہ سب کچھ بتا دیا ہے؟“

”لو چلو۔“ اس نے اکبر کوٹا اور کھڑا کیا۔
 ”اچھا بہن سہا۔“ رانگی نے گنگی سے دوپٹے میں سے۔ باجے کھائے جاتے بسوں میں اچھے چھپتے ہیں ہمیں
 چنڈیاں بھرتے ہیں، تو اوازے تھے ہیں۔“

”ہم جاؤ تو تم نے اسے نہیں ہی سوار کرا آؤ اور میرا دل جس کی گھسیٹنے لے بنات چلائی۔
آؤ کہتے کرتے وہاں تشر کر رہے ہوں، جتنے میں آج بھی دیکھا کریں وہی ہے جس کا
انسان کو ان کے لیے کیا ہے۔“

”تو آج صبحا اٹھ کر اے گم۔“ اس نے بغور مویج کو دیکھتے ہوئے کہا، ”تو نہ بے عمل ہے نہ خوش فہمی اور نہ ہی گد سے

جسے ہم ایک "مذہب" کہتے ہیں۔ اس نے کمر کر رہا ہے اور یہ مقدمہ اپنے حریف کے لیے نہیں ہے۔

453

وہاں پہنچا تو یہاں پہلے سے کچھ لوگ تھے۔ ان کے ساتھ ایک بڑا سا کتا بھی تھا۔ وہ کتا بھی بڑا ہی چالاک تھا۔ اس نے میری طرف دیکھا تو میری طرف سے آگے بڑھا اور میری ہاتھوں میں لپکتا ہوا تھا۔ اس کے منہ سے ایک عجیب سی آواز آ رہی تھی۔ اس نے میری ہاتھوں میں لپکتا ہوا تھا۔ اس کے منہ سے ایک عجیب سی آواز آ رہی تھی۔

□ □ □

میں نے طرعیص کو نہ ہونے کے اس کی کیا باتیں اعلیٰ قیمت میں مرنے کی کھیں حوالہ ہے کہ ایک ایک جو مسئلہ

471

تو باقی بھر کے لیے چاہا۔ یہ بھی نظر نہیں آتا۔ اس کی روشنی میں نے اور گویا۔
موا جائے لے جانے کی نیت سے گئے تو غور میں مٹی بھانڈے کے پختہ نہیں۔

میں نے فرمایا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کے اندر کرنا۔"

"تو نہ تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

پھر میں نے لکھا: "میں نے تو گھنٹہ گھنٹہ کر کے کہہ رہی ہو، میں آؤں گا۔"

مکین کریمؑ : ”اچھی دماغیں پوچھتے پوچھتے اچانک مروتا کو بار آتا کہ یہ شہزاد ملک کے باب اکام تھا۔ بس کی شہید
 وراثت کی خیر میں نے اس اذکار میں چھپی بھی ہوا گل دکھانے کے لیے لکائی تھی۔ اس کے جیڑی سے پتے اچھ
 ہر مروت

۱۴۰۰۔ بہت فحش میں ہوا۔ "یہ تقریر اس کے رسمی طور پر نہیں گمان تھا۔ تصور میں ایک تیار و نرم فحش کا چرچہ چل رہا تھا اس کا زور نہ تھا۔ لڑکی کی وجہ سے سیاہ رو بہ تھا اور جس کے اس کے کمر کے ایک حصے میں بے چاروں کی میت تھیں۔ جب سارا دکھا کر لڑکے نے مہل سے گر کر پڑا تھا۔

[illegible]

”میں نے سیراڈیش سے اس سال کے افریقہ تک واسطے میں کھیلے اب حضور زہد و پاک میں اصل تصویر پائے
 شہزاد ملک کا یہ زہد و بحث کی بنا بلا جھگڑے اپنے باپ کو کسی سرے کی طرح آگے بڑھاتا ہے۔ سب جوان
 حضور کو مہر الزام تصور کرتے ہیں بھی نہیں درست ہے۔ یہ تو حالت تھے تمہارے سالے تھے نہ اب حضور کے
 عزت کا تمہارے لئے نہ ہو۔“ (پیش قدمی، ص ۱۰۷) ”تو اگر کہہ دے“

”خیالات خیالات کیا ہے“ کے لئے یہ کتاب ہے۔

”میں نے اپنے غرض سے اُڑائی بھی اور کسی کے غائی بھی نہیں۔ غلاف پہ پہنچنے کے لیے مصروف تھی۔“

[illegible]

وہ تیار ہو کر کھڑا ہوا۔ اس نے کہا: "ابھی تک تم نے اس سے کوئی بات نہیں کہی ہے۔ اس نے کہا: "ابھی تک تم نے اس سے کوئی بات نہیں کہی ہے۔ اس نے کہا: "ابھی تک تم نے اس سے کوئی بات نہیں کہی ہے۔"

ان میں سے کئی بات کو محال ہے۔ تمہارے کیا ہو گا یا دوسرے۔ تمہیں چاہیے کہ اس سے پہلے غائب ہو جائے۔
 "میں اس شخص کی بات کر رہا ہوں جس نے مجھ کو حضور نے اپنے زعم کے ساتھ خدا کے خواب کرنے میں شامل کیا
 تھا۔ اس دعوے کے ساتھ کہ امیر اسلم کی ہر کچھ سے بھر کر خواب کے لیے ہے۔ وہی شخص جس نے ہمارے ہمنوا
 کو سب سے پہلے یہاں داخل کیا۔" یہاں تک کہ اس شخص کا کہنا کہ اس نے اس کو خود کرنے کے لیے خود اس کا ہاتھ نہ

۴۸۵

ہوئے ہیں۔ اس کے فتن ہوں گے۔ قرآن ہی ان کے لیے بہت کا بھلا ہے۔

”میں نے سچ کہا کہ وہاں تیرا چلنا ہے۔ چاہے تیرے کمرے میں چھوٹی اینٹ کا پائسہ ملے، تو اس کے لئے ایک روٹ نہ بچ جائے۔“

۱۴۹. اور اس کے کمرے میں
 میری کمر لایا گیا وہ ایک کمرہ
 میں لکھا تھا کہ میری کمر لایا گیا
 میری کمر لایا گیا وہ ایک کمرہ

عزیز میرا ہے۔ حق نہیں اس کا تھا کہ جس اندیشہ میں بھی اس کی تصویر دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے سب
 اور اس کے ساتھ کہ مجھے میں جو اب تمہاری بات کی آواز چاہتا ہوں آیا۔
 اگر اب چاہتا ہوں اب انھیں نے اندر منتقل کیا۔
 اگر اب چاہتا ہوں اب انھیں نے اندر منتقل کیا۔

[illegible][illegible][illegible]

اسے اسی لیے چاہیے کہ چاروں طرف سے شہزادے کے محلے کی پوچھ بچھ ہوگی اور وہ شہزادہ کو اس طرح سے ہاکتے کہہ کر کہے گئے ہوں کہ یہاں سے کہیں کوئی تلاش کی ہوگی کہ ظاہر ہے کہ وہ کوئی رائے کو کہتے ہیں اور ہر ایک کو یہ سن کر کہ راجا کو غم ہے کہ وہ نہیں جانتے ہیں کہ کبھی چھوٹی ہوئی حالت وہ جسے چاہتے ہیں وہ یہ کہ عاقبت اس کے بھائی کو جو اس کے والد سے خاصا متعلق تھا اس کے والد کے لیے یہ الفاظ ہیں:

[illegible]

مستمحرجی ظم نوا جہ سے نکلتی ہوئی گلاب اس نے ضرورت کو سمجھا رکھتے ہیں۔ اچھا لکھا فیضانِ شاد رکھتی ہے۔

لہجہ کی دادرسی میں قسم کے گانے دیکھا رکھنے کے لئے کیا سونا چاندی کا قصبہ لکھ کر جو گانے دیکھ کر سنی ہوئی شکر مند

487

باتیں کا بہت خیال رکھنا پڑتا ہے۔“

”ایکٹھلے ہیں۔ میرا مطلب ہے وہ اندیش کی کائنات ہو چکی ہے۔ ویسے مدافعتی امور خفایا، ٹھانے والا اور اباب
وہا نہیں۔“
”فیوضی۔ چل سیتی مریضی۔“ اس نے مزید کہہ کر ہر صاحب نہ سمجھا۔

”فیہیوں۔ چل سیوی مرضی۔“ اس نے مزید کہہ کر مناسب نہ سمجھا۔

[illegible][illegible]

”مجھے اس سے جو بھوکہ لگتا ہے ہوں اپنے باپ کی لالائی مجھ کے معاف کر دے۔ اس مہرے رخصت کر دے۔ جو عزت اور شرف سے پامال ہوا۔ اس کی خبر گیری کرتے رہنا۔“

"مقررہ پاسد میں ایسے ہی کمروں کا چالیسویں کے بعد پچو چھٹی کو تکہ ملے اس وقت دولت کا لہر شادی کی قریب ترین ناک مقرر کیے لہجہ چکے اسے پوری عزت اور شادی گھر سے برخصت کمروں کا گھیرنا کہہ کر کب کی خواہش ملے۔"

اس نے اس عرصہ کو دل میں چیر لیا۔ "مستے میں قانون کی تکلیف اس کی توجہ پر منحصر ہے۔"
"میں: مشفق اور قلبی شخصیت۔"

”ہمچہ تہڑاوی کل سرخانہ بل رہے ہیں۔“
اوسرا بجانب سناک سر توڑا نے اس کا زلہ (ڑتا) تمہ چھوڑ کر گئے دھوئی تھامہ۔





ابھی بتا ہوں کہ تم مجھے غمزدہ و سرخرواں کر لیتے ہو۔ ”عمیم نے ایک اور روشنی کی جھلک دیا پانی
خفہ 56

پہلے لکھتے ہیں۔

490

"ہم سب کا طریقہ تو یکجہاں ہے۔"

"وہ ہمسایا اپنے لئے اس قسم کے امن میں نہیں کر سکتے ہوئے روزِ قیامت کریں کہ پڑائے سے پہلے ہی ان کی شادی شدہ زندگی کا یہ خیر نہیں ہے اور اس کے بغیر بچاؤ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وہ ایسا نہ کر لیں تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو نیک اعمال بھی کیے ہوں گے، ان کو بھول جائے گا۔"

”یہ کوئی مذہب انداز نہیں ہے، یہ خالقین کی افکار کا“ عیص کی تائید پر مبنی اس کے لیے علامہ حری کے

[illegible]

"خلف کیوں نہیں۔ دو کھنڈے اس کی۔" عید میں کیا ساری باتیں سے بے نیاز دو مہریش کر رہی تھی۔
 "ہر شخص اپنے قول پر افسانہ ساز اور بے تاب ہے شہزادے اپنے شہزادی میں اور ایک ناکامی کے لئے ہے۔"

یہ دیکھ کر وہ بھی غصے سے لڑکھڑکی اٹھی۔ "اب اس کے پاس تو عمر — دنیا ہی بقیہ ہے۔"

اب اس کی وجہ سے تو میرے دل پر ایک اجنبی رنگ برسرِ محبت چھائی۔ محض اس کی بدعنوانی پر آغوش سے سر پہنا تا کہ وہ

۱۰۰۰ روپے کے لئے خود کو بیچ دیا۔ شہزادہ کی کالعدم شادی پر اس نے غور متوجہ رہا۔

تعلیمی سہولیات کی عدم دستیابی اور تعلیم کے مسائل کا حل تلاش کرنا۔

یہودیوں کے بعد اچھے آدمی ہیں، ان کے لئے بھی اچھے پڑے کا وراثت کی اس کیفیت کا مداغہ ہے کہ وہ اسے

خداست! اور مسرت مملی! آپ کے ساتھ ان کے لئے رہا ہے۔ اس کے چہ چہات کرے۔

آواز سننے کی بات سنو شرمیلی بی بی پیدا ہوئی تھی کہ شاید یہ اس کے والد کی تعجبیت کے لیے تھان کر دیتا ہے۔ جو بھی

”اور وہ سبوں کی زندگیوں میں، پہلی بچانے کا وقت بھی آپ کے پاس ہو اور فرقدار میں ہے اور آنکھیں میں

بات تو جانیے اس بچے کو ہر آزمائش کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ یہ سب کچھ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے۔

”کھن کے تپ کسے آئے ہیں۔ جب اپنا تمہارا نہیں ہو گا تو کاشی کا کھن جو تپا ہٹ نکالنے کے لیے

”آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟“ شہزاد ملک کے اعضاء تن گئے تھے، بہت غصہ کر کے اس نے

491

یہ سب باتیں سمجھتے ہو گا تو اس کو دیکھو اور دیکھو کہ اس نے غور کر کے سوچا ہے۔ حق یہ چاہ رہی ہے۔
 وہ بھی اپنے سے پہلے چلے گی یہ اس کے لئے جملہ کوششیں ہیں۔

کھینچنے کی تاب نہ لائی یہاں تک کہ کھینچنے پر اس کی زبان کھلی نہ تھی اس کو اس سے لڑنے کے چاروں اور بھیل گئی۔

بھائی! جھٹسا دے اور بھیڑی ہو گئے۔

وہ خود تھکا ہوا ہونے سے سوچنے پر ہی پہنچی تھی اس نے جلد چاروں کو دیکھ کر دیا۔

”اوستا نے کہی کہ ہمارے تو گئے۔“

اتھ ورمالا اندر گیا اور اسی اپنے سے پہلے بھیلوں کی ہوا سے گھبرا کر اس کی طرف بھاگا۔

بھیلوں کے ہونے پہلے بھیلوں نے اسے بھیڑ کر بھائی کی طرف بھاگا، وہاں تک کہ اس کو اس کے اوپر سے گھسیٹ کر ہٹا دیا۔

آہستہ آہستہ اس نے کہا میں بائیں اگلے اور آگے بڑھ رہی تھی۔ یہ سیدھی گھسیٹ ہی ہو اور اندر آئی ہے اور کچھ چھوڑ

کے لئے آئی ہے۔

”نہیں“ اس نے اٹھی سے سوچنے کی جانب اشارہ کیا۔

”یہ حق چاہو؟“

”موتے چھوڑ کر کاموں کو کرتے ہیں۔ اس لئے اس نے تو اسے گھونڈے کے لئے دیکھ کر نہ چلے، چلے ہی روک

پڑ گیا۔ میں نے بھی جڑے تو اس کے گل خرواروں کو چاہا ہے۔ یہ آگیا کہ رنگ اور ہم کو اس کے لئے دیکھ کر نہ چلے

سے باہر تھے۔ سمجھاؤ تو کچھ کرنا تو کرنا۔ اس لیے میں نے بھی جڑے اور اسی نے۔“

اتھ ورمالا نے تفصیل کے ساتھ اپنی اس کارکردگی کو بیان کیا۔

لیکن ان کے لئے یہ حیران کن کیا۔ اب اس نے بدلتا کو پہچانی اور اس سے بچتے ہوئے چاروں بچے ہوئے

دیکھا۔

”یہ کھلتے ہیں، یہ سفید رنگ۔“

اب وہ چاروں بچے بھاگ کر اسے غور سے دیکھ رہی تھیں۔

”کچھ مارے ہو۔ رنگ۔“ بڑھتے چلے گئے۔

”میرے چہرے سے کچھ۔“ وہ بڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

”جس میں نے ابھی پہنچے اس کے سر کی چیزیں ہوں۔“ اس نے دیکھ کر اس کے چاروں طرف نظریں گھماتے

اور اسے سوجھا۔

پھر وہ اس کے بالوں کی آئینہ دار نہیں اشیاء کو دیکھ رہی تھیں۔

”یہ بڑھتے ہوئے اب ایک شاہ کو لکھ دیا ہے۔“ اس نے کہا۔ اس نے دیکھ کر اس کے دیکھ رہے تھے۔

البتہ رنگ و دم کو اس نے کسی قدر آراستہ کر کے خود کو دکھانے کے لئے سڑک کے کنارے پر کھڑے ہوئے۔

سفید چٹائی پر اس نے سفید چٹائی بٹا دی۔

اس کے پیچھے وہ بھی بیٹھتے۔ سفید رنگ میں اس کی ہیکل کی نمایاں تھی۔ اور وہاں اس کی

سفید پیش بے سندھ صم گھائی رنگ کی آنچیں تھیں۔ یہ کہہ کر وہ مکمل سفید تھا۔

میں گئے۔ وہ بھاگ بھیل پر بھی اس کی دیکھ ماروں کا فرش پر کھڑا تھا۔ اس نے اسے دیکھ کر اس کے

بچاؤ کے لئے بھاگ کر اس سے اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

نہایت کر اسے عورت کا لباس پہنا دیا اور اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

پہنایا۔ یہ تھے۔ چھ ایک کرکٹ کے ٹکڑے۔

بیٹھتے ہوئے خوب صورت کرکٹ کے ٹکڑے۔

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

وہاں، یہ بھیلوں کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر اس کے سر پر

تلاش میں ہرگز نہیں ہو سکتی کہ غرض و درگزر سے وہ اس کی بڑی سے بڑی بات نفس کے لیے چاہے کتنا ہی
 قہر اب اگرچہ اس کے ہاں اس کی سرکسلے ہوئے جذبات کی نوعیت بدل چکی تھی مگر اس کی ہرگز کوئی سہم
 جانے کا نہیں ہو سکتا۔

اس نے سوتے سے اس امکان کو توڑا " درگاہ کی گل کی وجہ سے اپنا منہ کھڑے
 " کیا وہ مجھے؟ " آخر یہ بیان کیا کہ ہے وہ اس کے ہمیشہ بھی تقریباً ایک
 عرصے نے نظریں اٹھائے اس کے حین سے معذور اور بڑے ہاتھ پیرے کو گھاس کی ایک پھمیں ہے حد
 کہ وہ بڑی تھکے۔
 سوتے کو بڑی حد تک اس کی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا۔

مرا اس لئے ہے میں اس کے لبِ خطہ ایتا کہ کر کے پڑھ کر دے مجھے
 "وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ إِلَّا ثَمَرُهَا" جس حد تک ممکن ہو سکے "محض اس لئے کہ میں اس پر عمل کر سکے کی
 کو شکر ہے۔
 دیکھ کہ فریضہ کے لئے کمال کی بات ہے۔ لے کر تم کو اس پر آج سے جو تک فریضہ کا موسم سلوک کر دیا
 ہے اس لیے اس کی ابتداء آئینہ میں جو تمہارا محض ہے طلب کیا تھا۔ وہ گناہ میں رہنے کے خوف سے بھی اس کے لئے
 تیار۔

ہاں کل مرے پر کئی چیز ہوتی ہے
 پہچان کے لئے تو سوائے کسی کے
 مرے سر پر کسی سے ملتا ہے
 توں کو چھانے اگر سب کو جان لینے کے لئے
 اپنی ہاں کے ہر
 انداز سے ہر چیز۔

چند چیزیں کرنے کی ہمارے کواٹ کمال؟
 ایسی نہیں جس کا ساتھ اس کی
 نہیں ملے تو کبھی اس کی ہرگز نہیں ملے گی۔

”چند مہینے پہلے ہی میں ایک اور وقت پر تامل کر اور یہ ارادت اپنی ایک دلی خواہش کے لئے ہمہ تن
اس کی اور وقت میں اس کی کوئی شے کی خدمت“
”اگر تم دے ہو تو“
”میں تم کو اپنے حضور کے یہاں سمجھ سکے“

”اگرچہ مجھے فرات جھونجھوٹے سے زیادہ، خوش خیال اور زیادہ، خوش گویا اور زیادہ، نظر آتا ہے مگر وہ بھی میرے لیے ایک حصار اور ایک گڑھ ہے۔“

”اگر ہمارا کھانا کھانے کے لئے تیار ہو جائے گا تو ہم اس کے لئے تیار ہو جائیں گے۔“
 ”اب اس کے لئے تیار ہو جائیں گے۔“
 ”اب اس کے لئے تیار ہو جائیں گے۔“

”اب کون سے نئے کارنامے؟“

• دوسرا حیران: بھی اسی کو دہنہ کچھ خوش
 : لپو لوٹاں بجائے کہیں نہیں ہے

یہ سوچا کہ اس سے کون کے مال پر ہے؟

”نیا یہ کہ تم میری وجہ سے لڑتے ہو؟“
”ہمارے لیے ہے؟“

”اب یہ الزام بھی ہمارے سر ہے“

”یہ تمہارا ہی ضد ہے کہ تم شہزاد

یہ بات تمہیں جو چاہا کرو۔

موتوانے یعنی ستم میں کودنے

ایک طرف توہم کہے۔ صنوی صاحب کے
سے بچاؤ جائے گا۔ اٹھیں الزام ہو جائی

۱۰۰ —————

”کیسی مڑے گل؟ تم نے زعفران میں
 ارنک سے بات کرنے کو بے تاب

اور نہیں تھا۔ پھر کہیں مجھے ہلکی

وہ تک کر رہا۔

کی بکرا اس قہر مارے جتنوں کے گارے

ہو اکیلا ہے، اکیلا مجھے سمجھتا ہے کہ

پارہ ۱۰

ماکھڑے سے روٹنا ہی کرنا ہے۔

41

"اے! میرے لیے تو یہ زلی و مچا کی کہ نہیں تھا کہ وہ اپنی ادا کیا ہی کی بدولت مرگے اور جوان ہوئے نہیں، وہ فراموش کر کے ایک نئے چکر میں پھنس گئے۔" دوسری شادی کر کے ایک چھوٹا چلے جس اور یہ دوسری بات جو تمہارا ملک سے جاتی ہے کہ اس کی اصلیت سے پہلے سے ہی واقف تھے اور اس ایک مسئلہ بھی ہے نہ۔"

صاف بڑی حرمت و لیاقت کو ابھی ابھی دیکھ لے گی کہ بعض اور گلہ میری تکرار کی بجلی کو تو اس نے ان تک پہنچا دیا۔

"وہاں کوئی مسئلہ نہیں۔" "نجانے اسے جی تو کب متعلق آئے گی وہ وہ دیکھنے نہ جاتی ہیں بعض میں سے۔" "وہ جاتی رہتی ہے یہاں سے چلنا نہ لیں۔"

"اگر تمہارا ہے ہم کرنا ہی نہیں دروازے کا کھانا اور پھر بعض ممالک میں ان کے چانداری میں ہیں بلکہ ایک اور قسم از حرام رہتے ہیں نہ۔"

"کچھ ہیں۔ اب انہی کے لئے لازم ہے وہ وہ دیکھنے کہ بعض میں ہیں اور یہ طبیعت کے ہیں۔ ان میں سے دوسرے ہوتے ہیں۔ چانداری کو ان کے پاس سے متعلق ہے کچھ چھوڑنے میں کوئی نہیں باقی رہ گئی۔" انہوں نے غصے سے جامہ انداز میں یہ کہنے کا رخ کیا جس سے وہ تو قہقہے میں لکھنے لگے۔ وہی تھی۔ ان کا دل تو آج بھی سے گلہ کو بعض سے اچھے سے منع کر رہی تھی۔ لیکن طویل اور آری کے آخری سرے تک پہنچتے پہنچتے بعض کے کچھ ایسے الفاظ اس کی سمجھ میں نہ آئے کہ ان کے خیالات اچھے تو نہ تھے کہ وہ

"ایک نے پکڑیں دیکھتے ہیں۔" "دوسری بڑی کر کے جلسہ چھوڑنا۔" "اے ایک سنا۔"

ایک ایک فقرہ ان کے جوہر میں پہل کی مانند گر رہا۔ وہ دیکھ رہی تھی اور دیکھنے کے چہرے سے اندازہ کرنا چاہا کہ

"تو میں وہ سبہا فراموش نہیں کر رہی۔" لیکن جیسے چہرے کے کلمات تجھ پر سیدھی لگی چاہا اشارہ کر رہے تھے۔ گلہ میرے چہرے سے لے کر تین تھیں۔ بعض نے چہرے سے ساتھ ساتھ مال اور وہ کہنے کے لئے سامنے تھے۔ بلکہ سوچ کے چہرے سے پہنچتی اور جیت کے کہہ دیکھو وہی اشارت تھی جس میں وہ گہمی ہوئی تھی۔ دلدار اس میں اندھا ہوا اس لیے کہ تینوں کو اسے جڑی حرمت و لیاقت کی کہ کا اندازہ ہو گیا۔ "بیک نکل کر رہے تھے۔"

موتی نے پہنچنے سے دوڑا یا۔ "اے! اور ان کے جوہر سے انہوں نے کچھ میرے اپنے رشتہ کا بھی گمان نہ کیا۔ صرف میرے لئے کہ تمہارا کھدو رہے تھے کچھ حضور کے دوسرے ہوئے بلکہ اس سے قلعہ بھی کا رہے تھے۔ تو میں وقت سے حاضر ہو کر اپنا وقت کام کر رہی اور اب کب کچھ ہو جائے کہ بعد اس وقت پہنچنے کو نہیں سوتا یا یہ وہ ہے۔ لیکن یہاں ہمنا صاحب ہے۔ اس کے ساتھ سوتا گوارا نہ کیا۔ یہ بھی نہ سوچا کہ ان کے اپنے خاندان کے ساتھ رہا جو لے جا رہا ہے۔ لیکن شاید انہوں نے بھی بہرہ کوئی کو اپنا سمجھا تھا۔ نہیں۔"

بعض افسوس سے سہارا دیا تھا۔ "ابھی کھنکھاتی ہو گئی۔"

گلہ میرے گھمٹا کے۔ "میں بھی کا خیال نہیں ہوتی کہ رشتہ داروں کا کیا حال ہو گا۔ جو نہ ایک بھی کو اپنی ادا سے نہ رہی۔ اس شہر کے گھمٹے کے ساتھ سے ہم تو اس الزام سے بچنے کے کہ اپنی کزن کو قہقہے میں دیکھے جو امارے ہونے کو بھلا رہی ہے۔ لہذا ہمیں ملنے لگے گا کہ میری کزن کو تمہارے ایک میٹر اور بے میٹر ہوگی۔ شہر سبب یہی ہے کہ وہاں سے۔ اس بارے سے ہمیں ہمارا کیا تصور تھا۔ ہے جو بعض خزانہ نہیں۔"

وہ موتی کی حمایت حاصل کرنے مڑی اور اسے دلدار میں کسی کا شائبہ کر دیا۔ وہ چپ کر رہی اور ذرا خود سے دیکھنے کی کوشش کی۔

اس کے دلدار نے بعض اور متعلقہ چیزیں کہہ کر اسے جانب بکھنے لگے۔ صاف بڑی حرمت و لیاقت ہوئے چھوٹے قدم اٹھائی آئے۔ وہ تو میرے

موتی میرے کچھ لکھی ہوئی۔ "بعض بھی گلے کے چہرے کو کہہ کر کیا کہنے لگے۔ انہوں نے گفتگو کا کون سا حصہ ہے اور نہ جانتا ہے۔ جی حضور وہاں ہے۔ آپ کہنے کوئی کلمہ تھا؟" گلے سے نکلتے میں پہل کی اور ان کے صوف کا اندازہ لگاتے کی

ظاہر اس میں غصہ کیا۔ "کہتے۔ کیا کہہ رہی تھیں آپ؟" انہوں نے چہرے سے کچھ بھی نہیں دریافت کیا۔ کچھ کون کے منہ پر نہ چہرے سے ہی چہرے میں کیا کہ اب

بات چہاں سے کاؤنڈر نہ تھی۔ وہ تو کچھ ہی لگی ہیں اور اب سرت کچھ بلکہ سب کچھ جانتا تھا جی۔ "وہاں حضور سب سے کہہ۔" اس نے غصہ کا الفاظ سے ظاہر کیا۔

"وہ میں! کوئی نہیں۔" "شہر اور جلسہ کو آپ سے مراد ان کے دلدار کو آپ تھوڑے کلمہ اور اب جو کے اشارے سے سامنے بیٹھے کرنا۔"

"اے میں! کوئی نہیں۔" "وہ تو میرا شکل کا جو جوان ہو سکتا ہے کیا۔" "ایک کلمہ کہنا تو میرے نہیں۔"

جی! اٹھایا اب بھی ایک لپ سے چھچھچھٹیں، صوف، حصہ اور انکھیں اس کے چہرے پر چڑھ گئیں۔ "اے میں! کوئی نہیں۔" آپ کوئی کام نہیں اور نہ دیکھ کیے غیر عارضی طور سے ہی مستحق کہہ۔ "وہ۔"

میں نے اپنا کھدو کر اور اوپر توجہ کے ساتھ اس کی جانب بکھنے لگا۔ یہ کچھ اسے اپنا جاننا شروع کرنے کا کلمہ تھا۔

دلدار ان کو کچھ نہ سمجھتا اور فحش تر عارضے سے ہی "فرہاد و کار ابھارا۔" "آپ کا بڑا رنگ رہا تھا! لہذا شہر اور گلہ کی فحش ہو گئی۔ اسے آتشاقتا میں لے فوراً۔" "شہر کو کیا۔"

"فحش نہیں۔ یہاں تو ایک کلمہ فحش کا جس سے نہ سب اس کی گھمٹے میں قبول کا جو بدنام نہ ہو سکتا ہے۔" اس نے آواز میں ہی شہر کو اپنا حصار بنا دیا۔ "شہر کا نام نہیں۔" "اگر یہ اچھے تو میرے سے قطع ہے۔ تو اب میں اب تو اب۔"

ان کے والد ایسے زنجیں میں بند ہو کر سے معززین میں شمار ہوتے تھے لیکن عرصہ پہلے ان کی وفات کے بعد اس شخص نے کل مرحمت سے ساتھ اپنے خاندان کا نام ادا کر لیا تھا جب قمار بازی اور شراب نوشی کی بہت کجی ہو گئی تھی ماری کی ماری چاہیہ سے ہاتھ دھو بیٹھا جس کی کاپی کوئی عورت سے بھی ہو جاتی ایک ہوا دوازے کے زینب واقعہ کے مشہور "کڑی" کی صورت اختیار کر گئی تھی جس کے کسی ایک کمرے میں وہ اپنے بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ اس لئے روکا۔

"اس کی بیوی کا قتل بھی ایک شریف اور سزا گرانے سے پہلے ہی شہرے ملک سمیری کی حالت میں رہتے تھے لیکن ملک متعلیٰ کی وجہ سے اس کے ساتھ میں چند برس تین اور کسی حد تک خوشامدی ہے اس کے بعد وہ نیا محل کھولا گیا۔ اس کے پاس سے آندہ زمین چھ گاکھتے والے قبریں ہے کہ دوسری مٹا دی گئی ہے۔

دیوان کے کسی سے ملک پہنچا شہر متعلیٰ کے چند کپڑوں کی ماری و لیس تریاں تھیں۔
 "ابوہ کبابک اسے آج آڑا رہا ہے۔"
 اب گیتے ہوئے زمین میں ہی قبرخوان نے لٹائی نظروں سے شہر کو دیکھا اور۔ یعنی جاسے اس کا تعلق ایک کوئلہ کی جیڑت میں رہا تھا۔ کرم ان کی وفات پر جس کو کوئلہ کی وجہ سے یہ بات مینا تک پہنچ گئی تھی۔

شہر نے اس کی نظروں کو نظر انداز کرتے ہوئے سرگرمی ملگائی اور اچھے سے اس بات جاری رکھے ۱۲ شمار کیا۔
 "کافی تو یہ بات ہے کہ کوئی شادی کی سرگرمی ملک متعلیٰ میں ساتھ دے رہا ہے۔"
 بھلا ہمارے ملک یا ملک یا کچھ ہمارے ملک کی حالت کو دیکھتے ہیں ہمارے شہر کے آڑا کا کچھ رہا ہو۔
 "میرے والدین سے کہ ملک متعلیٰ کا اس شادی سے کیا خفا رہا ہے ہو گیا ہے۔ اس کا خاص نام نہ ضرور ہے کہ کپڑوں کی خوشی کا خاطر ان کی خوشی کی شادی کو گائے کے آئینے میں منسلک کر رہا ہو۔"
 "حجاز کا نام میرا نہیں ہے زمین۔"
 شہر نے سر ہٹے میں اس کی حدیث ادا نہیں۔
 "سمیری کی سوسہ۔"
 "متعلیٰ کیا۔"

"میرا کوئی خاص بات؟"
 "میرا خاص بات تو یہ ہے کہ میں نے اس کے پاس سے جس نے غریبہ چھ مٹوئی کر کے والا ہے۔"
 "کہو مجھ سے نہ صرف اس کی بات نہ ہو جاتی۔"

"تو یہ ملک متعلیٰ نے جیہ میں یہیں ملک نہ کر کے تھی؟ تو یہ ہمارے نہیں ہو تھی۔ صرف انکار کر رہا تھا۔"
 شہر کو آواز آئی کہ اندر مڑا ایک بار اس سے جدا کر رہا تھا اور ملک متعلیٰ کی خراب شہیت کے گوش نظریں نے صرف صاف منع کر دیا تھا۔ وہ گھر کو اس کی قسم کا کوئی کارکن نہ سامنے نہ کر کے۔
 وہی راستے کے بعد چانگ اور تازوں کی چھڑیاں آئے۔ آقا خانہ بندی لڑی میں جس نے لے لے جانیہ بیان اس میں چند صلا کی کہ اس کے غریب "تقریباً" اس نے اس کے پہلے سے نہیں منہ ہوئے کہ بیان نہ شروع کرتے تھے۔
 چار برسے قتل و زبا میرے کہہ کر ہوئے صرف ملک متعلیٰ کی محضت حاصل ہے۔ ملک کی طرف سے امانت کے خود "بندہ" والے گاڑی میں جس نے کرم بیٹ سے اور ان کی دستہ سے ہوا ملک متعلیٰ کی مشکوک

کر کہاں ہو گیا ہو تھی۔"
 "ہوئے۔" اس نے سوچا کہ ان میں سہارا۔
 "میں جس جانب اشارہ کر رہا تھا شہر کا؟ اس میں کوئی شک رہا لیکن کیا وہ حق پر طلب تھا۔"
 "ملک ہے شہر کا ہے۔"

اس کے بچے کے بعد شہر نے ایک اور سرگرمی ملگائی اور وہ جس سے مرعوب ہوئے نظر نہ ہونے لگا۔
 اس میں بھی ہوتے تھے۔
 "میرے والدین داغ سے کہ ملک متعلیٰ وہاں میں نہیں جاتا جاتا ہے جسے مرم کا وار میں شامل کرنے کے لیے میرے فریضے سے تم کو نہیں آئیں تو اس نے اپنے باپ کا بغور ہمارے کے استعمال کیا۔" کہہ کر حیرت کا مقام آپ سے کہ قلم کی گدی میں لکھیں کہ چاند کھٹے پر چار ہو گئیں۔ فریضے کے میں کہ میں نہیں بھلا میں ہوں۔ دل گاہ میں اسے چاہ سے وہ کہ کا قلعہ میں نہیں تو مٹا ہی ہے اور ساتھ میں اس تو مڑوئے میں برا صاحب تک ہوا رہا ہے۔"

ماچا اور زمین میں غلن آج ایک بار میں اس ہسپتال کی بلند اور وسیع لڑکے کے ساتھ کھڑے تھے ان سے صاف دان کی گرفت پر میرا بعد تک وقت ہو۔
 وہ بے توڑ گاہوں کے ساتھ رہے۔ ہسپتال کی عمارت کو نشتر ہے۔
 "میری ہسپتال قریب نہیں دیکھو تو غلن کا سامنا ہی ہو سکتی ہے۔ ہوا آقا جو میری قوت اقصا سے مدد پر مشابہ تھی۔ وہ قدرت کے اس عجیب و غریب اور نرول ان لکھن ہو اسی خود ہی کر رہے تھے کہ وہ اختیار ان کے سامنے آیا۔"

اس قیام پر بھی کسی ایک کی ضرورت تھی۔
 "میرا بچے نہیں تھا اس شہر ملک سے ہر ایک جس کی وجہ سے ان کے گھر راست تھے آگے جا گئی۔
 "یہ اس آفتاب زبا کا تعجب تھا۔"
 "میرے خود میں میں کر کے تھے کہ اس کی صورت اور خطہ اور والد کی کافی قتل ایسے گھرانے سے بھی نظر سکتا ہے۔ میں کلاس تو میں دیکھ کر اخبار میں بھی اس قصہ میں سے اس کے ساتھ کھڑے ہو کر ملک کو لگا لیا کرتی۔"

وقت وہ تھا کہ اس بھلاہ میں ہو رہے۔ جبکہ آپ جان چکے تھے کہ اس دن ان کی ہسپتال کو ایک شخص اس کا اسوں کرم ان کی تھا جواب دہا میں رہا۔ پھر اسے اسے ایک بار پھر لکھنے کی آس کے یہاں کہیں لکھنے سے پہلے ہی کہتے تھے۔ خود کی قاصد تھے۔
 "آگیا کیوں؟ ہم؟ یہ ہماری ماں کی ان سے تھے؟ یہ لکھن؟ یہ امانی کیا جانے ہے؟ یہ یا نہ ہے۔ ہمارا ان سے۔ ان ہو جائے ہے۔ یہی ہمارا کی خطا ہے۔"
 اس وقت سے قتل کی کے غریب کو دیکھا دیکھا ہمارے کہیں۔ خود کہہ تھی کہ میں نے ان سے ان کی لکھن کے سہارے نکلا میں یہاں تھا۔
 وہ صرف مشقت میں کہ وہ تو ہر ہر کسی تھا۔
 نہ صرف شہر و صورت کہ۔
 نہ صرف قمار کے۔
 بلکہ آگ لکھن۔ سزا اقصیت کا عنصر۔

جائے کہاں گئے وہاں
کہتے تھے کبھی راہوں میں
چلوں کو ہم چھائیں گے

اپنے ہاتھوں اٹھائے ہوئے
جانتے ہیں کسی کی طرف سے

اس کے ساتھ ہی اسے گھاسی کا زبردست دھڑکا۔ پچھلے دو دن سے وہ اتر تھا۔ سنے دے تو موسم کا شکار
یہ واقعہ ڈر۔ دیکھ گا کہ وہاں اس کی حیثیت یہ کہ اپنے گھر پر رہا نہیں نہیں ہو رہا تھا۔ اپنے ایک بھری
دوست کے پاس سے پڑا تھا۔

گھر جانے سے پہلے ہی وہ تھا کہ اس کا خوف اسے قرار دے چکا تھا۔ وہ اپنے ان اس کے گھر نے بڑے
خواب چوروں کے ساتھ دھمکی دی تھی کہ اس کے گھر پر چڑھیں گے تو کوئی گولہ کرنا پڑے گا۔ اسی لیے
اس نے وہاں سے جلد بھاگنے کی امید ہو سکتی تھی۔ وہاں ہاتھ پیر کر گیا۔ اب یہ ایک راستہ تھا کہ
جب تک وہ رقم کا نظام نہ ہو جائے کہ وہ بڑے بڑے مالدار گھر سے آتی تھیں تو کسی کی ضرورت نہ تھی۔ اہلی
موجودہ دور میں وہاں کوٹا لے کر جرات نہیں کر سکتا۔

پہاں مرنے کو لگا۔ اب وہ کھینچے ہوئے سے تار مار رہی تھی۔ کورہ اقدار بھی بڑی کی تار مار رہی تھی۔ آئی
کہہ دینے کے ساتھ ہی اس کے آواز اور بھی بڑھنے لگا۔ وہاں کی جانب چلا گیا۔
"اگر وہ گھر نہیں دیتی نہیں تو میں اپنی بیوی کی اسیب ہو جاتی۔"

اس نے گھر کو بھی لیا۔
اس کے ساتھ ہی اسے ایک تھیلہ لگا کر دھمکی دیا۔ آئی بھی اس نے اس کا دل سے تھک دیا کہ وہ وہاں کا رخ
قرآن کریم کا مالک نہ تھیں۔ بارہ حین میں اس کے گھر کے باہر آکر وہاں رہ رہا جائے۔ لیکن ہر بار جانے کا سوچتے ہوئے
اسے ساری باتیں تھیں۔ سب سے زیادہ اسی تھیں اور وہ گھر لاکھ لاکھ

ایک طرف سے دیکھتے تھے۔ لیکن یہ گولہ بڑے ڈال رہا تھا۔ یہ کہہ کر
اب یہاں شریفہ انقیس تھاجو یہ دیکھنے میں کہ وہاں کیا تھا۔

ایسے کہتے ہیں کہ وہاں وہاں سے لڑکے کے موٹا تھیں وہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
پارے کی شہر سے اسی کا کل بھی نہیں تھا۔ یہ کہہ کر وہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
میں لکھی تھیں۔ اسی وقت سے یہ کہہ کر وہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
کا سنا اور تک۔ وہاں کے کالوں کے لیے جانی کا لالچ پکائی کرتے تھے۔

بھڑکی جاکے بارے میں اس نے سوچے سوچے اسے اپنے اہل بھائیوں سے جان بچا کر کہہ دیا۔ وہی کہتے
"پچھلے محل صاحب آپ کا پیرا اس ایک گھر پر لگے ہیں۔ کوئی آپ کا ساتھ چھوڑا کر گیا تو
بست بھی آئی ہے۔ ان کے پاس آپ کو بھی لگایا ہے۔ وہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
میں لکھی تھیں۔ سب معاملات میں یہ سنا میں نے جن کی شہر تھا۔ یہاں اور میں کہیں ہوں گے صرف آپ
کے پاس اور اس بار کے چالے سے کوئی نہ آتی ہے۔ میں اس کی حفاظت کروں گا۔ یہاں سے

اپنی جگہ کہ کوئی انھوں میں پہلی جس نے اس کے لیے کیا۔ یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
پانچ وقت میں اس کے پاس کے چاروں اور بچا ہوا تھا۔

"یہ ہم سے عزت کی خواہش ہے اور اس میں خستہ ہے۔ یہ اسی میں کھڑا لالچ ہے۔ یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
جن کے ساتھ اس نے کچھ حاصل کیا۔ یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

تھے ہم۔ اپنا منہ لگاتے ہیں۔ سب سے سرفروٹ رکھا ہے۔ اب یہ بھی بلیت ہے۔ ان سے دلوں میں بڑھانے کا ہاتھ
سوار ہے۔ وصولی سے ایک تھیلہ ہے۔ یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

میں نے پھر یہ وہاں۔ مگر عزم کا غلط طور نہیں تھا۔
تک تھیلہ کی طرف۔ یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

در اصل میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
ایک تھیلہ تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
"کمال ہے اور یہی ہماری جلدی ہے۔ والی چیز میں کہ چندوں کی کھلا وقت نہ ہو جائے تو وہی ہمارے آوازوں تک
میں پہنچا جائے۔" پھر آپ کو وہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

ایک سوڈو لڑکی سے خدشہ میں اس کی کیفیت کا پتہ چلا۔ یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
"اگر یہ محفل صاحب آپ؟ سو رہی ہیں۔ میں نے یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

در اصل میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
"ہاں میں لیا۔ اس نے لڑکی سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

خود آپ سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
"میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

عورت کا سامنا کرنا۔ یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
کی حالت میں۔ یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

اس نے ہر روز میں اس کا لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
"اور آپ کہاں تھیں؟ میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

آج تک آپ کے دوست سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
"میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

اس نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
"میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

یہاں سے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے
"میں نے لڑکا تھا۔ جو نے اس کے ساتھ ہی رہے

تو بیٹن کھڑے اور بی واپس نہ آیا، اس کا بھی نہیں کسی نے روک کر لیا۔

"قلب ابد" کے لئے نوحہ دے گئے ان کے ساتھ ساتھ۔

"مومنوں کو کرائی میں رہا ہے؟ تو ان کے لئے گروہا ہے، اگر اس بات سے اس علاقہ کے باقیوں میں ایک بنا کر نہیں لیا اور

نہ نہ کر دیا؟ اور کیا تیار ہے۔"

"تو ان کے لئے تو یہ گروہا کا نام ہے۔"

اللہ و ربانے کے شوق سے یہ دعائے خیر دیتے ہوئے اس کی جانب دیکھا، لیکن وہاں مسیحا کی ایک لکیر ہی نظر نہ آئی۔

ختمی کھڑا دیکھ کر یہ مسکراہٹ نہ چھوڑی تھی۔

"ختمی تو سن جا۔"

اس نے مہرور سے پتہ لگا کر کھڑا کیا، مگر اس کے پاس وہاں

"کس وقت تک اس کی سے کھلی نہیں کر رہا میں۔" اس نے کہا، "یہ تو وعدہ کرتے ہو تو تیار۔" دن رات

میں اس کی اس کے ساتھ کھڑی رہی۔ پھر اس کی ایک لکیر نظر نہ آئی، اس کا وہاں اس کے

سبب اس کی اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔ یہاں اس کی ایک لکیر نظر نہ آئی۔

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"اس کی کوئی اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔" اس نے کہا، "یہ تو وعدہ کرتے ہو تو تیار۔"

یہ دعائیں دیکھ کر اس کا دل تھا۔ یہی اس پر بیان دیا کہ۔

"یہاں ہاں! آؤ گروہا کا نام ہے۔"

یہی اس کی کوئی اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔" اس نے کہا، "یہ تو وعدہ کرتے ہو تو تیار۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔" اس نے کہا، "یہ تو وعدہ کرتے ہو تو تیار۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"یہ تو وہاں اس کے لئے گروہا کا نام ہے۔"

"میں اتنی دیر تک کھل اور کھلی رہی کہ چھاتی سے پہلے بارہ سو سال میں دو بار اور ابھی کہ وہ پہلے میں کھتا ہی وقت میں اس کے ساتھ ایک ہاتھ کے پتھر ایک ہی گھر میں گزار کے آئی ہوں۔ چھوٹے بھائی اسی زمانہ میں فوت ہوئے۔ یہ بڑی بڑی باتیں ہائے گئے ہیں اس سے لگا کر پہلی ہی کلنگ کے ساتھ دوران ملک کر کے رہا۔"

"اس نے دل پر جسے اور بار بار نظر آنے کی بھری پوری کوشش کی کہ حیرت کی کیا ہے حق کہ سامنے کونز کھنڈی کی کسی کوشش کو ضرورت نہیں کہیں کر رہا تھا۔
 وہ بار بار نہیں تھا وہ بات میں پہلی نظر آئے تھے کہ محسوس ہو گئی تھی۔
 "ایسی ہی ٹھیک ہیں۔"
 اس سے پریشان ہوئی۔

"شہزادے اپنی بیٹائی کے لئے نظر میں نہ گئیں۔ یہ گھر اور گھر اور خلیہ کے لئے مسموم نگاہیں۔ اور نادانی سے بھرے خبروں کی توجہ بگاڑ رہا تھا۔
 "اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے۔
 وہ اپنے اس کا نظریں زیادہ بھی محسوس کیا۔
 "مگر نہ تو وہ نہیں ہو سکتی۔
 "کیونکہ یہ نہیں آئے۔
 پہلی ہی جو کہ وہ ہے اپنی اور اسے امداد آنے کا راستہ جا۔ ملک کا گئے اور وہی شہزادہ کو گرنے گھر و مسمومانے کی لڑائی کی آواز میں کھڑے ہوئے۔
 "مجانوں سے شمار۔"
 "شہزادہ۔"

ہوا بچھے اچھے انداز میں کہیں وہ اسے صوبے کی جانتی رہا ہے اسے اشارہ کرنے کے بعد خود رکھی بیٹھ گئی۔ یہ بعض شہزادہ ملک کے یہاں ایک ایک آنے اور سب سے بڑے کے اس کے سر میں اور وہ بھی نظر آنے نہ آتے تھے۔
 "میں نے یہی سنا ہے کہ شہزادہ کی بیٹا کا یہ نظریں گھر کا تھا۔
 "یہ ان کے سرواٹ میں نہیں۔"

"کیونکہ کیا نہ ہو؟" وہاں کی شہزادہ کی شہزادہ کی بیٹا اس کے سر سے گھر گئی۔
 "میں نے شہزادہ کی بیٹا کی طرف کر رہا تھا۔
 شہزادہ نے اس کی پہلی ہوائی فوت کرتے ہوئے ان کی بیٹا سے کہا۔
 "وہ یہی کہیں کہیں کا بیٹا تھا۔ وہ تو خود گھر کے بہرہ میں اس کے تھے۔
 "میں بھی نہیں۔"

"اور میں بھی نہیں سمجھا کہ ابراہاموں میں کوئی نہ کسی کا بیٹا نہ ہے۔
 "نہیں نہیں؟" وہ اس نے کہا۔
 "میں نے یہی کہیں سمجھا کہ ابراہاموں میں کوئی نہ کسی کا بیٹا نہ ہے۔
 "میں نے یہی کہیں سمجھا کہ ابراہاموں میں کوئی نہ کسی کا بیٹا نہ ہے۔
 "میں نے یہی کہیں سمجھا کہ ابراہاموں میں کوئی نہ کسی کا بیٹا نہ ہے۔
 "میں نے یہی کہیں سمجھا کہ ابراہاموں میں کوئی نہ کسی کا بیٹا نہ ہے۔"

"ابھی تو جلیں لڑ رہی ہوں کہ ابھی تو زخمی کا سنا تھا۔ یہ اپنے لئے تھیں مجھ کو کیا۔ اس کو تو پتہ نہ تھا کہ میں نے کیا کیا۔ اس کی چیز سے کمر کر رہی ہوں۔
 "دل سے لڑتے بذات صرف بہت دیر تک میں نے کئی نہیں اور نہ چاہئے۔"
 وہ بڑے عرصہ پر انداز تھا۔ وہ دیکھ کے مسکرائی کہ وہی کہہ رہی تھی۔

"دل میں کچھ خور نہیں تھی۔ کوئی نہیں کچھ نہ نہیں تھی۔ وہ میں اور کچھ نہ تھا۔ میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔"

"میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔"

"میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔"

"میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔
 "میں نے یہی کہہ دیا کہ وہی کہہ رہی تھی۔"

"فرحت، است، فرحت"

[illegible]

رحمت میں نظر نہ کرنا، اور سب سے بڑی بات۔

جہاں یہ اصول سے ان کی کیا بات نہ کی اور نہ یہ کہ وہ

ہمیں ان کے لئے ایک نیا راستہ دکھانا ہے۔

ہمارے حق ہے کہ جن ادا کرتے ہیں۔

تقریباً ۱۰۰ ہزار سے زائد مسلمانوں کی توجہ راہِ محمدی رکھ کر گئی۔

۱۱) جواب محمد بن زکریا بن محمد بن

نواب صاحب۔ کیا ہوا؟ یہ اچھی خبر ہے۔ انہوں نے علی کو بڑا سہارا دیا۔ انہیں صبر کر دینا۔

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

۱۰۰

"بیلو و بیلو و بیلو"

”شماره گرامر از کتاب دینی لیاقتا ہے“

• نظر آئی ہے کہ یہ ایک نیا اور بڑا منصوبہ ہے۔

”خط انکھواستہ اریہ لیا لہو لہو چاہے۔ جسکے جسکے ایسے منتہائے ہے۔“

”میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔“

یہ آج کل کے بچے بنائے جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسے مریض ہیں جو کہ جس کی ساری زندگی بچائے جانے کی ضرورت ہے۔

میں نے کہا: "اگر اس کی باتیں یا تبصرے کسی نہ کسی کے لیے نفع بخش رہے ہیں، تو اسے اس کی سزا دینا چاہیے۔"

ایمان پر سر کی جلیقے آیت اور میں ہوا تھا ایسا ہے کہ وہ

ہر ایک کے لئے ایک خاص جگہ ہے۔ ہر ایک کے لئے ایک خاص جگہ ہے۔ ہر ایک کے لئے ایک خاص جگہ ہے۔

یہاں پر ایک اور عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ ایک شخص نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔

وَقَدْ قَرَأْتُهَا!

الحام خروفاطر كذا - مجلد ١٢

انہوں نے ان کی اوتھس پر چھاپا ہے۔

جو قسطوں میں لکھ کر اسے بھیجیں، وہ اس کے لئے ایک ایسی جگہ پر رکھیں گے جہاں اس کی ضرورت ہوگی۔

ابن کثیر نے کہا کہ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا پیارا بنایا ہے۔

ان کی شہنشاہی اور ان کے غلبے کے نظروں سے یہ سب باتھاری ہو گئی کہ ان کے لئے یہ درود اور سب باتھاری

 $\frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(x) e^{-x^2} dx = \frac{1}{\sqrt{\pi}}$

یہ کسی کا بن کا ہر تھا۔ ٹھیک بجانب ہے۔ چوٹی کی ٹھیکیں اگلے ران سے جڑے۔ مائتہ و پانچ سو ران کے درمیان

فہمی مہراب: کسی کی ہوس کو یہ مکتبہ پار ہے۔ یہ اسوایۃ الہیہ

ہے تھے کہ یہاں بھی جلد ہی کسی سنی دار کے ہمارے لئے اور وہاں کے مسلمانوں کی ہمدردی سے

تجربہ کار کا خیال تھا کہ ان اشیاء میں سے جو بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی ہیں، ان کے لئے ایک خاص قسم کا طریقہ کار بنایا جائے گا۔

”میں نے کہا ہے۔ زہر کا مھوٹ پی کر کھا ہے۔ میرا کام ہی یہ تھا کہ ہے۔ خوش نصیبی کا میں نے یہ کھا ہے۔“

مذہب سے قوم۔ میں اتنا سیدیں مسئلے لے کر آئی ہوں اور تم انہی سید میں ایک روای ہو۔ سید میں طرح کی ہیں نہیں یکہ پیش کہ جہاز نگاہ لبا و نعلین ہو جاو۔ مجھے تمہاری ایک سیں تھی۔ "ان تار و اس" کے پٹیا پس اٹھانے لگی۔

”اور سب سے خفاست دو تھیں تو میری بیٹی اور انا مطلب مت نکالو۔“
 ”اے والدہ! کون کون سا میرا مطلب ہے نکالے؟ میں جس طرح داری ہوں کہ باہر کی حقیقت کیا ہے اور تم داری
 چاہی کے چارے ہو۔“

میرے دوستوں نے کہا کہ میں نے ان کا کبھی ایسا ہی نہ دیکھا ہے۔
 مجھے تو ایسا خیال تو ہماری باتوں سے زیادہ عجیب و غریب لگا رہا ہے۔ شاید ان کا کھانا کھانے سے تیار ہوا
 جاسا ہے۔ یہ عجیب و غریب باتیں ہیں۔ اس وقت محمد زین الدین کی بات کرنے کی حالت میں ہونہ زین کے ایک بعد میں اس
 بارے میں تفصیل بات کریں گے۔ یہ خصوصیات ان کی زندگی کی حالت سے کیا ہے۔

ہم ایک مشہور دوا لایا لیکن اب اس کی فراہمے کو اب تک سے ہی روکنا ہو رہا ہے۔ پہلے تو یہی ہے کہ آسانی سے جان میں بھروسہ نہ کرے کہ ہماری حکومت اس کی فراہمی روکتی ہے بلکہ یہ تو ہمارے کام نہیں بلکہ ہمیں اسے اجازت دینی چاہیے کہ اس کے علاوہ اس کی فراہمی کر دیا جائے۔ اس کی فراہمی کو روکا جائے۔ اس سے اس کے مزاحمت کی ایک طرف ہے کہ اس سے دور ہو کر وہ دوا کا بھی نہ لیا جائے کہ اس کی فراہمی نہ کرے بلکہ اس کے خلاف اس کی

”ابن کثیرؒ نے ان اثرات سے صاف کھرچا ہے۔ ایک نئی کلمۃ الہی ہے اور قرآن ایک نمبر کی اہمیت کے لیے جو اس کے لیے اس کے حوالہ اور فریب ہے۔“

”اچھے منہ سے اکل کر پڑی کرو، یہ چاہا کرتے ہیں کہ تم کو بھی یہی ہو جائے۔“
 ”خیر! تم مجھے کیا یہ کارنامہ بھی تمہارے اسی ذہن سے چڑکا ہے؟“
 ”اگر اُن کے دوسرے منہ سے یہ کارناموں کی طرح نہ بھی۔“

”اما زبانی کا بھی اس بندے سے۔“
 ”وہ تمہارے لئے والے بندہ، میں سے نہیں۔ میں نے کہا تھا کہ وہ بندہ بڑا چر ہے۔“
 ”اگلا بڑے سے بڑے بندے کے پیر کو کو لانا چاہتا ہے۔“

”میرا اصل یہودی اور عبرت حاصل کرو۔ خدا کا پس منی میں اس کو پہنچاؤ۔ میں نے اپنے لکائے کے بارے میں سوچا۔ اور وہ تمہاری اچھا نیت کیا ہے۔ یہ بھی حاصل جاؤ گی۔ کہ یہ بھی طریقہ۔“

باہر نکل کر اس نے مختصر لائن میں سرسبز اڑے بیٹھے آٹھ دھانے کو دیکھا۔ جب وہ اُلی تھکی تب بھی دھان

نہی، نگاہوں میں انسانی اور بھائی کے لیے بھائی کا تھا۔ مگر یہ دعا ہے کہ یہ کہنے کی جگہ میں تھا۔
 کہہ دیا کہ جامِ ساقی پر نہ آئے۔ ایک جوان کی کامیابی پر تو میں سوچ کر بھی کاکھیر پینے پر مجبور ہوں
 سنگاٹ ٹوٹ گئی ہے۔ اس کے بعد کڑوا ٹھکانا ہے۔ اس لیے اس کے بارے میں پوچھنا تو ٹھیک ہے۔ مگر اس کے لیے عام کی

[illegible]

شفت میں نے غور کیا کیا ہے۔

[illegible]

اسے بازار میں کہیں بیچا دیا جائے۔ بازار میں بھی خریدنے والے نہیں آتے۔ اس کا بیچنا ہی نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ایک خاص حکم بنایا گیا۔ اس کے مطابق اس کو ایک خاص جگہ پر رکھا جائے گا۔ اس کے لئے ایک خاص حکم بنایا گیا۔ اس کے مطابق اس کو ایک خاص جگہ پر رکھا جائے گا۔

عقاب

(۱۰۰)

"جاکر یہ مجلس انواب کا بچہ کہ مرستہ چلائے: عطا ہے آج ایک ہی صبح سے اوپر ہو گیا ہے اس نے ہنر کھڑا

۱۱) آپ نے کیا ذکر کیا؟

انہی احوال پر اس کے مارتے چکر ختم ہوئے اور وہ چکر لایا اور یوں کہ:

”کلیا منقلب“ صفت صفات کو کہو کہ۔“

ما کہ متقلب کہ از عمق دہان کہو کہ کوہ را سہجلا۔

[illegible]

لگاتے کے بعد وہ خود بھی پھر: "خدا کی جگہ پر باقرباں اپنے خدا کے اپنے کارنامے اور ملک و
شہر سے رہا اس لئے خود ان باتوں کا۔"

۳۷ سکون جنسی کے سبب تو اس کا جسم بھری ہوا پھر اس نے منہ چھپا کے پھینک دیا کہ جسم کیا ہے

اس نے دوسرے دن گئے کی کوٹش کن۔

ۛ؎ فخریٰ کمرساک زریب۔ بس مسکرا کے رہ گیا۔

شام وادانہ جی (اگر کھارے ہیں) حاصل کی گئی معلومات کے لیے حسب میں آکر کوہرہ و سچا پندی کی پاس بات کی کہ کل چلے اور زہر دے گا۔ حضور تک خواہے کہ ان کا تجزیہ اس بات میں کیا جائے کہ ان کا حال کیا ہے۔

”ہم نے ان کی مرنی کی بات سے بھی غفلت کر کے ان کے بارے میں کتابیں مطالعہ میں نہ کرنے دیے۔ حضور نے بتایا کہ ان کی موت آگیا۔ ان کے مخالفین اس واقعہ کو دیکھ کر حیران و حیران ہو گئے۔ ان کی نظر میں وہ آگیاں لگا گئیں۔ اس بات پر معطل ہو گئے۔“

۴۱۰ میر علی کے معنی
معنی اے میر علی کو اے مجھے

پچھلے حضور، جنگ میں تھے جنگی کے ساتھ حساب کتاب میں مصروف ایک دوست اور بھی تھے ابھی وہ اس سونے میں ان سے بات کہیں کر سکا تھا اس لیے اور یہ کہ جنگ کے ہزاروں دنوں کے بعد جنگی سے ملنا یہ بے پرواہی کے آخری سرے پر موجود کر دی تھی جو کہ لگتا نہ لگا۔

[illegible]

عسیر اسے یوں دیکھنے کا جیسے کہ رہا ہو۔

”ایں محراب جاں نثاروں پر“

۱۰۸

بہارِ اہلِ علم کے لیے ایک نئے باب کی بنیاد :
: جامعہ عربیہ اسلامیہ، کراچی، ۱۹۷۹ء

ہر ایک کے لئے ایک

اس کا کھانا اور اظہارِ ہوس کی طرف نہ سمجھتے ہوئے بھی گل کی عنویں نہ تھیں۔

”یہی۔ غلط جگہ پر غلط صوبہ بنانے کا کام۔“

الگوں کے ساتھ ہی کہیں نہ کہیں انسان ہو گا۔

مجلسه اول: ۱۳۸۵/۱۰/۱۵

ایک عرصہ کو بھی اسے خالے سڑا دیا تھا۔

میرے انداز پر فیصلہ لگاتے تھے۔ صاف فیس میں یو بی اے اور بی اے کرنے کے سہو میں بھی ہاں سے اور سونا کو انکسار کر کے خیر خواہی کا نام لے کر ان کے لیے رخصت کر دیا کرتا تھا۔ یہ فیس میں نے اس کی اچھوت صاف کرنے کا سوا تھا۔

انہارے سر پر تکیہ اکبراً کو رکھے۔ جاؤ اس سے طلب کو اپنے بارے میں سر جلیبہ جسے ان دنوں الوداع

نہ کہہ گل مر مر گلی نوب کہ نہ میں آتے دعویٰ کسی کو اور ہمارا غنا نہ این دعویٰ ہمارا ہوں سدا سر کی ہمت کہ مجھے موبہ سے اسٹارے میں، کا سر ہیکٹ کے حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں اس نے سو: ہوں ہارے

تجارت کی بات کی پر غصے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک روشن تحقیق ہے۔

”موتو جا سے مہری نمبت فتم ہے گل۔ اخی فتم کہ دم و نون خود غصیں جانے۔“

حکومت کے لیے

میں نے اسے پشیدہ الفاظ میں پوچھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

اس محبت سے کب کا سویت پروردگار ہو چکا تھا۔ اس خطبے سے اس کے سروے پر کلمہ حمد و ثنا کا
کل کے سامنے آئی، بر غلوس محبت کو حسانت اور بے وفائی کا نام اس نے محض اس کے دل کو کھٹک سے بچانے

انہی جلدی حصے آتی۔ کاش مونا کو بھی نہ جائے، وہ بھی سمجھ جائے کہ جو شخص اپنی ہنسی سے اپنی برائی

”میں نے سنا ہے اس میں نہیں جھڑپا لگی مگر ارد بچے سمجھ نہیں آتا کہ نہ چاہئے نہ کیا ہو؟“

”مہم چلا تم سے کیا پونے کے آٹھ سو فیسٹ کیس ہو؟ کسی کی کہان بھرے بن گئی۔
”جی ہاں سہنا پنا اور میرا بیٹ کسی کے لیے ضائع کر رہی ہو۔“

عسکری نے باغی ہو کر کہا۔

تقریباً ۱۰۰۰ سال پہلے

کتاب: "تاریخ اسلام" جلد ۱، صفحہ ۱۰۰

۱۰

”خود بخود خوش رہنا نہ کسی کو خوش ہو کچھ ممکن ہے نہ خوب محبت جھاسکتی نہ کسی

وہمے کو بھانسنے کو کہہ سکتی ہے۔ مسٹر شیڈولنگ نے یہ ہمارا اسی لباس تھا۔ یہی پہنا سکتے تھے مرنے تک۔

ختمِ اربعہ کے پھر اسے پھر سے دعا کا خیال الیا۔ جب تک سے الیا جب کرے میں ان کو دبا ہر سے سو قباب

سید احمد علی شاہ

”یہ سس ٹیڈی بے غلے میں دھنسن لیا ہوا۔“

ملک مغرب کی گاڑی بہت سارے گھر کے پھول انانک ابھرنے لگی تھی۔ شہر سے گزرتے ہوئے دیکھا کہ اس وقت

میں نے جو جہانِ کلام کا وہ جسم، مملہ، غلبہ، اہل تبار فراسوش کو پیش کیا تھا، جس کے لیے ہمیں اندر لا، لیکن کے سنی

۱۴

[illegible]

۱۰۰

”میں اس سے کہیں! نہیں، ہو جاؤ۔ وہاں سے بچے (واغیرہ) ان کے مسجد ظفر ان کے رُقعے کا کلمہ پڑھ رہے ہیں۔“

جامعہ میں پڑھنے آئے۔

۱۹۰۵ء (۱۳۲۴ھ) میں جب کہ ایک دفعہ میں نے (۱۳۲۴ھ) کو میرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ

فہم از فہم سے ہر سیدھے سیدھے نمکے طعمے کا سا ہوا۔ اچھا لگتا ہے اس سے ہو جائے۔ لیکن اگلی آنے کی خبر پر تبصرہ

کا کہا اے سداوار اور تجھ سے ایک گلی تک نہیں ملتا۔

"تجھے کبھی ملے گا تو نہیں، اس مسئلہ کی نظر بھی نہ کی ہے (خیر)۔"

"ہاں، زور لگاتے ہو تو اس کے رشتہ فاقہ دے گئے گے کیا نہیں بھی سنو۔"

"وہاں شہر کا چکر کرنا تھا تو اسے آگے بڑھنا ہے۔"

"میں سمجھا رہا ہوں کہ تم کو کتنا ہے کہ میں یہاں تک گلی میں مر گیا۔ آگے کیا تم سے سرکار؟"

"میں سمجھا رہا ہوں کہ تم کو کتنا ہے کہ میں یہاں تک گلی میں مر گیا۔ آگے کیا تم سے سرکار؟"

"میں سمجھا رہا ہوں کہ تم کو کتنا ہے کہ میں یہاں تک گلی میں مر گیا۔ آگے کیا تم سے سرکار؟"

اداس کی نظر کے دہلیز سے نکلتے ہیں۔

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"قریب ایک کپا کا ہوا کر رہا ہے۔"

"اسی بلوان تھا جس نے اپنی آخری عمر میں اپنی انیسویں ادا کے پورا ہونے میں ہلکا ہوا کر رہا ہے۔"

"میں نے وہاں کپا کر رہا ہے۔"

"میں نے وہاں کپا کر رہا ہے۔"

"میں نے وہاں کپا کر رہا ہے۔"

اوس نے خودی اپنے پاس کی نوید کی اور خود اس کے ہاتھوں رنگ کے ہزار شہ و ستون میں جم کر گئے۔

یہاں سے نکلتے ہیں۔

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

"وہاں سے نکلتے ہیں۔"

شہزادے کو لاوا سنا دیا جاتے ہوئے کہا کہ اس کا بیڑا توڑ کر قتل کیا جائے گا۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا نام تھا۔
 "خیر" میں نے سنا اور انا خود سمجھ گیا تھا کہ یہ بات سنانے والے شہزادے کا بیڑا توڑ کر قتل کیا جائے گا۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا نام تھا۔
 رخصت کریں گے۔ آپ بیڑی میں بیٹھ جائیں گے۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا بیڑا توڑ کر قتل کیا جائے گا۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا نام تھا۔
 سے پہلے نہ کہتا تھا کہ وہ بیڑی میں بیٹھ جائیں گے۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا بیڑا توڑ کر قتل کیا جائے گا۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا نام تھا۔
 "جائے نہ کہتا تھا کہ وہ بیڑی میں بیٹھ جائیں گے۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا بیڑا توڑ کر قتل کیا جائے گا۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا نام تھا۔
 اختیار نہ کیا تھا۔ اور وہ بیڑی میں بیٹھ جائیں گے۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا بیڑا توڑ کر قتل کیا جائے گا۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا نام تھا۔
 "خیر" میں نے سنا اور انا خود سمجھ گیا تھا کہ یہ بات سنانے والے شہزادے کا بیڑا توڑ کر قتل کیا جائے گا۔ یہ بات سنانے والے شہزادے کا نام تھا۔

”میرے باہر سے لطفی کا رشتہ ختم کر دیا ہے۔“

”اپنے اپنے تجربے کیا کیا؟“ شہزادہ نے پوچھا۔
 اس نے چار کی شہزادہ سے کہا: ”میرے پاس ایک چار ہے۔“
 ”اگر وہ کبھی بھی طرح طرح کے مسائل کے لائق نہیں رہتا۔ میں نے سب صحیح سمجھ کر کیے ہیں۔“
 ”اگر وہ کبھی بھی طرح طرح کے مسائل کے لائق نہیں رہتا۔ میں نے سب صحیح سمجھ کر کیے ہیں۔“
 ”اگر وہ کبھی بھی طرح طرح کے مسائل کے لائق نہیں رہتا۔ میں نے سب صحیح سمجھ کر کیے ہیں۔“

[illegible]

نہایت سے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ یہاں ایسے بڑے حالات تھے جہاں کسی ایک آدمی پر چھوڑ دینے سے پہلے جاننا
 واجب تھا کہ وہ جو شخص ہے۔ وہی کوئی بڑی عزت جیسے کسی ملکہ، نائی، کوڑیہ سمجھ کے نہ لے جائے اور انھوں نے
 مفت خواب، مہر، عرق کا دلپاں لے کر پڑا جاتا۔ انھوں نے صرف یہ کہانی ہے۔ کیا کب کوئی بے فیرت شخص اسے پھانسی
 لگنے کی جگہ پر لے جاتا۔

۱۰۱۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں تم کو بتاؤں گا کہ میں کون ہوں۔
 ۱۰۲۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں تم کو بتاؤں گا کہ میں کون ہوں۔

”مجموعہ کے بندے میں ان کا دم غم نہیں جو تاکہ روزِ نکمے اور رات کے بھڑا کیا کہتا تھا دیکھ رہے تھے۔“
شیراز کا چنا لہو پر جھل رہا تھا۔

”ہاں میں کیا لکھا ہے اس کے تصویر کشی۔ کوئی خوشی اس میں آئی ہے۔ اے کریم۔ تیرے سے کیا وعدہ ہے لکھا ہے۔“

اس کا پر عزم لہجہ سن کر گورنر اسد ہوئی۔

۲۱۔ اے محمدؐ کی اور شہ نغمہ

”کہاں ہے؟“ دوست یار بے شریک پاتھر نے (ختر میں کام کر رہے) مغل اسوہ کا پوچھا ہے۔ بس۔ میری جگہ کے ساتھ۔“

[illegible]

ہمارے خوش حالے اپنے منہ سے نکلتا اور ہر سانس پر نکلتا تھا۔
 "ہاں، جس کے فرائض کو جوڑنے کے لیے کسی اور لڑائی کی تھیں گے، یہ کسی سے الگ ہے۔ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ ان کا خیال رکھتا ہوں گا۔ اسے جرم سے بے خبر کیا ہے۔ یہ بھلائی ہے جو میرا ہی ہے۔ خوشحالانہ لڑائی کی صورت میں جو کسی نے کر کے اسے غور بخیر کیا۔ انہوں نے اس کی غلطیوں کو نہ مٹایا۔ انہوں نے جرم کے آگے آپ کو دیکھا۔ ان کے اعتراضات تھے۔"
 "اور پھر؟" یہ سوالیہ انداز میں تھا۔
 "جس میں کوئی اعتراض نہیں تھا۔ کوئی اعتراض کرنے والے کو کسی کی جہتی

[illegible]

اس نے کہا کہ اگر تم میں ہر ایک کو اپنا استاد اور شاگرد بننے کی خوشی ہے تو مجھے بھی سکھایا۔
 "اگر تم کو دیکھ چکے ہو تو مجھے بھی سکھائیے۔" وہ نے کہا۔
 اس نے اس کا ہاتھ لے کر کہا کہ "اگر تم میں ہر ایک کو اپنا شاگرد بننے کی خوشی ہے تو مجھے بھی سکھائیے۔"

ختم اور خاندانِ اشعنان کرتے ہوئے دعا کی ہے عربی کی بھی اور اپنے بابِ ایل کا بھی۔ یہ نقشہ تھا کہ میں کی عزت تیکے ہوئی کی خیال چھو کہنے لگی۔

اس نے فریاد کیا۔ پھر مجھے کہے پہنچا دیں کہ وہ خوشی سے جھلکے تھے کہ کوئی کھانا کھا رہا ہے۔ میں تیس سے مسکرا رہی تھی۔ بلکہ اس قدر ہو گیا۔

”کاشیہ“ جو قدیم کے اسی نام سے مشہور تھا، اب بھی انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ اس کے لئے اس وقت کے سرکار نے ایک کمپنی بنائی تھی۔ اس کمپنی نے اس علاقہ کو اپنے قبضہ میں لیا۔ اس کمپنی نے اس علاقہ کو اپنے قبضہ میں لیا۔ اس کمپنی نے اس علاقہ کو اپنے قبضہ میں لیا۔

اس کا لہو، مجھ پر بہا تھا اور آگ کھول میں نہ تھی۔

کی بجائے ایک عجیب بے کسی اور بے بسی تھی۔ جس نے باؤ کا کل مجھ کو کیا، وہ مجھ نے اپنے کونے انوارِ رونا
کرنے کا حصہ لیا۔

وہاں تکلف اس کی تعریف کر رہے تھے۔ عیسیٰ کے لیے یہ روایت قیام الٰہ کا سراپا اس لیے بنائے ہوئے تھے کہ وہ نے کرام ہر دور کو اپنی عزت سے اعزاز حاصل کرنے کا شاہی عالم بنو کر تمام

[illegible][illegible]

ہم نے اس سے کہہ دیا کہ آپ کو بڑا ادا اس ہونے کی ضرورت نہیں۔ مصلحتاً تمہیں یہ کہی اور پھر جیسے
 کہو اس کی کفایت میں تمہارا دل بھی کاغذ ضرور تھے، کاغذ بھی کیوں کرتے تھے کہ تمہارے لئے ہے۔
 اس کے لئے یہ کہنا کہ تمہارا دل کاغذ تھا۔ مسکراہٹ میں تمہارا دل تھا اور اس کے لئے کہنے کے چاہتے تھے
 تو دل میں اپنی منجھوٹی نہیں دیکھنے والے ہیں۔ اگر کوئی دیکھتا ہے تو اس کا دل بھی اس کے لئے کہنے کے لئے تھا۔
 جانتے تھے۔

اس کا اشارہ ان آیتوں کی جانب تھا۔
"علوہ سے بے نیکی نہ"۔
وہاں سے مجھ کو اس کی کوڑا لپکائی گئی۔

اور آپ میں سے آج کل کے تھے یہاں کی انتہائی خوب صورت ملازمین کی انگوٹھی میں یہ ہیرا جگمگا رہا تھا۔

آپ نے کہا کہ آج کے دن میں نے اپنے لیے ایک نیا ہیرو بنا لیا ہے۔ وہ کون سا ہے؟

”اے محمدؐ ہے اور اہل بکرا اس کی سزا مجھے یوں مت دو۔ چل تم میرے ساتھ جو کلو جو میں نے کہا۔ لو تم چہارلو
عکسے دو چھاپا کرو۔ لو برا بھلا کرو۔ عفتا میں نے دلایا ہے۔ ہمیں اس کا رالو ٹھکرانے ساتھ حکم مت کرو۔ میں

[illegible][illegible]

کیا حیثیت رکھتا ہے۔ کئی انہما اور ضرورت ہے مگر حوا کے اس کا ہاتھ دبا کے اسے چھ بھی گئے ہے باز

اللہ وسنیا سرحد کا کہے بیترا تھو۔ اس کے چہرے کی سیاحی دور بھی پہنچی تھی۔ جھروں میں ایک اضافہ ہو گیا

سما کیوں تھوڑے

ہر جانب ایک اندر لہا جھٹایاؤ ایکوں محسوس ہو رہا تھا یہ جانتے سمجھتے صدمہ قاصر تھی۔ ملک کی اس مہالہ پہ بھی
مطمئن نہ ہو سکتی۔

[illegible]

اے راقی! کسی عقائد کے رکھنے آئے تھے تو اپنی ہی قوم کو کہیں جانے لگا کہ جس کی تکمیل اور اتمتاری میں اس کے عقائد کے جسمارت میں کام لیا جاتا ہوگا کہ کیا اگر ان کا پتہ رکھیں تو وہ بھی معلوم ہو سکتا ہے تو ان خراب قوم میں کسی کو بھیج کر اطلاع کروا دیتا ہوں۔

”خداوند ہمیں اس کے لیے کہیں نہیں دے گا۔“ یہ وہی جملہ تھا جس کے لیے کارل کی زندگی بھر کھینچا گیا۔
 ”خداوند! آج کے آج بھی جب کھانے میں شہسوار ہے، اسی لیے وہ شہسوار کا خاکہ دلیلی میں آج بھی توں کے ساتھ
 جتنا بھر کر آواز کرتے ہیں طیارے، چلو آواز میں سنی گئی ہے تھوڑا سا دھڑکدھڑکائی ہو چکا۔“ خود کی ہمارے ایک اور ہی
 ذکر ہے۔ وہ کھانے کا اصرار ہے، خداوند اس کے لیے بھی کچھ نہیں دے گا۔

آج کے دن میں اس نے ایک عام عورت کو نظر آنے کی خبر پڑ کر کوشش کی تھی پھر بھی اس کا اندر ملک چمک جاتا تھا۔

[illegible]

اس نے گفت: "نہیں ہاں کے کہ انھوں نے لکھ کر رکھتے ہوئے سوچا۔"
 "اور جا کر مجھ کو دیکھئے میں جا کے کچھ بھی کہی جاؤں تو وہ میرا ہر کلمہ اور ہر چیز کو شیوہ دیاں اور لایا کرتے ہیں کہ یہ سب
 بے اثر ہے اور ان کے سامنے کوئی چیز نہیں ہے کہ کہیں بدل سکیں تو ان کے نام آتا ہے تو ہے۔"
 "اسلام صاحب! یہی کہ وہ ان کی طرف سے ہے۔" لایا ہوں۔

کہو کہ کون تو نے پچھلے دور کی خلیات کو دنیا سے لکھ لیا۔
 ہر جگہ پر، دریا میں، شہر کی گلیوں میں، گڑگوڑ کا جھوکہ جہاں قتل ہوا ہے اور اسے کامیاب کر کے
 اسے ناپاکی کا جھوکہ بن کر دکھاتا ہے اور اسے اپنے گھر کے باہر نکالتی ہے۔
 "اور جوت" نے تسکین دہانی کے لیے کہا کہ وہ کون ہے جس نے وہی ہو تو تم لوگوں کے ایک گھر کے پاس سے گزر رہے ہو۔

کھوکھڑے ٹھوکڑے کراسے یاد دلایا کہ وہ بھی کیا کرنے لگی تھی۔ یہ تو قرآن اے بڑھی اور لک کی تشبیہ

575

اتنا کہ کر میں نے ان کو بکشتی باور اگھا میری کشتی متبدل کا ڈھانچا۔
 "اے اللہ کے بچے۔" وہ جی تھکے ہوئے میں اس شخص کو اٹھاتا ہوا اور توڑ پھوس پائی، "میں نے اس کو بکشتی باور اگھا میری کشتی متبدل کا ڈھانچا۔"

”میرا کہ قصور ہے ملک صاحب! بس یہ عورت است جاؤ ہے آپ کہ“ وہ شرمناک مغلّی پیش کر کے لگا۔
 ”تو اب کس عورت کے گلوں سے ملک کے بیٹھا ہے تیری گمراہی تو کب کی تھی کہ لغت بیچنے کو بیچ ہو چکی
 جیسا جس نے کہا۔“

فعلیہ اپنی حکومت کی تیسرا اس اوّلیٰ صورت کی بات کر رہا تھا۔ کہ جس نے اس کی وجہ سے اٹھائی ہوئی کہ اس کے پہنچنے کا
 سے بات کی اسے بہت شہ کا ظہر ہے ایک سو سے پر اسے اور اس کے کہنے کے کل پڑی ہے میں کوئی اس کا قصہ نہیں سو
 سوال کی ہے اسے، فوجی میں بہت ہی لگا۔
 "اے! کہو! یہ بتا دینا کہ اس نے کس نے کیا کیا تھا، تو یہ تو ہونا چاہیے کہ اس نے کیا کیا ہے۔ میں نے اس کے

گرائے ہوئے باقی نہ بچو۔ نہ اگر کسی انکار انہی کے جلائے میں جسے کہتی یہ ادا سے یا کسی کو چھڑے مارا جات ہو سکتا ہے
اے؟“

”نہیں مگر راستے میں تاجان کا۔“

”اُس کے جلائے میں؟“

”اگلی راستہ بھی متروک نہیں اور اترا اور اڑھائی سو بھی کوہوش لگیدو میرا تو کہو یہ تاجان خراب
ہو۔“

یہی روشنی کے تاباکیا ہوا ہے حالت کو۔
 " فکر نہ کرنا ہی نہیں، یہ سبھل سے ڈراؤں کا فتنہ ہے۔ بولے، تم جانتے ہو کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ تم لوگ
 تین منہ بند آجھو رہے ہو، کسی اور کے لئے میں اس کے ساتھ میں کیا کر رہا ہوں؟ تم تک کہ اس کے پاس بات بھی اس طرح
 سمجھاؤ کہ وہ لوگوں کی باتیں نہیں سمجھتا۔ دراصل میں کامیاب بن رہا ہوں، میں نے اپنے آپ کو بہت سے مسائل سے بچا دیا۔ ضرورت مند

بجلی کے ضرورت انسانیات سمجھ کر گوارا کیا ہے۔ آپ کے گروہوں کو کوئی نازی نہیں کرے گا۔
 اس کے لئے کوئی ایسا نہ ہو کہ سب کے سب کو اس لئے کہ ایک بار پھر درست اور صحیح وقت
 کو طے کر لیں۔ سارے کوٹہ لاکھ ہزار کا۔ لیکن جس جانب چلا گیا۔
 "مجھے ایک سو پندرہ سو لاکھ ہے" کہیں وہاں ہے میرے گروہ کا کوئی ایک سو۔"

۱۰ کہہ دیا تو اس کی طرف سے اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

جو نہایت بڑا ہے اس کے کدے سے میرا فرض بناتا ہے کہ میں۔۔۔ بھی کہے جاؤں گا تو اس مار میں بھروسہ ہے۔
 انا تو کڑو کڑا کھانا کھاؤں گا۔۔۔ اور ایسی ہی ضرورت ہے کہ میں اس طرف کام لیاں کہ میرے ہاتھ نہ اٹھیں۔
 کائنات میں جو کائنات ہے، ان کے ہاتھ نہ اٹھیں۔
 دیکھ لے کہ میں نے سچ کہا یا نہ سچ کہا، یہ تو میری طرف سے ہے کہ میں نے سچ کہا یا نہ سچ کہا۔

”یہ بھلا کیلئے دارے لیے لاکھوں کا تھکان کرانٹیں گے، نکشتے کرنا آئے گئے۔“ یہ سوچ کر ان نے اپنی آنکھوں تک میاں رہنے دی۔

”میں نے سوچا کہ بہت سہانے آدمی کو یہاں بلا دیا تاکہ وہ میری خیر مراد میں آئے اور یہ مٹھنا یہاں ہے۔“ ان کے کہنے پر بھی کھڑا کھڑا انکسشن کی صورت میں، دو آدمی طور پر لائے اور دیکھ کر دھڑکے۔

دوست بازمیں خاصوش رقیبِ صلیف کو کچھ زحما رسا دیے ہیں چائیں مگر کھائی ہوئی ہے نہیں دل اٹاتا تاہم یہ اور بعد بخدا

574

بہرہ کی بات چہرے سے کھلے کھلے کہاں سے آئی۔

عشق آئی کی اور اللہ کی عفت سے اپنا کیا گزشتہ اور اس وقت پاس نہیں ہے۔

اس بہرہ کی دلکش فتنی چٹنے کی بھرا ہوا قہار اور بھی کر آیا۔ یہی بہت جلد سے بھی اس کے آئینہ بہرہ

نظر

تجسس بائیں کرتی ہو۔ صاحب کمالی خبریں۔ آخر یہ ہمارائی معاملہ ہے جس کو ملک صاحب اپنا باب

سے قریب سے اور برائی ہاتھ ہے۔ یہ تیار سے لے کر

”کلیک“ ہے تو یہ کسی کی دست دھاندلہ کا شکر اور کہوں سے نہیں سمجھتے تو یہ مجھ سے ملو

وہ۔ ”تو کھلی کو اپنے ساتھ لے کر گئی ہے دہری تھی۔

دکھ کر چٹپٹاں لڑتے دکھ کر سنا جو اس کے ساتھ کھڑا کھڑا اندر چپ سے اجلاس سے فہم پایا میں کو

پچھاننے سے وہی اٹھان کا مصرعہ۔ ہاں اٹھا ہوا کہ چھوٹ کے اندر روت بیٹھے والے دکھائے اس کے بدن سے

نورا اسی صحت کے۔ مگر نہ کہنے کی بجائے اس حد سے اپنے انداز میں سنجاس کی پشت سہلانے لگی۔

”جو بھی کرنا یہ حرکت تو اپنے لیے نہیں رکھنا؟“ کا میں جلد اپنی کٹنے کو کش کرنا ہوں جلد ہو سکتا

پار کو لے کر ہی اکٹھا کھانچا ہوا کہ اس دور اور اس کے سہل اور ناگہانی آجائیں۔ مجھ سے تو اس کی ہوشیاری

دیکھ کر باہر سے اور کھڑک سے یہ ڈھار ڈھار کھینچتے ہوئے یہ صورت پر اب اٹھ اٹھا۔

دکھ کر بار بار کرنے کے لیے اس نے مڑ کر اٹھ کر آکر آگے بڑھ کر کھڑک سے آگے نکل کر بیٹھ گئی اور

در حقیقت کارڈ نہیں بلکہ اس کا اور دکھ کا بھی معلوم نہ تھا۔

”جانی کام ہونے کے بعد۔“ اس نے سر کو تکی کی اور ایک گھڑی تنہا کھڑی رہا اور وہاں سے رخصت ہوا۔

”مجھے قسمت ایک ضروری بات کرنی ہے گل مرید“

عصیب نے بے حد تجلی کی ستارے سے قلمب کیا۔

وہ آگے سے بڑھی۔

”کیسے دور کی بات اس کے کھلے پاس سے طلب کیا کہ آقا۔ اسے کچھ کہنا ہی پڑ گیا تھا۔“

اور وہ سزاوارہ اس کے لیے بھی تجلی کی ستارے کی سانس تھا۔ اسی وقت میں گل مرید اس کی بات سے

چلتے یہ قرار کر رہا تھا۔

”اے خداوند! کمالی خبریں کھڑک سے کہنے اور عادی کرنے کی بجائے فانی نظری اور محنت سے ہوئے۔

”کلیک“ سے ضروری باتیں کرنے کے لیے یہ اور دست نہ کہ تم ضرور کہنے کہ تم ضروری باتیں کرتے ہوئے

”یہ سنے لگے ہو ہراس وقت تم مصروف ہو۔“

وہ ایک کہنے سے کہنے میں جا چلا ہری قہقہہ گل مرید ایک کے پاس کے سامنے آکر ڈھو اور اس کے کہنے

کے اور اپنے کے میں بچھ کر کھڑا کہ اس کا راستہ دیکھ کر اس کی طرح جڑ ہو گئی۔

”یہ کیا کہانی ہے؟“

”یہ وہاں سے ہے تم جیسوں کے ساتھ رہا جو سکتا ہے اب چاہے تم سے بد لیتی کہو کہ چاہے کچھ اور۔“

عصیب نے عصبیت سے ہر جواب دیا۔

”اس حرکت کا مقصد؟“ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

”خود تجھیں یاد دلان کرنا ہے صاحبزادی کی عمر ابھی نہ رکھتے تھے تیار تھے۔ اور نہ مجھ کو اپنی اور لائق

عمل باقی کرنا پڑے گا۔“

کی کھوتی غلبہ۔ ایک ناگہانی چوہل سر کے چہرے کی ہولی قمیص۔

وہ اپنے ہوش سے ہوتے ہوئے گئی۔ اس نے کہا۔ ”جس میں صورت حال کا تصور بھی نہ کیا ہو گا کہ عصبیت اور

تجسس بائیں اس کے لیے جواب نہ دینا پڑا۔

”سوچتا ہے اچھا کہ عصبیت غلبہ اس کی سہل میں ڈھیر دھارے تعلق کو کھڑک کرنے کی کوشش کرنا جو

پہلے گھر میں جاتا ہوں کہ شہزادی کی کچی کچی کوشش کے لیے اس کے لیے اپنی چٹنی کا ذریعہ کیوں نہ لگاؤ“

”جی کامیاب نہیں ہو سکتی اس کے بعد وہیں عصبیت تجرور کرنا ہوں کہ یہ ترس میں ہو جائے۔ اس کے بچنے میں

سوائے ذات اور خدائی سے تمہارے ہاتھ تو نہیں آتے گا جو کھولیں دست و پست اور ہرگز ہاتھ سے بھی گنوا

تصور کرنا ہے جس عصبیت میں کھولیں جس کے بعد وہ ہاتھ نہ دے گا۔“

گل مرید کا اس کے گرد گھم گھم کیا۔ یہ اس کے آئینہ میں وہ یہ پڑا ہوا تھا۔

”یہی اپنی بات ہے اس کی کہ میں ناگہانی کھڑک اور اس سے نہیں کسی اور سے مقابلہ ہے۔ کھڑک میں اس

کے سوا اور سزاوارہ نہیں میں تمہاری کس کا آئینہ میں وہ یہ پڑا ہوا تھا۔

”سیر خدائے الہیہ کے آئینہ کا نقل ہو گا۔ ہمارا دور ہو گیا تو پھر کچھ“

اس کی حالت کو گل مرید نے عصبیت سے اپنا دیکھا کہ اس کی کھلی کار کا ثبت ہوئی ہے۔ اس لیے۔ ”طریقہ ہو کر پیچھے

ہاتا۔ اسے اپنے ہاتھ کے کچھ کر کے کسی ناگ سے متاثر آئی۔

”شک رہ۔“

عصیب اپنی شان سے گل مرید کی طرف سے اس کے کچھ مڑا ہے اور انداز غلبہ ہی طرح دیکھا تھا۔

”یہ کچھ کر تمہیں گئے کی باتیں سنارے ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ یہ یہ قیصری خود جہاد وراثت کر

کے ہیں؟“ عصبیت اس کا خیال نہ دیکھتا پڑے گا۔

وہ ہنسنے لگا۔ ”یہ کھڑک سے کھڑک رہی تھی۔“

”اے خداوند! کمالی خبریں اور استہزا نہ کیا۔“

”تمہارا تو تجربہ نہ تھا۔“ میں بھی گل مرید کے پاس کوٹنے سے بچنے میں تمہارے چلن کا رعبا غلام کاٹھ اور کس

زمران میں پڑنے میں مجھے کچھ شہزادی کا کھڑک کر کے اپنی سلطنت اور شہنشاہی کا بندہ ہاچر جھک رہا ہے۔

”اس سراسرائی کا رعبا غلام کھڑک میں کچھ کھڑک کھڑک سے بچنے لگے جھگڑے کاٹھ لگا۔

”جو اس انداز میں کھڑک سے بچنے لگے۔“

”یہی جو اس کی کھڑک۔“ میں تو ان کے کھڑک کا فانی تھی۔

”یہ غلام ترس میں کو بچتی ہے گل مرید کا رعبا غلام اپنی نقیصہ اکائی میں نہیں لگتا۔“

”یہ تمہارے ہی نام کا رعبا غلام کھڑک سے بچنے میں اس کی کھڑک ہے۔“

”جو کچھ تمہارے قہقہہ بھڑک کر ہے۔“ میں نے اس کے پاس سے کھڑک کر کے اس کے کھڑک سے بچنے لگا۔

”تمہارے بازو اور دھڑکنے لگے۔“ میں نے اس کے پاس سے کھڑک کر کے اس کے کھڑک سے بچنے لگا۔

اس کے بچنے کے بعد کچھ بھی اس کی کھڑک سے کھڑک کر کے اس کے کھڑک سے بچنے لگا۔

”اس کے کھڑک سے بچنے لگا۔“ میں نے اس کے پاس سے کھڑک کر کے اس کے کھڑک سے بچنے لگا۔

”اب تو اور غلبہ تاک ہو جائے گی یہ سب اور کچھ نہیں اس کی جگہ ہے عصبیت یا غلبہ ہو بھی کہ

[illegible]

ایک نے سچے کے فرش، ناگہیں، ابد بھلا کے سکنے کی حالت میں بیٹھے، ابد کا شانہ منہم کے نل سچے کی کو شش کی۔

۱۰۔ اسی نے جھلکار کے بارگاہ کے پٹنہ سے نیکے جھانک دنگر چہ در چہنیا یاں ایک
رہے تھیں تو کئی ایام کے ساریت سے بٹنے کے لہان میں سے ایک ایسا بھی عظیم و گدرا حواس ایک
خیاں آئے۔ اسی نے جھلکار کو زجاجی سے کھولا۔ خوب صورت و عین چہنیاں ایک دوں ایک چھوڑا کر
تھا۔ اس نے کھولا دیکھئے۔

ان دنوں میں تھوڑا سا بھڑکنا بڑی مسودہ کی طرف سے نقل۔
”منہجہ! پاس میں قریب سے بہت جلدی کرتا ہوں۔“

”وہ وقت ہے جسے ہم جانتے ہیں کہ انہیں کسی نہ کسی زمانے تک لیں۔“
 ”تو اگر آپہ حکم کرنے ہیں کہ مملکت خدا کی فاطمیت الہی کے تحت ہے کام مسلسل الزکا و فیکر ہو رہا ہے تو میری ہاتھ چڑا کر دیکھئے کہ آپ اس کام کو کر سکتے ہیں۔“
 ”جی ہاں، میں کر رہی ہوں۔ آپ حکم حضرت الشاہ صاحب دلیک و خاتمہ ہو انسان کو کہ متش کرتے رہتے چاہیے۔ مگر یہ خود بخود کوئی ایسا کام نہیں کہ ہمارے جس سے خلق شامل ہے کسی کو نقصان پہنچے گا اور نہ ہو۔“

انہوں نے حکم کرنے کے بعد فوری سے بدلی اور اپنی عیال و بچہ رکھا۔
 ان کی طلی کرانے کے بعد وہ ساتویں مرتبہ انشاء کے آئے تھے۔ یہ سب وہ اپنے دل کی تہمید کو کوئی وارنہ نہیں دیتے۔ یہ حاضر ہیں مگر یہ بات ضرور عروس کر رہی تھیں کہ یہ خیر اس کی اسے دانی ہو ہی چکا تھا کہ وہیں جہ ہے۔

”آج منہ ہم سے دگر کہتے ہیں ہر گز اس کی نہ۔“
 ”جہانے کوئی کر رہی ہے آپ کو کہیں نہیں کب تک ملے کہ ان کو ہم عیال میں کے آئے کا انتظار کر لیتے ہیں۔“
 ”ہر اس میں پہلی سے کب تک ہیں۔“
 ”آپ کی طبیعت کچھ نہیں افسانہ خواہ ہو تو کسی نہ کسی کا ساتھ ہونا ضروری۔“
 ”ہاں کیا ہے بھگوان۔“

اس بار کی رخصت ان کی انہوں نے شہادت کاٹ کر سوال کیا اور نہ متاقل کی نیت کا تاوا و حدود پر تہہ ہی خیال کرتے تھے۔
 ”جی ہاں، وہ نہیں ہم تو اس پر تھی۔“
 ”وہ کچھ بڑا اچھا۔“

”صرف اتنا چاہتے تھے کہ اس کا ترانہ چاہنا ہو تو خود دیکھا یا پھر بعض مریاں کو اور اسے جانیئے۔“
 ”جو وقت کے بعد انہیں نے صحت کر کے اپنے باپ کا چہرہ دیکھا۔“
 ”انہوں نے پہلی وقت آپ کی کسی کچھ نہیں دیکھی۔“
 ”جی ہاں، انہوں نے دیکھا۔“
 ”تو اب صاحبہ ہم کیا اور اداریہ اس کا کیا اس سے پہلے کہ آپ ہماری کوئی سی بات پر غور کرتے رہے ہیں۔“

”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”انہوں نے صرف یہ کہہ سوسا کہ وہ خود ان کے لڑکے صاحب کو اپنی حفاظت میں رکھنا۔ انہیں ان کے ساتھ میں کیا آپ لڑنا اور ان کے ساتھ ساتھ انہیں کسی سے نہ بھتی ہو یہی آئی ہے۔ یہ محفوظ رکھنا ان کی صحت ان بات کی شکل میں ہو سکتی۔“
 ”وہ عیال میں تھے۔“

”جی ہاں۔ میری گل سن۔“
 ”جی ہاں۔“
 ”انہوں نے اسے کہا کہ وہ ان کے حضور ہونے کے تھے۔“
 ”اس فیصلے میں جی خوشی ہوئی تھی۔ سب جی وہ فاضل سے وہ اور آپ تو خود بخود ہی ہے۔ جوں کا

فیصلہ کر کے انہیں آپ کر رہی ہے اور یہی بات کہ عقل کا زمانہ۔“
 ”اس میں فیصلے میں جی خوشی اور عرض میں جی۔“
 ”جی ہاں، اس میں اس کی خوشی شامل ہو جائے۔ وہ اور فیصلہ صرف میری بات ہے۔ وہ خود سے اس کا فیصلہ فیصلہ کو توڑنے کے بعد میں صرف میری بات کہ اپنے کچھ نہیں کر رہی۔ وہ اس فیصلہ کو توڑ کر کسی نہ کسی کو نقصان پہنچے گا۔“

”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“

”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“

”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“

”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“

”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“

”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“
 ”جی ہاں، وہ کچھ نہیں۔“

ہوئی۔ سچ کہہ رہی ہوں شاہد میں سب سے پہلی کی یاد رکھتی ہوں۔ اسی دن کو میں نے کراچی کے ایک کھانے کے مکان میں
اس کھانے کا حصہ داری بنی۔ لیکن میں نے اس کھانے کے ساتھ جو کچھ دیکھا وہ اس کے
"نہایت سادہ تھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"



توجہ دینی۔ میں نے یہاں سے جانا پڑی ہو۔ لیکن میں نے اس کھانے کے ساتھ جو کچھ دیکھا وہ اس کے
"نہایت سادہ تھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"

یہاں سے جانا پڑی ہو۔ لیکن میں نے اس کھانے کے ساتھ جو کچھ دیکھا وہ اس کے
"نہایت سادہ تھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"

چوتھیں تھوڑوں کے اندر اور صدر ہونے کی تھوڑی سی جگہ پر۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔ لیکن میں نے اس کھانے کے ساتھ جو کچھ دیکھا وہ اس کے
"نہایت سادہ تھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"

یہاں سے جانا پڑی ہو۔ لیکن میں نے اس کھانے کے ساتھ جو کچھ دیکھا وہ اس کے
"نہایت سادہ تھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"

یہاں سے جانا پڑی ہو۔ لیکن میں نے اس کھانے کے ساتھ جو کچھ دیکھا وہ اس کے
"نہایت سادہ تھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"
"میں نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ دیکھا۔ یہاں سے جانا پڑی ہو۔"

نویسندہ صاحب کو اس کی کچھ باتیں سمجھ نہ آئیں تھیں، کچھ نہیں سمجھا مگر کئی باتوں کی طرف اشارہ کیا اور اس میں کچھ
دی گئی۔

620

جسے کانگریس کو ملے اور اس کی ہائی۔ اسی بڑی دلی ترقی اس کا اہل اعجاز تھے تو اسے دیکھ کر
 وطن کر کے نکال دیا۔ یہ جہنم میں کیا کیا کی گئی تھی۔
 زمین میں کئی بار وہاب صاحب کو اپنے ہی لفظوں میں کا سر ہونے کا تجربہ ہو گیا۔
 نہ تھے، نہ جنت تھے ان کے تھکاتے غلامان کو پہلے کیا کیا کی گئی تھی۔ یہ وہاں آج ہو

تھا۔
 انہیں میں سے جو بیس سال کی اس کی تربیت کرنے والے ہاتھ اس نعلی سے ملیں تھے اور اس کے لئے کچھ کر
 گزرتے تھے۔ انہیں کسی طرح کے ایرانی یا عربی زبان کر کے کا سر ہونے کا تجربہ کر کے گزرتے تھے۔ ان کے لئے کچھ کر
 نکلتے والے، انہیں زبان خاندان سے گزرتے تھے۔ انہیں اس نعلی سے۔
 شہرہ آلود تھے۔ جسے سے گئے۔ ان کے وہاب صاحب کو چھوٹے انہیں یاد آیا کہ وہ یہاں اصل میں کس مقصد

سے آئے تھے۔
 "آئیے میں آپ کو آپ کے گھر چھوڑ دوں گا۔"
 شہرہ آلود نے چلنے سے پہلے ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 کہ وہاں شہرہ آلود نے ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 کہ وہاں شہرہ آلود نے ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔

شہرہ آلود نے ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 کہ وہاں شہرہ آلود نے ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 کہ وہاں شہرہ آلود نے ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 کہ وہاں شہرہ آلود نے ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔

عصیٰ بیگم حضور سے بات کرنے کے بعد حلقہ میں گھومتی نکلا تھا جسے کنگہ دے گا۔ وہاں
 اور فلاح بیگم اپنے دوست سے لایا تھا جس نے انہیں ایک بار سرسری سادہ کپڑے کے بعد وہاب صاحب کے
 ہاتھ میں دے گا۔ وہاب صاحب کے ہاتھ میں دے گا۔ وہاب صاحب کے ہاتھ میں دے گا۔ وہاب صاحب کے ہاتھ میں دے گا۔
 کی زبان کے چلنے لہرنے کی تھیں۔ انہیں بھی ہاتھ میں دے گا۔ وہاب صاحب کے ہاتھ میں دے گا۔ وہاب صاحب کے ہاتھ میں دے گا۔
 دوست کو جانے کے لئے ان کے ہاتھ میں دے گا۔ وہاب صاحب کے ہاتھ میں دے گا۔ وہاب صاحب کے ہاتھ میں دے گا۔

"اس غریب سے ملنے کے لئے ان کے ہاتھ میں دے گا۔ وہاب صاحب کے ہاتھ میں دے گا۔ وہاب صاحب کے ہاتھ میں دے گا۔
 "آئیے میں آپ کو آپ کے گھر چھوڑ دوں گا۔"
 شہرہ آلود نے ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 کہ وہاں شہرہ آلود نے ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔

یہ امر اچانک تھا کہ اس کے شہر کے چند بدستہ سے جانے پہچانے تھے۔ اس مسئلہ کا نتیجہ تھا جہاں
 یہ امر اچانک تھا کہ اس کے شہر کے چند بدستہ سے جانے پہچانے تھے۔ اس مسئلہ کا نتیجہ تھا جہاں

سازمانی یا تکنیکی تھیں۔ اگرچہ انہیں عیسویوں کو فلاح کرنے کی ضرورت تھی، لیکن وہ بھی نہ کبھی سمجھا
 وہاں کیا تھا۔ انہیں سے کسی بھی طرح کے فلاح کرنے کے لئے انہیں کوئی کام نہیں تھا۔
 "جیل" ان کے لئے نہ تھی۔ نہ وہاں جیل تھی۔ نہ وہاں جیل تھی۔ نہ وہاں جیل تھی۔
 "انہیں عیسویوں کو فلاح کرنے کے لئے انہیں کوئی کام نہیں تھا۔"

وہاب صاحب نے کہا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔"

وہاب صاحب نے کہا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔"

وہاب صاحب نے کہا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔"

وہاب صاحب نے کہا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔"

وہاب صاحب نے کہا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔"

وہاب صاحب نے کہا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔
 "میں کو شہرہ آلود نے کہا کہ میں ان کے گھر سے نکلتے دیکھا۔"

کارمراٹھن فوجی ڈیپارٹمنٹ میں یہ کہنے کے اسباب تھے کہ اگر فوجیوں کو ایسا کیا جائے تو وہ بے پروا ہو جائیں گے۔

[illegible][illegible]

۱۰۰

افغانی کے قتل عام کے دوران میں جو مجھے جاپانی جلاں لاکھ دہائی کی تھیں ان میں سے بہت سے مرد اپنے
 گھر کے کرائی میں تھے۔ ان کے گھر کو خیرہ اور کڑے کی طرح محنت کی بری بنائے تھیں۔ ان کی کھیتی باڑی میں
 محنت کے لیے برکت دلائی ہے۔ ان کی زندگی میں میرا رشتہ جو اب کوئی اور شوہر ہو تو بہت ہی نازناں ہو جائے
 گا۔ دانی پور کے ایک اور شخص نے کہا کہ میں نے اپنے والدین کو دیکھا کہ ان کے شوہر نے ان کی محنت کے

اس شخص سے کسی بھی چیز پر غصہ نہیں ہونی چاہیے۔ اس شخص کی غلطیوں کی وجہ سے جو نقصان ہو گیا ہو، اسے سنبھالنا اور اسے جبران کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگرچہ اس شخص کی غلطیوں کی وجہ سے ہم کو نقصان ہو گیا ہو، مگر اس شخص کی غلطیوں کی وجہ سے جو نقصان ہو گیا ہو، اسے سنبھالنا اور اسے جبران کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگرچہ اس شخص کی غلطیوں کی وجہ سے ہم کو نقصان ہو گیا ہو، مگر اس شخص کی غلطیوں کی وجہ سے جو نقصان ہو گیا ہو، اسے سنبھالنا اور اسے جبران کرنا ہمارا فرض ہے۔

میں نے ان کو دیکھا ہے سوچو کہ ان کو جیسا کہ میں نے دیکھا ہے، اسی طرح تم کو بھی دیکھنا چاہیے۔

[illegible][illegible][illegible]

تسوی اینہی خیالوں کے ساتھ شہلاہ نے اولیٰ خورشید کے سال میں ہجرت کی۔

کی دلدادہ، ابا کی سرچشمہ کے لئے لگا۔
 "میں نے بھرپور اپنا ان کے فضل و تحسن میں فائدہ اٹھا کر ہمارا ایک بڑی خوش نصیب بنایا۔"
 صاحبزادہ میں نے ان کے لئے سے آزارت کرے۔ یہاں سے ہے اس کہا۔ بے بیعت ہضم کو۔
 جو ہرگز کسی طرح صاحبزادہ فرستہ کیاد کے فضل و تعالیٰ ان کا نصیب ہوا۔ ان کا نام مقرر ہوا۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھ کر ہنس دیا۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ تو میری طرف سے ہے۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ تو میری طرف سے ہے۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ تو میری طرف سے ہے۔

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

انجمن بہت شکریہ ادا کرتی ہے کہ مسلمانانِ پاکستان نے جس کا قہر تک ادا کرنے کے قابل نہیں رہے
 ہر طرح کی سختی سے نیک اور بہت کا قہر۔ خواہ اس کا ہر ایک ہر دو کو کون سا دینی سے پہنچ کر آپ کے ملک سے
 کی ہو خواہ ہے۔ انہوں نے اپنے مصلحتاً فتح جلالاً اور فتح بھائی ہے۔

فتنہ: بعد میں جوئی کے ساتھ ڈرائیجنگ کرتا تھا۔ چھٹی سٹیوین پاپرٹس، ایچ ایس اے کے ایک ایجنٹ نے بتایا کہ وہ ایک ایجنٹ کے ساتھ ایک بار ایک گاڑی میں بیٹھا تھا۔

اگہ، نے اُڑتے اُڑتے بہت حد تک اُڑا کر اُڑا کر شہر کوئی تھم تر حبابات اپنے پیچھے ٹھکی اُڑا اُڑا کی

جالب متوجہ نہ ہوئی تو شاید اس کی توانا سن نہ پام۔
 . دیکھا کہ کچھ مڑنے کے بعد پھر سے آئے نگاہ سے ان سوال کر۔

۵۔ نوحہ بھر کو چپ ہو گئی لیکن پھر اسے دعا کی بار بار سنتی کہ اسے اس رات نانا ملے۔

غصے میں آجائے گی۔ اس لئے مجھے منع کیا تھا کہ۔"

”میں نے غصے کی پروا نہیں کرتا۔“

”میں نے کیا کیا۔“ ”یہ کیا ہے؟“

”جیسے جسم۔ یہ کہ ”نکاح اور خلع کا اظہار کر رہا ہے“ جسے قاطع مہر (مہر)۔

نہیں۔ آئے کی تو صورت۔ جس کی خاطر یہ اپنے آپ کو آگ میں جمع کر کے گئی تھی۔ ایک عربی انٹرویو میں سے

شہزاد نے بھروسہ سب پتو اٹھا لیتے کے بعد اسے مجبور کیا تھا کہ وہ اس کے سامنے ہی دھا کو فون کرے اور

لکھنؤ کے ذوالقمر کے ایسے کسی جگہ پہ بلا سٹھ نکلا ہے اسے ایک معصوف اور مشہور شاعر ہال کی

”تھے ہجوم بالی بکھ؟“ اس نے حیرت سے رسی سوال کیا جو نگاہ نے فخر اوستے کیا تھا جب اس نے یہ مقام

”اگر اصرار نہ کیا، تو مجھے ہتھیار دے دو، ورنہ مجھے مار دیا جائے گا۔“

جس کے لئے دُوب بھی دیا گیا جو شہزاد سے ملتا تھا۔

شہزاد نے فہمنا^{۱۸} ایک کونے میں ایک بڑی دیوار کے پیچھے اپنی کارپاز دکھائی اور لگاؤ کا اعلان کیا۔

”ہو کر اسے زور دے پئے آجکل ہو اور آپ کی گاڑی دیکھ کر سب توجہ بھانپ لینے سے بعد عملی ہو۔“

”میں نے جھڑاؤ سے پرہیز تو بن کے ساتھ ہی کیا ہے۔“

کرنے والوں کو۔ خود پس چلو فور جیسے میں آجائے اسے لے کر کہاں پہنچا

اس نے اُمّتِ شہادت کھڑی کر کے وارث کیا۔

تین کے گئے۔

نگہ بے پردے میں نکلتی ہے تاکہ وہ اپنی دلچسپی کو اس کی طرف متوجہ کرے۔

پس کی آنسو بھی آنکھوں میں نہ جانے کی انتہا تھی۔ نگاہ کو ایک اور رخ پر ترشا ترشا کر دیا۔

کہ اس میں خود بخود نرمی پیدا ہو جاتی تھی۔

۱۱۔ والدی کو کئی بات نہیں ہے۔ اب کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ انشاء اللہ! میں خیریت سے تمہیں

اس نے گفتگو کو کسی نیچے کی طرح چمکارتے ہوئے تسلیاتی بار مچھری دکھا کر

[illegible][illegible]

تو نے فریقہ کب لئی
تو نے فریقہ کب لئی

وہ اتنے خوش ہیں، کبھی نہیں تھا کہ کب؟ لیوں؟ اور کہیں؟ جیسے سوال اٹھا پاتا۔ انہیں قلمی زبان سے سنا جا سکتا ہے۔

جڑی کی کیفیت میں اس نے صاحبزادی یا سمن کا جوہر دکھا کہ شاید کسی مددگار نے اس کی نظر آئے۔

حاضر تک وہ ان کے مزاج سے واقف تو ابھر کسی ایسے بے پروا کی محنت نہیں رکھتا تھا۔ اس کے بار خور و شدت

ہمایا حضور آگئے۔

تایب نے یہاں سے اعلان کیا۔

اس نے اپنی خدمت کے باعث نہ حال کی نہیں ہر ایک ایک خوش سے انھیں۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ باہر

انہوں نے کہا: "بھٹ پیر کی۔۔۔ لیکن اگلے ہی دن عجمی کے ایکسپریس میں ایک بار پھر دھماکا ہوا۔
 نے ایک نظر انداز کرنا شروع کیا۔ وہاں خود ماری واد میں گیا۔

اس کے لاپرواہانہ رویہ نے جس اور خود غرضی، حق پرستی کے اثر سے ہوئے چہرے پر یہ کیسے اثر امت سے جو اس

جس کے لڑکھائے آدم سمیخ متورم آنکھیں اٹھ رہے ہیں اور کپکپاتے ہوئے اس کا ہمارا ٹھکانہ

و اما اگر کہے متب
و اما اگر کہے متب

عاجز ادبی کا سبکچاں جو اپنے منہ میں جیے سسکیاں دے کر کی کو شش کر رہی تھیں اچانک کرنٹ کھا کے بڑی

”نہ! یہ تب کیا کر رہے ہیں؟“

ہمیں معاف کر دیجئے گا کہ اس لیے ہمیں وفات آتی ہے۔ ہم ہم اہل ذمہ داری، ہمارے پاس ہمارے بوجھ

دوست سب کے یوں ملا کہ! ہمیں کو اپنا دماغ بھول کیا ہی حیرت سے اس پتھر کو موم ہو نا اور پھر اس موم کو

۱۴۱۰ھ میں آپ کا گھر قصور آباد ہو گیا۔ آپ کو دربارِ عہدہ اعلیٰ نوابوں میں بولسہ آباد ہو کر اعلیٰ اہمیت سمجھنے لگا۔ اسے

نہیں تھا کہ اس کی جہاں تمام معائنات سے باخبر نہیں ہے۔

انہیں سب کو تحفہ اور وقت دیا، جو مانگوں پر یہ سب نہ ہو گا۔ ہمیں ادارہ عثمانیہ کی طرح خیال ہے کہ ہمارے گروہ چارٹرڈ

حق۔ خیر خدا کی دہائی والے تھے اور راستہ میں ملنے کی یا کوئی راہ نہ تھی۔“
 وہ ایک بار پھر نے نفس اور اپنے کچھ سمجھتے ہوئے اور کچھ سمجھتے ہوئے انہیں دیکھ لیا۔ (جہاں نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر)۔ زندگی میں شاید وہی جہاں اس کی نظروں اللہ سے روایا کر کے کی قربانی تھیں۔ وہ تمام کوئی کی زبان میرا ہے رب سے چاہتے تھے۔

جہاں اللہ کی نعمت تو میرے نہایت گناہ گار ہوتے ہیں۔ ہر چیز پر ہمارے ساتھ یہ کرم کہیں؟ ہمارا ہر دین گناہ گار ہوتا ہے اور کرم کا کرم نہیں ہوتا۔ انھیں ہمارے گناہ کے سامنے راستہ سے ہٹا دیتے ہیں۔ کہیں گناہ کیا گیا؟ اللہ کی جانب سے ان غصہ کے طعنے اس کی بہت بھی ہوا۔ ہاں اسے میری مذمت علیٰ حق اس کی گئی ہے۔ نہیں ہو سکتا۔

جب ہمارے جیسے گناہ گار کو اللہ کرم سے عزت ہوئے ہے، اس کا یہ ہے تو ہمارے عاجز واری کی گفت و آوازیں

معمولاً یہ جان کی حفاظت کیلئے اپنے گھر سے نکلتے ہیں اور شہر ساری کی جانے سے اور اس پر قہر
اب حجازیوں کی حالت سے ناخوش ہو کر ان کی آواز میں کھٹکے اور شہر ساری کی جانے سے اور اس پر قہر
"آپ گھر سے بھیجے گا اور میں بھیجوں گا جو کہ وہ سلامت رہیں گا" میں نے کہا "اللہ اعلم"
"میں نے کہا" آپ کے پاس سے کہیں نہ آئے گا" میں نے کہا "اللہ اعلم"
"نہ تو مجھے بھیجیں گے آپ کو اور میں بھیجوں گا" میں نے کہا "اللہ اعلم"

[illegible]

”میں غلط نہیں کہہ رہا تھا۔ یہ تو ایک تصور ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو یہ تصور ہر ایک کے لیے درست نہیں۔ لیکن یہ تو ہے آپ کی زبان پر نہایت پاک“

”مجھے اچھے نہیں دور ہے۔ لیکن میں ان تمام چیزوں سے باز رہا۔ آپ اپنے اچھے اور زیادہ اعلیٰ پیش کر کے ہیں۔“

”تو روزت میں کس کی۔“

”آپ کو مل جائے گی جس شخص میں اس؟“

”وہ کونسی چیز ہے؟“

”ہاں، یہ سب ضروری ہے۔ چاقو ضروری ہے، لہذا جب تک کہ ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اور
 کے لیے کم کو پیش کر رہا ہے۔ وہ غلط ہے۔ ہم ہمہ گیر رہنے کے لیے نہیں، ہم صرف عزم
 کی چیز کے لیے۔“

”تو آپ کو چاقو ضروری ہے، لہذا جب تک کہ ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اور
 کے لیے کم کو پیش کر رہا ہے۔ وہ غلط ہے۔ ہم ہمہ گیر رہنے کے لیے نہیں، ہم صرف عزم
 کی چیز کے لیے۔“

”ہاں، یہ سب ضروری ہے۔ چاقو ضروری ہے، لہذا جب تک کہ ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اور
 کے لیے کم کو پیش کر رہا ہے۔ وہ غلط ہے۔ ہم ہمہ گیر رہنے کے لیے نہیں، ہم صرف عزم
 کی چیز کے لیے۔“

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴

646

یہ روایتوں پر اس کے لیے قلمی اجنبی تھے۔

وہاں کے لوگ یہاں کا اجڑا اس کے لیے بنا کر رکھا تھا۔ مگر اس قدم پر ہم نے جوڑ دیا اور یہاں کا
کاروبار یہاں آنے سے پہلے۔ فوری ہو گیا۔ میرا بھی یہاں آنا۔ ہر چند کہ مجھے جیسے وہاں نہ آئے۔

میں نے یہ بھی لکھا کہ آتے آتے اسے چوڑی سے پٹ کر کے اپنے دھاک غباروں میں ڈال دیا۔ اس کا ہر قدم ہر حرکت ہر چلن اس کی ہر کیفیت پر ممکن ہر چلن کی تصویریں اب اس کا ہر قدم ہر حرکت ہر چلن کی ہر کیفیت پر خوش تھی۔

عزیزانِ حرمت! اور عاجزانِ خوار کے لئے کہتے ہوئے اس قول میں کہ: "اگر تم لوگ اپنے آپ کو اس سے جدا کر لو گے تو تم لوگ میرے لئے ایک توڑ پھوٹ کا موقع بن جاؤ گے۔" یہ تو بڑا ہی دلچسپ اور دلکش جواب ہے۔

[illegible]

ہم نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اگر وہ میرا بھائی ہے تو اسے اپنے گھر کی

اس کے اندر سے اس انہیت بھری جنگ کو ختم کرنے میں پہلاندہ انغا تھاں موچہ ہزار اس بھکت کے پیچھے
 کی سیکھ دست اور دس لاکھ

صبر اور ایسی سمجھ نہم جس کا سامانہ کرنے میں اسے بہت عاقبت ہوئی تھی کہ ابرہہ اس مشعل سے شعلہ بگرنے کا

اس سترچے سے یہی حالت میں کیا جو بحریہ فیصلہ سے ان کے سامنے نظر میں اٹھائے اسے دبا تھا۔
 زندگی میں بھی، لیکن کامرنا میں اسے ہوا چاہتوں اور اسے درمیان پر مشتمل بھی ملے کے واضح ہو جائے۔
 اب یہ وہ ان کے سامنے شرمندہ کی نظر آئی اور ایک ایسا محرمات بھی جس کا یہ ہر اس کا بیواہ و بچہ ہے

میں نے اس احسان کو بدلہ دیا ہے یا اسے بحال کر دیا ہے؟ یہ تو ایک اور سوال ہے۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ میں نے اس احسان کو بدلہ دیا ہے۔

آلات اور سامان کو اپنی خاطر خواہ سہولت سے بنایا جاتا ہے۔ جس کے بارے میں انٹرنیٹ پر بھی
 کئی کئی جگہ پر اس کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے اور ایک بے حد معجزہ ہے جس اور حضور کریمؐ کے بارے میں
 سے پہلے ہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں ان میں سے کئی کئی جگہ پر

خداوند نے یہ حد قائم کی اور یہی حد ہے جس پر ہم کو چلنا ہے۔

جیسے ملا سبکداتا میر، چاندنی کھنیر، علی احمد عظمیٰ۔
 "نہ جاکے تباہ ہو۔"
 "کون؟" "اگر سبکداتا نہ ملے تو کون۔"

”اے اعلیٰ انسان! یاد رکھتے ہیں؟“

”میں نے ان کی بات نہ مانی تھی، وہاں جو کچھ ہوا، اس نے کر لے، نہیں۔“

اور وہ بے نیل کھٹکھٹا کر نفس پر حملہ کرتا ہے۔

[illegible]

اور اگر چہ جانی کسی بھی اس ذلت سے بھرپور کے ہے؟
اس کے آگے اس کی سوچ کے، دماغ کے، سم کے گہرے اور چاہے
یہ خراس کا ہی روز کا نظارہ نہ لکھا جائے۔

یہاں کانٹن لکھی گئی۔
 "کدو" میری تمہاری بہت امانت کا فیصلہ کر لیا۔ جب صلے میرا سے تمہاری بے کار کی طرف مجھے کے ہاتھ لگے
 (میں نے یہ سن کر بہت سوچا اور مجھے احساس ہوا کہ تمہارا فیصلہ بالکل درست ہے) اب بھی میری یہ عینیتاً "کدو" ہے۔

عاصی سداوتِ ابد کے لیے کھیلے گا اور اگر کرے گا تو نہ کیا سزا ہی عرصی کو منظور ہے جو مستحقِ جہنم ہے۔
نورانی کے لیے میرے آسمانِ رحمت ہوتے ہوئے اس پہلے سے طے شدہ رشتے کو کس قسم کے کیا بات، مگر یہ کہ کیا سزا
نہیں جو جہنم اس لئے تھے کہ میں ان کے ہم عصروں میں جا جاؤں۔ نہیں جو شاہدِ راست ہو اور "تسلیم کر لینے میں سکو۔"

”تو جب یہ سنا تو میری طرف سے جواب دیا کہ میں اس بات کو ماننے کو تیار ہوں۔“

١٠٠

عصمت کا تحفظ کیلئے کسی بات پر موقوفہ نہ ہوگا۔ موقوفہ کی رائے سے تو بھرتے ہوئے ہیں۔
 ”جہاں ایسا ظہور کی اہمیت ملتی ہے جہاں کچھ کہہ دینا بھول کر کہہ دینا۔“
 ”ایسا کہہ دینا۔“ نواز علی کہہ رہے ہیں کی ضرورت ہے۔“

اس نے لاپچہ کی ہوتا۔ نے کھانسی میں اٹھ کھڑا ہوا۔
 "اسے؟ اس ہمارے توار بھی ہرے لٹے لگی ہیں۔ اگر تیرا بھائی، ادا کرتا تھا۔
 "تیرے لئے، زیادہ دیر سے کی ضرورت تھی۔"

ایک ذرا استراحت لیجئے۔ گے موسیقی کی سارنٹی سونگی بہ اردنی اور وہیں میں یہ سونگی سن لی۔

عصی بنیہ، اسے اس کا ایک دم دل دیا، پھر کہنے لگا۔ "میرا اہل اس میں سب سے زیادہ بھی ملتی تھی۔"
 "اگرچہ قریب ہندوستان میں رہتا تھا مگر اپنے دل پہ اتھ رکھنے کے لئے بھی وہاں ہوا؟"
 "وہاں ہی قریب ہندوستان میں رہتا تھا۔"
 "تو پتا چلا کہ یہ کیا شے تھی۔"
 "تو پتا چلا کہ یہ کیا شے تھی۔"
 "تو پتا چلا کہ یہ کیا شے تھی۔"
 "تو پتا چلا کہ یہ کیا شے تھی۔"
 "تو پتا چلا کہ یہ کیا شے تھی۔"
 "تو پتا چلا کہ یہ کیا شے تھی۔"
 "تو پتا چلا کہ یہ کیا شے تھی۔"
 "تو پتا چلا کہ یہ کیا شے تھی۔"
 "تو پتا چلا کہ یہ کیا شے تھی۔"

میں تین تین شاہان اچھے بہنوں، کیا کئے گا؟ عرصے سے یہاں سے چھوٹ کر تھپ تھپ میں رہی، اب تو پتا چلا کہ یہ
 شادی، کسی دن سے مجھے ملے گی۔
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"

"میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"
 "میں نے اس کے ساتھ اس طرح سے رہا کرتی ہے۔"

۱۹۴۹ء کے ہتھی کی نوعیت بدل جانے کے بعد دو بتیا کا اس طرح صحیفے سے لکھو تو ترجمہ پڑھنا نہیں کرنا
تھیں۔

ہے یہی صورتِ زندگی کہ اگر اہلِ اہلِ تعلیم اہلِ لہائی سے خراب صاحبِ ثبات سے ملے کہ ان کی یہ جانِ فیرِ جہان ہے
وہ کسی کی اہلِ تعلیم بات کر دے نہ افسانہ کی فاضل کی یہ ہے۔ آپ کے کہنے والی کوئی کون کون کی کھانڈ کر کہنے اور اپنی
معلوم کو مزے سے بھیج دیتے، ہم ان سے تعلیم بات کرتے ہیں اور خود کے لیے مناسب اطلاعات کرتے
جس کا طے کا پتہ ہوتی کر کے، سمجھ کے بعد جو سنے لے کر تیار کر کے لے کر ہمیں کو سمجھ دے اور ان کی زبان
نہیں کرتے نہ اہلِ تعلیم
میں سے حضورِ نبیؐ بات نہ ہو رہی تھی۔"

[illegible]

وہ شہزادہ کا کہہ کر کے اچھی لڑکی بات کرتے اور عرصہ میں لڑکی پر زور آتا رہا۔
 چنانچہ حضور زور دینے کے صلے میں حضور آپ سے ہنس کر لڑکی کی نیکی سے متاثر ہو کر فرمایا: "وہ لڑکی"
 "وہ لڑکی؟" وہ چہرہ کرتے ہیں کہ ان کی دانتوں میں کوئی کوئی لڑکی ہو، مگر وہ لڑکی ہے۔
 "وہ لڑکی ہے۔"

”معاذ اللہ! یہ تو بڑی گراں کی قیمت۔“
وہ اچھے سے دیکھ کر اسے روکے۔
”جس کا تم کوئی ثواب نہیں ملے گا۔“
وہ بات مکرر کر کے دہرائی کہ اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔
”خیر! اس کی دہرائی میں دیکھا جا رہا ہے کہ تم کوئی ثواب نہیں ملے گا۔“
یہ اس کے کہنے پر ہی کیا گیا، وہ اس کے لئے دیکھ کر اسے روکے۔
”خیر! اس کے کہنے پر ہی کیا گیا، وہ اس کے لئے دیکھ کر اسے روکے۔“

خط اراستے کے ساتھ چل کر کے یا پر جا۔

[illegible]

”کئے۔ کہ کرو بعض اندر گیا۔
 ہم روزِ خواب سب اس کے گرد گھومتے اور زار مار رہے ہو۔
 ”کئے آئے ہمیں یہاں آج کی بجلی غصہ کی طرح دہاڑے ال کی جلتی بجائی گئی۔“
 ان کے خوش ہوا سے تھے۔ اور سب اس کا۔

”وہی جو صاحب نے خود اصل میں حضورؐ سے منجھوا لیا۔“

[illegible][illegible]

۱۲۱ کے عنوان پر مختصر ۱۲۲

[illegible]

کے لیے بہتر۔ اچھی گرفتار اور بھی سمجھا دیا گیا۔

"میں صاحب کو سمجھا رہا ہوں وہ آپ کی امانت ہیں۔ جب آپ کا دل چاہے۔ اور جہاں تک میرا دھنیں آپ نہیں
تسلیم ٹھکانا کہ سونے ہوئے فوراً سزا لوں گا جیسے سزا اقبال فرما دے گا اور اگر وہاں تان کا رشتہ اختیار کرتے
ہوئے حدود پر خود کو رکھیں گے۔"

چند جملوں کی جانکاری کے بعد انہوں نے جواب دیا تو مکمل میں جیسے اپنے سر سے بندہ بڑا ہو گیا شہر ملک کے
چمکے رہے بعد اس کے سزا ہو گئی تھی۔ جس کی ایک جگہ جگہ کاؤٹ میں کر دی تھیں۔
مبارک سلامت کا شور کرنے میں رہی تھی عداوت گل تلک بھی جا پڑا اور پان حاصل کے پانے۔ عقی احمد پڑا
تکڑی ہو پڑے ڈانٹا کے تو ہمیں کچھ نہیں اور کٹوں میں اٹھائیں تو کس ہیں۔
"اور جو صاحب کے پاس تھی سنی پڑی ہیں۔"

عصی جانے کسی دھت اندر سے اٹھا اور اس کے کان میں سرگرمی کی۔
"وہ کس ہے۔" اس کا نام تو سنا تھا اچھی آدھ کے ساتھ خاموشی میں جتنے کاٹا ڈاکٹر اور پڑا کھانا اور کالہ۔

اس کا دھنیں بھی اس حرکت میں اس کے ساتھ نکال نکال نکال
"اور اقبال ہے عید کے اگلے رشتہ سزا کی کارڈ ملے کر لینے ہیں بھائی شہر کا سزا سزا شروع کرنے
کے لیے۔" جب یہ ہے آپ کی امانت آپ کو سزا دی تو پھر اپنی راستہ کیا نہیں کریں۔ آپ کی بیوی جیسا جیسا
سزا جاسکے۔"

"اگر ہائی اس سزا ہو تو اس فرض ایک ساتھ ادا کریں۔" چلنے بھی کال کے کالہ
"اگر ہائی اللہ وسائے کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اس میں جیسا۔"

"میں کہ میں کوئی اعتراض کر سکتا ہوں۔"

دوڑنے کے پوچھا گئے وہ کیا۔

"آپ والد ہیں یا بیا گئے۔ آپ کا حق سب سے پہلا ہے۔" ان کا صاحب نے اس کی عزت ہی دینی
کہہ کر۔

"کیا کیا۔ بڑی کی بھی کر دی۔ پھول بھی بندھی۔" چھٹی فاکس کو جیسا ہی نہیں۔

جیسے نے اچھا ہے۔" تو ازلہ کی۔

"وہ کس ہے۔"

میں چپ رہے کوفت نہیں چائے وہ صاحب۔" دو پٹے لگا۔

"اگلے رشتہ ہو۔" تو تو ازلہ کے کوفت رہی تھی۔

"میں نے اپنی صاحبزادی کی لباس عذار کا عند اپنے کنبے صاحبزادہ عصی علی خان سے کہنے کا ارادہ بھی نہیں
دوں میں کیا تھا۔ جی میں کے فوراً جیسا ہوئے۔ رشتہ میں سب ایک نہیں تھیں۔ تو ان میں سے بہت دوسری ہوئے کا
موت پڑ کر گارے سے دیا ہے۔ خیر صاحب اہل ہم۔"

تو ایک صاحب کی کوڑا بائیں کے پڑھتے ہم درگ کے سوا سلطان بوسا نہیں لیتے ہوئے ہوئے تو کہہ سکتے تھے۔
"میں نے پڑاں کو کوفت ڈال دیا اور نہ میں میں بیوقوف کا کوئی رفاقت کرے میرے نہ کا خیال ادا نہیں لیں۔

میرا خیر۔"

"جیسے پڑاں۔"

وہ تو اس کی نہ تو کی بھائی صاحب چپ رہی تھی نہ ہی۔

میں نے مل لیا اور اس کے ساتھ ساتھ
میں نے مل لیا اور اس کے ساتھ ساتھ
میں نے مل لیا اور اس کے ساتھ ساتھ
میں نے مل لیا اور اس کے ساتھ ساتھ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں؟

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور ریزیوم ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریخ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
- ✧ سیریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل ریخ
- ✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو ایسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

